

رے کی اور ہم

ایک طریق علاج --- تیز تر، دائمی، اور مکمل

سیّد عبداللہ طارق



ابن مسعود پبلی کیشنز، کراچی

رے کی اور ہم

ایک طریق علاج ---- تیز تر، دائمی، اور مکمل

مرچو

سید عبداللہ طارق
اے مالکِ کل میرے والدین پر رحم فرما ----- آمین

ابن مسعود پبلی کیشنز، کراچی

(ہمارے حقوق بحق مصنف محفوظ)

ترجیب و تدوین،
تحقیق و تالیف:
ناشر:

R/149 عابد ٹاؤن، گلشن اقبال، بلاک 2 کراچی

موبائل 03312873912 - 03452362311

جناب ڈاکٹر تاج عالم صدیقی (گریڈرے کی ماہر)

سید شاکر علی شاہ

رب پبلشرز، ایم ای 74200 پاکستان

فون: (9221)32636133

Email: contact_rb44@yahoo.com

دوسو پیچہ

R/149-1 عابد ٹاؤن، گلشن اقبال، بلاک 2، کراچی

ای میل: satariq230@yahoo.com

گلستان نیوز ایجنسی، فری مارکٹ، صدر، کراچی

موبائل: 0300-2680248

مرچو

رے کی سے متعلق وہ تمام سوالات،

چیمن اور اعتراضات

جو پوچھے جاتے ہیں اور ذہن میں آسکتے ہیں

اس کتاب میں ان سب کے لیے نیکو مضامین موجود ہیں

جو رے کی سیکھنا اور رے کی پر کچھ پڑھنا چاہتے ہیں

اور وہ سب کچھ جو علم رے کی کے متعلق آپ جاننا چاہتے ہیں

معنون: استاذ محترم جناب تاج عالم صدیقی
جنہوں نے مجھے پیار دیا محبت دی، ورے کی سکھائی، سمجھائی اور ہر بنایا
(گرچہ "پیاسے کو مندر سے ملے شہنم")

اور... اور... ہر طرح کی اور ہر طرح سے مدد بھی کی نیز حوصلہ بھی بخشا

اعتراف و سپاس

الف: مرحوم والدین۔ جن کی بہترین و درجہ تربیت اور اعلیٰ تعلیم نے مجھے اس قابل بنایا
"اللہ ان کی قبروں کو منور کرے اور جنت میں انہیں مقام بلند عطا فرمائے، آمین"

ب: زندگی کی ہم سفر، نصیب بہتر "شرباط طارق"
جس کے لیے جہاد تھا۔ مجھے ان کی شہادت موقع بہ حصول انشا اور ہمت دونی ہوئی
میرا انتہاء ہے مری شریک حیات
نہیں۔ (ڈاکٹر سیدہ فرسیدہ فرحانہ، سیدہ سائیرہ اور سیدہ سمیہ)
جنہوں نے پیار بھی دیا اور سکون بھی

مرا سرور ہیں مرے بیچے مرے لیے
مرا غرور ہیں مرے بیچے مرے لیے
آنکھوں کا نور ہیں مرے بیچے مرے لیے

د: احباب۔ جنہوں نے ہمت افزائی بھی کی اور داسے، دوسرے، بھنے، مدد بھی
دوست۔ تربیت (زینت عبدالرزاق، رزاق بھائی سال گزشتہ اپنے خالق حقیقی
سے جا ملے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے، آمین) جس کی بارہا رکی تحریک اور
دے کی چہ سواری فرما ہی ہے اس کتاب کی تکمیل میں اہم کردار ادا کیا۔

مرچو

امین

فہرست

- آزاد دائرہ
انتہائی ترکیب عناصر
ذاتی مملو گفتنی نا گفتنی
استاذ محترم کے مندرجات
تجربہ نامہ ہم کے بارے میں ڈاکٹر تاج عالم صدیقی
نظم شہر عقیدت
قوانینی کے مراکز
رے کی کی ابتداء، بک اور کیے
رے کی کی دریافت
رے کی کا شجرہ
رے کی کیا ہے۔ کیا یہ جاو ہے
رے کی کس طرح اثر انداز ہوتی ہے، اسلامی نقطہ نظر
انسانی جسم
رے کی کی یول (۱) کے مقدس الفاظ
رے کی کا آغاز (پہلے یول کے لیے معلومات)
رے کی کا آغاز (دوسرے یول کے لیے معلومات)

جسمانی تربیت، کلین سگ

رے کی سے صحت پائی

رے کی فضائی توانائی سے علاج کیے

رے کی ہیلر

رے کی کے مدارج

رے کی اور سات (7) کی اہمیت

رے کی کی تاریخ

رے کی کی ضرورت

رے کی کے روحانی اصول (مطالب معانی)

رے کی کا جائزہ

چکرا

جادو، سحر کی علامات

انظر بد

عمل ناس

اورا

اورا دینی صلاہیت پڑھانا

اورے کے رنگ (علامت اور علاج)

کون سا پتھر کیا کام کرتا ہے

قوت حیات کی

پیاری اور علاج

رے کی کی شامیں

رے کی کے چندہ چیدہ فوائد

اہم پتھروں کے نام، مقام، کام

فوتیڈا اے ریشم کیا ہے

64

66

68

72

75

77

78

86

89

93

98

106

110

112

118

118

120

125

127

129

136

143

144

149

آغاز

دائرہ

میرے ہم وطنو! میری قوم کے لوگو! دنیا کے پاسیو! انسانیت کے رکھوالو! اس کے خورگرو! اور۔۔۔ اور۔۔۔ اور دردی کرنے والو! خونِ حق بہانے والو! دہشت گردی کرنے والو! کہتے ہیں موت زندگی ہے، اور زندگی؟ نام ہے مرمکے جٹے جانے کا

کسی نے خوب کہا ہے

ع جابا بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست
زندگی کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ کھاو، پیو، میس کرو، دنیا کی ہر چیز کو بچ جانو کہ سب کچھ یہی ہے،
سواس کا سرہ بتا لوں گا ہے لوٹ او، چاہو تو فرعون بن جاؤ۔۔۔ لیکن ع

ازل سے مری نگاہ میں ہے، نگاہ کی جلوہ گاہ میں ہے

یہ بود و نہ بود کا تماشا، جو ہر مسافر کی رو کو گور ہے

کیا زندگی یہی ہے؟ زندگی اسی کا نام ہے؟ نہیں، نہیں بلکل نہیں، بل کہ زندگی اگر پھولوں کی حادث، اور متوسطہ پرندوں کی تزئین و آرائش ہے تو موت مصوم مسکراہٹ۔ زندگی، دل سے آنکھ کا تعلق ہے تو موت اس میں رکاوٹ۔ زندگی دھڑکن ہے، احساس ہے، مانی ہے، تو موت، بڑھتا سا، دل کا خالی پن۔ زندگی خوب صورت خیالات کی روانی، دریا کا متوجہ ہے تو موت، اسکا ہٹ تھیک انسانی، دنیا سے بغاوت۔ زندگی چروں کی بٹاشت، آنکھوں کا مسکراتا، پھولوں کا کھلنا، پرندوں کا چھپنا، موت سے آنکھ ملنا، ہر جگہ کے کیڑوں پر فاختا نہیں بٹھانا، اور فطرت سے اس تعلق کو نبھانا ہے جس کے لیے ہم تپید سے وجود میں لائے گئے ہیں تو موت، محبتوں کا اعجاز، اپنے اپنے کاعرقان۔ زندگی آنسو ہے، فریاد ہے، جینے کا سلیقہ فراہم کرتی ہے۔ انسانوں کو مشین بناتی ہے تو موت انسان کو اس کے جسم، بدلی، بے گنگی، حیوانیت اور بے جان

مِرْچُو

اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما

صحت مند زندگی پر مبنی ہے، جب کہ صحت مند زندگی کا انحصار "قوت حیات" ہے۔ جو لوگ آج کل کے لوگوں کا رہائے نمایاں انجام دینے کا سبب جانتے ہیں وہ محض ان کی غلطی اور صحت ہے، کیوں کہ ملکی سلامتی، بڑے بڑے اداروں کی تکمیل، اہم اور مشکل کام کی انجام دہی کے لیے قوی بدن، توانا جسم، خوش و خرم زندگی، صحت مند قوی، طاقت ور دماغ اور ذہانت ضروری ہے۔ لہذا جو شخص وقوم بہترین صحت کی مالک ہے وہی کامیاب کام، کام ران و شاد کام ہے، حکمرانی اور دین و دنیا اسی کا مقدر ہے۔

ڈاکٹر نیوٹن علی لکھتے ہیں "زندگی میں کامیاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ، ہمارا ایک ایسا مقصد حیات ہو جو ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لیے ہو"۔ لیکن ہم جس سے بیش تر اپنی زندگی لالچی انداز سے گزار دیتے ہیں، اور کسی طور کامیاب نہ ہوتے ہیں، یہ صرف اپنی زندگی تلف کر دیتے ہیں۔ ہم بھی یہ سوچنے کی زحمت بھی کو ارا نہیں کرتے کہ ہم میں کون کون سی صلاحیت ہے، ہم کون سا کام کسی زحمت کے بغیر یہ خیر و خوبی سرانجام دے سکتے ہیں، ہمارا علم، ہماری تعلیم و تربیت ہمیں کس طرح زیادہ افادہ پہنچا سکتی ہے۔ اپنا ذہن ہم ٹولیں، مگر وہ پیش کا جائزہ لیں، اور سوچیں کہ اللہ نے ہمیں جو صلاحیتیں دی ہیں ان میں کون سی صلاحیت زیادہ اور قوی ہے، ان سے ہم کیا کام لے سکتے ہیں اس میں کوئی منافی نہ ہے زیادہ قریب ہوتے جائیں گے۔

آج کل دنیا میں کسی نے بھی اس وقت تک کوئی نمایاں کام پایا نہیں ہے کہ جس سے ایک انسان نے کسی نصب العین کا انتخاب نہیں کیا۔ جس نے بھی اپنا تجزیہ کر لیا اور اپنے لیے ایک مقصد حیات متعین کر لیا، وہ بے خطر اپنی منزل کی طرف ہر جانب سے بے نیاز ہو کر بڑھتا چلا جاتا ہے، جہاں کام پائی اس کے قدم پہنچتے اور اس کا استقبال کرنے کے لیے اس کا ہر مقصود لیے کھڑی ہوتی ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے ملک میں تو کوئی ایسا ادارہ ہے اور نہ ہی حکومت وقت کی جانب سے ہماری معاونت ہوتی ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو اپنا کر گریں اور درست طریقے سے استعمال کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم کے ذریعے کسی طور بہتر ہو کر دیتے ہیں لیکن ان کے نشو و نما، کسی خاص صلاحیت، صحت و توانائی اور ان کی پسند کے لحاظ سے مواقع فراہم نہیں کرتے کہ وہ ہمارے ملک و قوم کے لیے زیادہ کارآمد ہو جائیں۔ ان ہونہار بچوں کے اکثر والدین اس ابتدائی تعلیم سے بھی نااہل ہوتے ہیں جو انہیں اپنے بچوں کو ان کا نصب العین، مقصد حیات فراہم

کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوں اور درست سمت میں بچوں کی رہنمائی کر سکیں۔

دماغ جسم کا حاکم اعلیٰ ہے۔ ہمارے جسم کے تمام اعضاء کو کنٹرول کرتا ہے، اپنے احکامات صادر کر کے انہیں اپنا تعلق بنانے لگتا ہے۔ اسی کے اشارے پہ ہم چلتے، حرکت کرتے، چھوٹے، دیکھتے، سنتے اور بات چیت کرتے ہیں۔ سردی، گرمی، درد اور تکلیف کا احساس کرتے ہیں۔ اچھے اور برے میں تمیز کرتے ہیں۔ (تفصیلی مضمون کے لیے اہم جلد میں دیکھیے)

دماغ کے اشارے پہ گزری مامری باتوں کو یاد کرتا ہے، حافظہ میں محفوظ کرتے اور گزشتہ کو تازہ کرتے ہیں، نئے نئے منصوبے بناتا ہے، مستقبل کے سہانے، ہونے آنے والے خواب دیکھتے ہیں۔ دماغ ہی سے فیصلہ کرتے، سمجھتے اور پرکھتے ہیں غرض سر تا پا تمام خیالات، جذبات، محرکات، حرکات کا سرچشمہ و خزانہ ہمارا دماغ ہے، لہذا ضروری ہے کہ اسے بھی جسم کے دوسرے حصوں کے ساتھ صحت مند اور چاق و چوبند رکھا جائے، بلا وجہ کے باوجود بیرونی چیزوں کے علاوہ اچھی بری باتوں، نقصان دہ عادات اور ہر طرح کی بے اعتدالیوں سے بچائیں۔

دماغ کو توانا رکھنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ قوت حیات میں کوئی گڑبڑ نہ ہو اور وہ متوازن رہے۔ بے اعتدالی، عادات بد، غصہ، رونما، غم زدہ ہونا چھوڑ دیں۔ اپنے اندر شکر گزاری کا جذبہ بیدار کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں، جو انسان اپنے لوگوں کا، رادر کی چیزوں کا، شکر گزاری نہیں ہوگا وہ اللہ اس کے احسانات اور ان کی قدر سے محروم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی جگہ لکھا ہے صحت مند ہونے کا انحصار قوت حیات پہ ہے، چاہے وہ جسمی صحت ہو یا دماغی، جذباتی ہو یا روحانی ان چاروں (جسم، دماغ، جذبات، روح) کی صحت، تروتازگی کے لیے قوت حیات کا متوازن ہونا ضروری ہے۔

آخر قوت حیات ہے کیا؟ جس کا تذکرہ پہلے بھی کیا آیا ہے جو صحت مند جسم کے لیے اہم ضروری ہے۔

ہمارے ارد گرد و فضاء میں ایسی توانائی ہر وقت موجود رہتی ہے جسے زبان عام میں عام سمک ازنی کہا جاتا ہے۔ یہ توانائی جسم کی اندرونی و بیرونی قوت یا سطح کو متھک اور متوازن (بیلنس) کر سکتی ہے۔ ہماری قوت جلائی ہوئی اور قوت مدافعت کو اتنا کمزور کر دیتی ہے کہ ر

آلام آتی ہیں، آتے ہوئے قوتیں ہیں۔ اگر آتے ہی توں کوں کا کے گل جاتے ہیں

میں نے اس کتاب ... دے کی اور ہم ... میں اسی قوت حیات کے ترکیب و ترتیب عناصر کو اہم کر کے کی کوشش کی ہے، کہ کس طرح ہم اپنی بے اعتدالیوں، بوجہ اعمال، انجمن، پریشانیوں، قسم کر سکتے ہیں۔ اپنی خوش حراستی، جوش اور ولولے سے انگڑائی لیتی صحت و تندرستی، توانائیاں، ذہانت، فطانت، متانت کو بڑھا سکتے، قوت فیصلہ کو استوار کر سکتے، جسم و جان کی کارکردگی، صلاحیت و استعداد بڑھا کر حال و مستقبل کو خوش گوار، پائیدار اور پرسکون بنا سکتے ہیں۔

دے کی کی تعلیمات جان اور اپنا کر جہاں ہر خاص و عام، بچے، بوڑھے، جوان، اپنے اپنے گھرانے، پاس پڑوس، دوست احباب، اپنے ملک و قوم اور ساری دنیا، ساری انسانیت میں کو دنیا کی ساری مخلوق کے لیے استفادے کا سبب بن سکتے ہیں وہیں ہر خاتون، خاندان بھی یا کسی مشقت (دے کی) جان، بیکھا اور اپنا کر اپنے اور اپنے بچوں کے لیے کارآمد بنا سکتی ہیں۔

آپ کی مشورت آئندہ کی اشاعت کے لیے وسعت، مزید وضاحت و بہتری کا سبب بھی بنے گی نیز میرے ساتھ ساتھ قارئین کے علم و عمل میں معاونت کا باعث بھی۔

علم کا حصول اور توسیع و اشاعت یقیناً صدقہ جاریہ ہے۔

استاد محترم تاج عالم صلہ اللہ علیہ کی خواہش، علم دے کی کے شائقین، میرے موہ کلیں (مریض)، احباب کی طلب اور دے کی کے پاکستان میں مطلوب کام کی کمی یا بی نیز انگریزی زبان میں ہونے کی وجہ سے اردو زبان میں دے کی کے معلومات کی فراہمی اور علم دے کی کی ضرورت بھی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ذاتی طور

گفتنی نا گفتنی

آج کا ہر مصنف کتاب کی اشاعت کے لیے مسائل و مشکلات کا رونا ضرور دیتا ہے۔ کیا کیا جائے جو اس وادنی پر خار سے گزرتا ہے وہی جانتا ہے، اس ہم جونی کے لیے کیسا حوصلہ اور کتنے قوی ہونا اور بڑے دل گردے کی ضرورت ہوتی ہے۔

تم نے مچھلی کو تڑپتے کبھی دے کہا ہو گا

اردو زبان میں دے کی یہ کتاب یا مادہ ناسے کی اشاعت کا خیال یوں تو دے کی کے پہلے لیول میں ہوتا تھا جب میں نے دے کی کا پہلا لیول کرنے کی ٹھانی تھی اور پہلے ہی لیول میں مجھ سمیت میرے بعض ساتھیوں کو دے کی کی بعض اصطلاحات ملنے سے اتارنی مشکل ہوتی تھی اور دو زبان میں دے کی کے پہلے کتاب موجود تھی یہ کوئی ناہوشاں نہ ہوتا تھا، ایک کتاب تھی جس کے نام سے پڑھ کر دے کی سے بدگمانی بڑھتی اور تنگی سوا ہوتی تھی۔

دے کی کے مختلف کرینڈما سٹریکٹ کی جانب سے شاگردوں کو جو معلومات فائلوں کی شکل میں فراہم کی جاتی تھیں وہ انگریزی زبان میں ہوتی تھیں اور دے کی کی پیاس بجھانے کے لیے انتہائی ناگاہی تھی۔

استاد محترم تاج عالم صلہ اللہ علیہ کی خواہش کے ساتھ ساتھ میرے ذہن میں یہ بات بھی محفوظ و ملحوظ تھی کہ دے کی کے اردو میں مواد (معلومات و مضامین) ایک کتاب کی صورت ہونی چاہیے یا کم از کم وہی جانے والی فائلوں کا ترجمہ ہو جائے تو دے کی کے شائقین جو انگریزی سے نااہل ہیں یا جن کی انگریزی پہلے اسکولوں کی ہی ہے وہ فائلوں کے ان اسباق کو جو صرف ان کے لیے ہی مخصوص اور خفیہ ہیں ایسی طرح جان و سمجھ پائیں اور دے کی سے زیادہ بہر طور پراquad حاصل کر سکیں۔

مرچو

سید محمد علی مالک گل میرے والدین پر

کپیوٹر پر دے کی معلومات کو دے کے بڑے بڑے جنداریوں نے اپنے انٹرنیٹ کے حوالے سے محدود کر رکھی تھیں، دے کی یہ انگریزی زبان میں کتابیں قیمتی خزانہ ہیں لیکن وہ پاکستان میں دست یاب نہیں۔ بھلا وہ پاکستان، کراچی میں لکھنے والی کتابوں کی فہرست کا جہاں غیر ملکی بک اسٹالوں پر دے کی پر کتابیں موجود تھیں۔

چکر اور اور اپنی لکھے انگریزی زبان میں کسی کتاب کی فوٹو کاپی میری دوست اور دے کی کے تمام لیوٹر، دے کی کی کتابوں کی ساتھی ذہین عبدالرزاق (عبدالرزاق بھائی اب مرحوم ہو گئے ہیں۔ اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے، آمین۔ ذہینت کے تعاون میں رزاق بھائی کا تعاون ہمیشہ ذہینت سے بڑھ کر رہا۔ علالت مرگ میں کی بار ملاقات کی اور ڈھیروں باتیں کیں۔ اللہ ان کے قہر کو منور کرے، آمین۔) الغرض اس طرح دے کی کے پیوٹرو معلومات فراہم ہوتی رہیں۔

انگریزی سے اردو میں اصطلاحی معنویت و مقبولیت کو برقرار رکھتے ہوئے ترجمہ آسان نہ تھا تاہم میں سہیلہ بشیر (تاج عالم صدیقی صاحب کی شاگرد ہیں) اور عصمت مشتاق کا خاص طور پر ممنون ہوں، جنہوں نے میری مدد و منت میں سہیلہ کا کیا ہوا ترجمہ دے کی کی کتاب کے چند ساتھیوں کی مدد، مثل مندی میاں کی مجھ سے بہت خاص ایک جوتی کہہ دیجیے، کے جب ضائع ہو گیا تاہم سہیلہ فر اہم کردہ (کاٹ چھانٹ کر ہوتی کاپی کا آئی۔ اس کتاب میں دو دونوں ممنون تر نیم و تہتج کے بعد موجود ہیں۔ عصمت نے (عصمت میری شاگرد ہیں) پہلے اور دوسرے لیول کے ان نوٹس کا ترجمہ کیا جو دے کی کے گریڈ ماس فز اپنے شاگردوں کو عطا کرتے ہیں، اور شاگردوں کو یہ بد اہت کی جاتی ہے: انہیں سنیاں کرا اور دوسروں سے پوشیدہ رکھیں۔ یہ تراجم بھی مختلف موضوع کے تحت دروید کے ساتھ اس کتاب میں شامل ہیں۔ واضح رہے سہیلہ اور عصمت دے کی کے لیول کر چکی ہیں۔

اردو زبان میں دے کی کے یہ نامہ یا کتاب کا خیال جس وقت میرے ذہن میں در آ یا تھا اس زمانے میں، میں فرنیٹ لائن سے منسلک تھا، جب سب رنگ کی باضابطہ اشاعت کا سلسلہ پھر سے شروع ہوا تو میری کل وقتی وابستگی سب رنگ ڈائجسٹ سے دوبارہ ہو گئی اور عدم الغرضی نے گھبرا ڈالا دیا کچھ مطالعہ کا ہاتھ بھی شامل تھا، حالات کی نارسائی ہمیشہ ڈھونڈ آتی رہی۔

کھیل بھائی (کھیل عادل زادہ) کی خوبیوں سے کون واقف نہیں، اردو زبان کو انہوں نے نئی جہت عطا کی، ان کا اردو میں لکھا ہر لفظ پھر یہ لکھ رہے۔ ان کی لکھی تحریروں اردو ادب کا سرمایہ ہیں۔ ان کی لکھی کہانیاں ہوتی ہیں۔ ہر پڑھنے والے کو اپنی آپ بیتی لگتی ہے۔ کھیل بھائی کے چاہنے والے ملک کے کونے کونے میں موجود ہیں اور ان کی بھی یہ آس لگے بیٹھے ہیں کہ ان کی بیتی، پڑھ کر اپنی تحریروں پر پڑھنے کو ملیں گی۔ اے کا ش ایسا کم نہیں ہوا!

دے کی کا یہ مصرع زبان پر چل رہا ہے۔ ع "ان کا چہرہ ہے کتابی چاہتا ہے اک کتاب" اسے میں تبدیلی کے ساتھ کچھ یوں کہوں گا!

ع ہے ان پہ لکھنا چند لفظوں میں حال ہر لکھا چاہتا ہے ان پر اک کتاب میں نے جوائف، لکھنا سیکھا ہے ان ہی کام رہو ہے۔ انہوں نے ہمیشہ چھوٹے بھائی کی طرح برتاؤ دیا بڑے بھائی کی شفقت دی۔ ان کی بھی وہم و گہر طر میرے مدد و معاون ہیں۔

جنوری 2007ء میں سب رنگ کھیل بھائی کے اختیار سے بالا ہوا تو میں نے قیادت نیوز کی مندرجات سنہائی، (قیادت نیوز میں ابتدائی چند ماہ تک میرا نام بت حیثیت نیوز پھر پریڈنٹ ایڈیٹر اخبار کی پرنٹ لائن میں آ جا رہا) اس اخبار میں ادراک کے عنوان سے سیاسی کالم لکھی پچھتا رہا ہوں۔ نام کے سیاسی کالم کچھ قیادت نیوز کی عمری تمام ہوتی، مختلف اخبار و مجلہ میں فرضی ناموں سے کافی چیزیں چھپیں جس میں قائل و ذکر قرآن سے ملانے ہے۔ 98ء میں "مترخوان" کے پہلے شمارے کی اشاعت کے بعد مترجمیر اطہر (اردو میں بکوان پر کسی باضابطہ پرچے کے لیے ان کی کاوش ہمیشہ قابل عمل بن کر رہی) ادارے سے اختلاف کے بعد مترخوان ان چھوڑ کر چلی گئیں، ان کے جانے کے بعد مترخوان کے کی شاعر سے ہی دیکھتا رہا فرنیٹ لائن کے مسلا صاحب اور قیادت نیوز کے جاوید شیخ کا تذکرہ یوں ضروری ہے کہ یہ دونوں بھی بھٹوں، چا بہوں و اپنا ہیئت کی خوبیوں سے مالا مال ہیں۔

ماہ ماہ پلٹن اور دے کی کے تیسرے لیول کے ساتھی اکرام غازی صاحب کا بھی بے حد شکر گزار ہوں، جنہوں نے مجھے دے کی اور دے کی کے گریڈ ماسز اور میرے استاد جناب تاج عالم صدیقی صاحب (استاد یا لگ سے پاس نام اس کتاب میں شامل ہے) سے متعارف کرایا جن کی شفقتوں، بے باطلہ علم نے دے کی کے ساتھی صف میں لا کھڑا کیا اور یہ کتاب مرعج ہوئی۔

مرچو

لیوٹننٹ گل میرے والدین پر

ہماری آکرام نازی ان دنوں اس طرح حالت میں ہیں، اللہ انہیں صحت و جفا یابی عطا فرمائے۔ آمین۔

سب سے پہلے اور قابل دیکھائی زندگی میں ہمیشہ سے چولی دامن کا ساتھ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ سو کتاب کی پہلی رمانٹ میں بکلی رہی تھوڑا ہوا کام ہوتا رہا۔

اس وقت ہم کے گچھڑے، رے کے مختلف مراحل کے اسباق، اسباق کے دوران کی مختلف یادداشتیں، استاذ و محترم جناب تاج عالم صاحب کی تکنیک کی پرانی تہیل اور لائق شاگردہ حضرت حضرت صاحبہ کی فراہم کردہ ڈائری جس میں رے کی سے متعلق بیش بہا تحریر، استاذ محترم کے کھانے ہوئے خوش، اور کئی سنا رو کی رند اور جو دوستوں نے میرا کام بہل بھی کیا اور کتاب کی تیاری کو ہمیں بھی، نیز حضرت صاحبہ نے تکنیک میں گزارے ہوئے وقت کی کٹھا، رے کی ہینک کے دوران ہونے والے حیران کن تجربے، استاذ کی علمی شفقت، مروت و تعاون کے واقعات اور دیکھ کے مارے تکنیک میں آنے والوں کی شفا یابی کے قصے بھی سنائے۔ (ان میں سے کچھ اس کتاب میں اور ہم، جلد اول میں مرقوم ہیں، کچھ رے کی اور ہم، جلد دوم میں تحریر کی جائیں گی۔ جلد دوم تیاری کے مراحل میں ہے۔

بات ہو رہی تھی وقت کی نارسائی و حالات کی گڑبگ کی۔ دوسرے بھی ناپید تھے۔ ہوش رہا گرانی نے اشیائے خورد و نوش کی طرح کاغذ، ہاپت، واشٹ، لکھی اپنی طبیعت میں لے رکھا ہے۔ کتاب کے صفحہ کے اعتبار سے پوری ہونے کے باوجود اس نارسائی کے سبب کلمہ کی استاعت کو جتنی تک رے کی کی خوبیوں، جلد اول اور پہلی شہودہ توانائی نے روشنی کا چہرہ چلا دیا اور جناب رشید بیٹ صاحب نے رے کی اور ہم جلد اول کی طبیعت و واشٹ کی ذمہ داری اپنے کاحوص پر لے لی۔ میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔

رشید بیٹ صاحب اپنے کلمہ کار معروف صفائی کے ساتھ ساتھ رب (RB) پبلشر کے مالک و مینیجر بھی ہیں۔ محترم حمید الرحمن رشید صاحب کی نصیحت پر معروف صفائی، کلمہ کار، پامری مسجد اور کئی کتابوں کی مصحف ہیں۔

ماسٹر یول کے لیے جناب ڈاکٹر تاج عالم صاحب نے پہلی بار اپنے ہزاروں شاگردوں میں سے چند شاگردوں کا انتخاب کیا تھا جن کی یکے بعد دیگرے گروپ بنا کر انیون منٹ کی جاتی رہی، جن میں سے ایک میں بھی تھا۔

میں نے اپنے ساتھیوں میں سے بعض سے ان کے تاثرات، تجربات، احساسات کے اظہار کے لیے کہا، کچھ نے حامی بھی بھری۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ وہ جو لکھنا اور کہنا چاہتے ہیں، بس قلم کی گرفت میں لے آئیں میں ٹوک ٹوک درست کرلوں گا تاہم کوئی بھی وعدہ وقتاً نہ کر سکیا یوں کہا جائے کہ کسی نے وعدہ وفا کرنا نہ چاہا، یا شاید انہیں یقین نہ تھا کہ اس اس لوٹ کھسوٹ، ہوش رہا گرانی اور پراشوب دور میں کتاب کی اشاعت ممکن بھی ہو پائے گی؟ پھر یہ بھی تھا کہ اس راہ کا تجربہ مسافر رے کی یا تاہم استاد (مضامین) کہاں کہاں گائے گا کہ کتاب بن جائے؟ (واضح رہے پاکستان میں کسی بھی زبان میں رے کی پر مضامین (مواد) موجود نہیں۔ گریڈ ماسٹروں کی جانب سے عطا کی جانے والی قاتلے لیس لکھی پر حاوی ہیں۔ یہ قاتلے لیس رے کی پر معلومات سے ستر، اسی فی صد غالی ہوتی ہیں)۔ وہ رے کی کی جلد اولی اور بندوں سے اللہ کے پیار کو بھول گئے تھے یا (اللہ نہ کرے، خاکم یہ دین)۔ رے کی ان سے روٹھ رہی تھی۔ مجھے ان سے کوئی شکوہ نہیں، کوئی گلا نہیں، بس دعا ہے اللہ انہیں خوش کرے اور رے کی ان سے کبھی نہ روٹھے۔ آمین۔ تم آمین۔

میں ان ساتھیوں کے علاوہ دوسرے تمام رے کی جاننے والوں سے بھی جو رے کی کی جلد اولی اثری سے واقف ہیں بارے کی یہ جن کا مصلح ہے وہ اپنی تحریر رے کی کے علاج پہ اپنا تجربہ، احساسات کچھ بھی جس سے عوام الناس مستفید ہوں، مجھے ارسال فرمائیں۔ میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں، ہمیشہ ہوں گا اور شاگردوں کی تیز ان کی ارسال و فراہم کردہ معلومات و مضامین ان کے نام سے جلد دوم میں شائع کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

فی الوقت میرا ڈھونڈ چھوٹا رے کی ہے۔ دکھ، درد و عالم کے مارے میرے پاس آتے ہیں۔ دل کی بھڑاس بھی لگاتے ہیں اور شفا میں پاتے ہیں۔ میرا زندگی گزار رہے، سیکڑوں رازوں کا انہیں بھی۔ پہلے اور دوسرے یول کے میرے کئی شاگرد ہیں جن میں ڈاکٹر زینت، کارڈیالوجی بھی ہیں، تو گھریلو خواتین اور طالب علمی۔ ان میں سے کچھ تیرے یول کے خواہاں بھی ہیں تاہم میں نے اب تک کسی کو تیرے یول کے لیے تجویز نہیں کیا ہے کیوں کہ رے کی کے اصول کی پاس داری آسان نہیں، جو رے کی کے اصولوں پر کار بند نہیں ہو پاتا رے کی اس میں سے مفقود ہوتی چلی جاتی ہے، اس سے روٹھ جاتی ہے اس کے لیے اس کے دور میں کی تم ضائع ہو میرے لیے مناسب نہیں۔

میرا ارادہ تھا کہ غیر کاروباری معاون (اسپانسر) ہو تو ماہانے کی صورت میں کم قیمت میں

رے کی کا داغی، چیز تر جادواری پٹی معلوم فرما کر مکی جاتی رہے۔ رے کی سے متعلق لوگوں میں شعور بیدار ہوا۔ ایسا نہ ہو سکا سو رے کی پر یہ کتاب مدوں و مرتب ہوئی، پھر نیک نیتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کم سے قیمت متعین کی گئی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

میں اپنی کاوش میں کس حد تک کامیاب ہوا اس کا ادراک آپ کی آراء، مطلب، ای میل، فون اور خطوط سے ہی ہو پائے گا۔ آپ میں سے کچھ احباب رے کی سیکھتے، دوسروں کو شفا یاب کرتے اور خود صحت یاب ہوتے ہیں اور دوسرے کی مہنگے طریق علاج کے ذیلی اثرات سے بچ جاتے ہیں کو یقیناً میری کاوش ثمر آور ہوئی، مجھے ذرہ بھر بھی یہ گمان نہیں کہ کتاب کی اشاعت کامیاب اور میری کاوش ثمر آور نہیں ہوگی کیوں کہ رے کی غیر مشروط اور لازوال صحت کا نام ہے اور اللہ اپنی مخلوق سے محبت کرنے والوں کو یقیناً نفع فرماتا ہے۔

میں نے چاہا تھا کہ اس جلد میں رے کی کی پہلوں اور رے کی سے مستفید ہونے والوں کے چند واقعات بھی شامل کروں۔ مکی صفحات تیار تھے جو ترجمہ و ترویج شدہ مضامین کے ذمہ یوں تھے دب گئے، کمپوز نہ ہو سکے، کتاب طباعت کے لیے تیار تھی، مکی فرے چھپ چکے تھے سو انہیں بھی آنے والی جلد دوم کے لیے چھوڑنا پڑا۔ یہ واقعات دل چسپ بھی ہیں اور ہماری توجہ رے کی کی افادیت اور جادواری کی طرف مبصر بھی ہیں۔

اب بکچر بلائے دیان کی کتابیں انہیں سے اس کتاب میں موجود واقعات سے بہت گرام مستعمل لفظوں کو کوئی کرنے کی کوشش کی ہے۔ یوں تو یہ سب سلاسل رنگ و ڈائجسٹ میں عرصہ سے جاری ہے، تاہم اس کا سہرا جناب شمس کنول کے سر پر جنھوں نے اپنے پرے پرے ماہ نامہ ”مگن“ میں شروع کیا تھا۔ ”مگن“ دہلی، ہندوستان سے 1950 م کی دہائی میں شائع ہوتا تھا۔ اس وقت کے بڑے بڑے ادیبوں، شاعروں، نقادوں اور تہرہ نگاروں نے اس جدت و نبل نگاری پر تحسین و آفریں بھی کیا تھا، بعضوں نے اختلاف بھی۔ مجھے ایک شعر یاد آ رہا ہے، جو شاید جناب شمس کنول ہی کے لیے کہا گیا تھا۔ ع

پہلے اس نے شمس کہا پھر بل کسا اس طرح ظالم نے مستقبل کے ککڑے کر دیے جناب شمس کنول نے لفظوں کو نبل کر دیا تھا۔ جیسے چوں کہ، بل کہ، بخت آور، گلت گو، ادائی، طبعین، ابعین، مغاب، مس قن بل وغیرہ، اس کتاب میں بھی آپ کو اس طرح کے الفاظ کی بھرمار

لے گی ہے سے بی مار، جلد جلد، طریق علاج، آپ نا، لے نا، پنا، نائن فی، ہمیشہ، بن نامکب ریز خاص طور پر اصطلاحی اور رے کی کے لیے مخصوص الفاظ ہے ایون منٹ، ڈوکپ منٹ، ہو ای جن، آگ پور، بی لنگ، ڈا ایمن شن وغیرہ تاہم پڑھنے والوں کو الفاظ اجنبی نہ لگیں جا بہا ان کی اصلی صورت بھی باقی رکھی گئی ہے اور کہیں تو سین میں وضاحت بھی کر دی گئی ہے جیسے خاب (خواب)، خد آپ نے لیے (خود اپنے لیے) وغیرہ۔

آپ کی نوازشوں، آراشیں، قید و حبس پرے اور شش ورے کا ان تہ خار ہے گا۔
والتوفیق الالہی

رے کی سے ہر طرح کا علاج کیا جا سکتا ہے

اور رے کی کی سیکھنا بے حد آسان ہے

رے کی ایک جاپانی طریقہ علاج ہے، اس طریقہ علاج سے موت کے علاوہ ہر بیماری، ہر الجھن، ہر پریشانی، اور ہر فکر سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے، چاہے وہ جسمانی مرض ہو یا روحانی، معاشی یا معاشرتی، آفاقی ہو یا جدید۔
رے کی سے علاج کا ناکافی توانائی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ہم کے مختلف حصوں پر ہاتھ رکھ کر، خاص ذریعے سے ناکافی توانائی انہیں کے ذریعہ مطلوب جسم، جگہ، چیز یا حالات کو چھو بچائی جاتی ہے اور مرض آہستہ آہستہ پورا صحت مند ہو جاتا ہے۔ اس سے متعلق تمام حالات و کیفیات مکمل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ (رے کی) طریقہ علاج میں کوئی ذیلی یا عارضی (سائیڈ ایفکٹ) مرض یا مسئلہ بھی نہیں ہوتا بل کہ ہم میں موجود تمام امراض و الجھنیں آہستہ آہستہ ایک کے بعد ایک ختم ہوتی جاتی ہیں۔ ہم پھر سے صحت مند، نئے نئے لوے اور فریش ہو جاتے ہیں، جیسے نئے نئے جوان ہوئے ہوں۔

استاد محترم کے مندرجات

رہے کسی فلسفی کے رو سے انسانی جسم کبھی پتھر نہیں پڑتا بلکہ بعض وجوہ سے سب اس کے جسم میں موجود کائناتی توازن میں فرق واقع ہو جاتا ہے اس وجہ سے جسمانی نفسیاتی یا روحانی عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ اس عدم توازن کو رے کی کے ذریعہ دور کر کے انسان کو شفا یاب کیا جاسکتا ہے۔

انسانی جسم میں خرابیاں محض بد چرہیزی اور دیگر معروف وجوہ سے پیدا نہیں ہوتیں اس کی ایک اہم اور بنیادی وجہ حقوق العباد کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے جس کے سبب جسم کے درموجود غیر مرئی بالہ جسے اور (AURA) کہتے ہیں، سکڑ جاتا ہے۔ اور انسان کو جسمانی نفسیاتی یا روحانی عوارض سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہی انسانی جسم کی عمارت ہے جس میں سکڑ جاتا ہے۔ اور اس کے سکڑنے کے نتیجے میں جسم کے متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی تعلقات اور انسان کے مالی اور مادی امور بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔

رے کی دراصل کائناتی توازن ہے، جسے رے کی تیلر نے معمولی یاہرلیٹ میں منتقل کر کے اسے توازن کر دیا ہے۔ اس طریقہ علاج کا بنیادی خیال حضرت علی علیہ السلام کے اس منظر سے اخذ کیا گیا ہے جس کے ذریعہ وہ بیمار لوگوں کو شفا یاب اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

☆☆.....☆☆

کچھ ستارہ بزم کے بارے میں

ڈاکٹر تاج عالم صدیقی

فروری 2003ء کی آخری تاریخیں جس میں ان شرکان میں موجود تازی صاحب میری راہ دیکھ رہے تھے۔ اکرام تازی نے ایک گندی رنگ کے قمیض سے ملوایا اور کہا 'یہ ڈاکٹر تاج عالم صاحب ہیں، سچ بتاؤں میں بلکل متاثر نہ ہوا، یقیناً جا میں چلی باران سے مل کر آپ بھی ذرہ برابر متاثر نہیں ہوں گے۔ عام ناک نچنے کا سیدھا سادہ آدی، ہر ایک سے افسار کی سے ملنا، گفت گو کا عام انداز، ہماری ہی طرح ہنسنا بولنا، کھانا پانی، ناان سے مل کر کسی طرح نہیں لگتا کہ یہ وہی تاج عالم صدیقی ہیں جو جو کوزے میں چھپا سمندر ہے۔

گرینڈ رے کی ماسٹر، ٹیے لے پے تھی، مس سے رزم کا ٹیکو پرے شر، اردو ماحرانی، ایک شہرانی، ایک کچھ رسلان اور تہیتہ کے علم کے ماہر چوڑی پیشانی، روشن آنکھیں، نرم گفتار، جھروا کھساری کی نمی سے بنا، ہر وقت مسکراتے والا، ہر چیز سے بے نیاز، اپنے حال میں مست، ہر ایک کے دکھ درد میں شریک، جس کی خوشخبری میں ناکلف نہیں، ہر ضرورت مند کی مدد پناہ فرض جانتے ہیں یہ ہیں جناب ڈاکٹر تاج عالم صدیقی صاحب۔

ڈاکٹر صاحب بلا لاتی میں بیٹھا عام اور انہی لگتے ہیں، دو تین ملاقاتوں میں انتہائی خاص ہو جاتے ہیں اور اپنے گفتے لگتے لگتے ہیں۔ کھنٹوں ان کے پاس بیٹھ رہے اٹھنے کا دل نہ چاہے، کسی بھی موضوع (ٹاپک) پر بات کیجئے ان کے پاس مل کر خزانہ ہے، معلومات کا سمندر تھا نہیں مارنے لگتا ہے۔ باتیں پتی پتی اور موضوع کا احاطہ کیے ہوئی ہیں کیا مجال جو کہیں بھول ہو۔

میں رے کی کے دوسرے گرینڈ ماسٹروں سے بھی ملا ہوں۔ ان میں سے ایک نے مجھے اپنے ساتھ شمولیت کی دعوت بھی دی تھی کسی نے اپنی کتابوں کی تدوین (کمپائل) کے لیے بھی کہا، تاہم میں نے رے کی کے اصولوں پر مکمل کاربند صرف ڈاکٹر تاج عالم ہی کو دیکھا۔

مرچو

ایک سال تک

پر روح الدین

ڈاکٹر صاحب فے کے تیز ہیں۔ یہ بھی رے کے روحانی اصول کی خلاف ورزی ہے ممکن ہے یہ فصد دکھائے گا تو شاگردوں کی تربیت کے لیے ہو یا کلینک میں آنے والوں کو سوا ایلہ پہ کار بند رکھنے کے لیے ہو یا۔؟ ہم میں سے بعض شاگردوں کی رے کے اکثر اصولوں سے انحراف کیے یا ناقص اندیشی جس کے نتیجے میں ہمارا (شاگردوں کا) کلینک میں جمع ہونا تو جو کچھ ہو گیا اس طرح درس و تدریس کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ رسد (اس تاؤ محترم) موجود ہونے کے بعد بھی طلبہ حصول علم بشرطہ ری ماسٹر شپ کی تکمیل کے باوجود نامکمل ہونے کا احساس اور مزید طلب کی پیاس باقی رہی۔ اللہ کرے استاد مزید عطا کرے ہمارے نامکمل ہونے کے سچچن و احساس کی پیاس بجھا دیں، آمین۔

یہاں بھی ایم (استاد محترم کی اہلیہ) کا ذکر بھی بے حد ضروری ہے۔ انتہائی مشفق خاتون ہیں۔ سب کے دکھ درد میں شریک۔ آپ کو ہر الجھن، الجھانے کا ہنر آتا ہے۔ آپ نے ہمیشہ ہمیں قیمتی، آسان، قابل عمل مشوروں سے نوازا اور آج بھی ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے مایوس نہیں کرتیں۔ مہمان نوازا ایسی کہ عرب کی مہماں نوازی کی فتح ہے۔ طرح بہ طرح کے بکوان کھلانے میں پیش پیش۔ مٹنی روٹی کی لذت لکھا کلاب بھی حبشہ پاتا ہے۔ یہ الغرض استاد کے کمال کا اظہار اعلیٰ ہوتا ہے، جس سے ہر کسی کی طومر من نہیں۔

ڈاکٹر صاحب ظاہری، مٹنی اور روحانی علوم کے ساتھ ساتھ غزل گوئی کا شغف بھی رکھتے ہیں ڈاکٹر صاحب کو موسیقی پہ بھی دسترس حاصل ہے۔ گلوکاری کے تمام انشروں اور تان سے واقف ہیں۔ لے کی انھان اور آواز کی اچھی ہے۔ ان گیت دو ہے۔ بکھرے اور غزلیں یاد ہیں بہت کمار اور کی گلوکاروں کے شیدائی ہیں۔ اکثر کلینک میں مٹنی موسیقی منعقد ہوتی رہتی ہے۔ ان محافل میں آپ خود بھی معروف غزلیں سن کر نہیں اور دوسرے سامعین کو مظلوم کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بخیل بالکل نہیں (گلی گھروں کے چوٹے آپ کے لیبی اعلان سے روش ہیں) لیکن علوم کی تقسیم میں مخطا ضرور ہیں۔ رے کی میں ان کے ہزاروں شاگرد ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کی نظر میں ان شاگردوں میں اعشار یہ پانچ فی صد سے بھی کم شمار دیا ہے تھے جنہیں رے کی تیسرے درجے کے لیے منتخب کیا گیا۔ تیسرے درجے میں سے بھی معدودے چند کو ماسٹر بنا دیا گیا۔ ان میں بھی پچاس فی صد سے زیادہ ایسے ماسٹر ہیں جو صرف رے کی ایڈوائس پر یکے پستیر ہیں انہیں عوام الناس کو

شاگرد بنانے کی صلاحیت تفویض نہیں کی گئی تھی۔

جن معدودے چند کو اپنا شاگرد بنانے کی سعادت عطا کی گئی ان کی تعداد دونوں ہاتھوں میں موجود انگلیوں سے بھی کم ہے۔ استاد محترم کے ان قابل فخر، مہماں صاحبیت اور خوش نصیب شاگردوں میں ایک میں بھی ہوں۔ یہ نہیں معلوم کہ استاد محترم اپنا منصب کے سونپتے ہیں، مگر بڑا ماسٹر کے بناتے ہیں، اپنا جانفش کے مقرر کرتے ہیں تاہم مجھے اپنے بارہ میں یہ امید قوی ہے کہ علم رے کی کا وہ میں فی حد صد جو ہم مخصوص شاگردوں کو ابھی تک نہیں ملا ہے، مجھے ضرور حاصل ہوگا۔ رے کی سے مستفید ہونے والوں کی تعداد لاکھوں ہے جن میں عام طور پر سمیت امرا، بزرگ، صاحب ثروت، چاہ و چالان بھی ہیں تو گھریلو ملازم سے لے کر اعلیٰ عہدوں پہ فائز وزیر و مشیر اور کرنل و جرنل بھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆



جناب ڈاکٹر حاجی امیر علی خان ریڈر رے کی ماسٹر
(پاکستان، سکس ماہ بانی)

مرچو

آج کل میرے والدین پر رحم فرما۔۔۔۔۔ آمین

نذر عقیدت

(رہے کی کے ذریعہ شکیاب مریضوں کی طرف سے گریڈز رے کی سوزا کلز علاج عالمہ دہی کے نام)

کل، انجی، تھا، آج، شاما، کہیں اسے
یوں، جیسے، زندگی، کا، تھا، کہیں اسے
آنکھوں میں اس کی نبرد شفا کی بشارتیں
سبھی نفس، کہیں کہ مسیحا کہیں اسے
ماہیہوں میں اس کے تصور سے روشنی
امید کی کرن کہیں، تارا کہیں اسے
بر دل، کی دھڑکنوں کا سہارا کہیں اسے
ہاتھ ہیں اس کی جیسے محبت کی آستین
اترا ہے آسمان سے بھیجے کہیں اسے
وہ مہ رہاں کہ سایہ یزداں کہیں اسے
ہر، درد، الاداء، کا عدا، کہیں اسے
ہاتھوں میں اس کے، دست شفا کی کرتائیں
تائیر، دیکھ لیں، تو کرشمہ کہیں اسے

(پروڈاکٹو طبی عملیں عرب، جامہ کراچی)

☆☆.....☆☆.....☆☆

توانائی کے مراکز

رہے کی قدیم انسانی علوم کی روشنی میں اس قسط پر قائم ہے کہ انسانی جسم میں توانائی کے سات مراکز (زون) ہیں جنہیں سنسکرت یا یقینی زبان میں پکرا کہتے ہیں۔ ہر اہم پکرا اگلی اہم اعضاء کی توانائی کو مضبوط (مسلک یا کنٹرول) کرتا ہے۔ یہ پکرا انسان کے کمر کے جوڑ، ہنسی اعضاء، پیٹ، ناف سے تین انچ اوپر اور تین انچ زیر ناف، سینہ، گلے کے پاس، دونوں آنکھوں کے درمیان، اور سر میں یعنی تالو کے اوپر واقع ہیں، اس تصور میں چھ پکرا سے سامنے کی جانب اور ایک پیچھے چھ پکرا کے آخری سرے یعنی کمر کے جوڑ پہ واقع ہے۔ آج مینے ایک سائنس نے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ انسان کے جسم میں تیرا دہ تر (غدد) گلینڈز ایسے ہیں جو رطوبت (ہارمونز) پیدا کرتے ہیں یہ انسانی جسم کی کیت و حیثیت کو درست رکھتے ہیں۔ ان رطوبت کے اخراج میں کمی، بیشی انسان کو بیمار، کمزور اور لاغر یا موٹا کر دیتی ہے۔

طریق علاج کا فرق:

ایلوپتھیک طریق علاج میں:- مرض کا علاج کیا جاتا ہے اور اسے دبانے یا ختم کرنے کے لیے جو دوائیں دی جاتی ہیں وہ جسم کے دوسرے اعضاء کی کارکردگی کو خراب کر دیتی ہے۔
دیسک طریق علاج میں:- مرض کے بجائے مریض پر پرجیٹ، مجموعی توجہ دی جاتی ہے اور اس کے دفاعی قوت (ایمن سسٹم - Immune System) کو اتنا قوی کر دیا جاتا ہے کہ وہ بیماری کے خلاف خود وہ جد کرے۔

ہومیو پتھیک طریق علاج میں:- مرض میں شدت پیدا کر دی جاتی ہے۔ جس کے سبب مرض کمپل کر نکھر جاتا ہے اور مریض بہتر ہو جاتا ہے، تاہم اثرات پھر بھی مکمل ختم نہیں ہوتے الا یہ کہ



طویل عرصے تک دوایں بدل بدل کر علاج کیا جاتا رہے۔
رے کی طریق علاج میں: کوئی دوا نہیں دی جاتی صرف توانائی (انرجی) منتقل کی جاتی ہے، چنانچہ رے کی کے کوئی ذیلی یا غراب اثرات (سائڈ ایلکٹ۔ Side Effect) نہیں ہوتے۔

رے کی معالج (ہیلر) کے لیے یہ جاننا یا اسے یہ معلوم کرنا کہ وہ جس فرد کا علاج کر رہا ہے اسے کیا اور کہاں تکلیف ہے۔ رے کی توانائی کی یہ خاصیت ہے کہ وہ جسم میں داخل ہوتے ہی خود بخود اسی جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں اس وقت اس توانائی کی ضرورت ہے صرف یہی نہیں بلکہ رے کی کی یہ توانائی اس اصل سبب، یا وجہ (روٹ، کاؤز) کو بھی اسی وقت ڈھونڈھ نکالتی ہے جس کی وجہ سے وہ شخص مرض یا تکلیف میں مبتلا ہوا ہے۔ البتہ رے کی ہیلر کے لیے شرط اولیٰں یہ ہے کہ اسے کوئی لالچ، طمع، حرص و ہوس نہ ہو، نہ وہ کسی منتفی خیالات کے زیر اثر ہو، نہ وہ (ہیلر، رے کی دینے والا) مریض کی منتفی کیفیت سے متاثر ہو جائے گا یا یوں کہہ لیجیے کہ مریض کی منتفی توانائی جو اس وقت مریض کی تکلیف کا باعث ہے ہیلر کے اندر منتقل ہو جائے گی اور بظاہر خود بیمار ہو جائے گا، اگرچہ ہیلر کی تکلیف عارضی اور وقتی ہوگی، لیکن مستقل منتفی سوچ اسے الجھن میں بھی مبتلا کر سکتی ہے، نیز رے کی کی توانائی اس سے روکنے والی نہیں جاسکتی ہے، سو کوئی سوچ سے احتیاط اور بے لازی ہے اسی لیے ہیلر کے لیے صرف غیر شرط و محبت ہی شرط اولیٰں ہے۔

ہمارا اور آپ کا ناصر وحی خدا ہو جو ہمیں شیخ اور دوسری برائیوں سے بچا کر رکھے، بے لوث، بے غرض غیر مشروط پیار، محبت، چاہت ہائے والا انسان اور ہیلر بنائے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ اللہ کی تمام مخلوق خاص طور پر چاند، پرند، پھول، پودے جو ہمارے ارد گرد موجود ہیں انھیں بھی اپنی ذمہ داری سمجھ کر ان سے اچھا برتاؤ کریں۔ اللہ ہمارا آپ کا اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ختم آمین

ہاتھ رکھا اور آکر کے لیٹ جانے پر مجبور ہوئے۔ اسی واقعہ پر "قرآن کی آیت ہے: انسان بے مبرا ہے" دوسرا واقعہ "ہاتھ و قاتل" کا ہے جس میں ہاتھ رکھ کر سے کی دی گئی۔ گرچہ وہ رے کی کے مقبوم سے واقف نہ تھے۔ قاتل ہاتھ کے قتل کے لیے چھپ کر جا رہا تھا، اس کا ٹھکانا پتھر کی خراشوں سے ڈھکی ہوا تھا۔ رگڑا، سہلایا، بوبایا اور پرسکون ہوا اس طرح نادانستہ رے کی دی گئی۔ نیوں، ویوں، صوفیوں اور بزرگوں کی روایت ہے اور رے کی ہے کہ وہ بچوں، بڑوں کو قتل دیتے، ان پر شفقت کا ہاتھ سر پہنچے پر رکھتے، سینے سے لگاتے، ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلاتے، رگڑتے وغیرہ، یہ بھی رے کی ہی کی ارفع مثالیں ہیں۔ پچھڑے تو اس سینے سے لگاتی ہے، پچھڑتی ہے، پیار کرتی ہے، یہ بھی رے کی ہی ہے، آپ کے داڑھے، سینے، ہاتھ، پییر یا کیس بھی درد ہوتا ہے، میں اسختی ہے تو آپ اپنا ہاتھ وہاں رکھ لیتے ہیں، وہاں سہلاتے ہیں، اسے دباتے ہیں اور نہ آرام پاتے ہیں، یہ بھی رے کی ہی کی مثالیں ہیں مگر قیاس یہ ہے کہ یہ نفعاً نہ سہیٹ سے حاصل کردہ تو انسانی نہیں بلکہ آپ کی اپنی جسمانی توانائی یا جسمانی قوت حیات ہے۔

اصل صورت حال یہ ہے کہ ہمارے جسم میں ہر عضو اپنے ایک مرکز سے منسلک ہے جنہیں ہم نغدد، پیکر، یا توانائی کا مرکز کہتے ہیں۔ جب ان مراکز، پیکروں، یا نغدد سے توانائی کا مسلسل کام کرنے والا نغدد کو رابطہ قائم ہو جاتا ہے، یا توانائی کے بہاؤ میں، جو ہمارے اندر ہر جاندار کے (وجود میں آتی ہے) جسم میں مسلسل دوڑ رہی ہے، ہم کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جسمانی خواہش، امراض، بیماری یا تکالیف شروع ہو جاتی ہے، یہ تمام کچھ کچھ ظاہری یا باطنی (یعنی جذباتی، دروہانی) میں کسی طرح کا یا کسی طرح بھی ہو سکتا ہے۔ رے کی ہی اندازوں، پیکروں، نغددوں یا مراکز کو متوازن کرتی ہے۔ ان مراکز کو ہم اپنے جسم کا پچھل بھی کہتے ہیں۔ یوں پچھل جس طرح آپ کا پی کی پچھل پر صاف ہوتا ہے تو آپ اپنے پی کی وی کے صفحہ کا رخ بدل دیتے ہیں، کیبل کی لائن ٹھیک کرتے ہیں یا پچھل پی کی وی کو ٹھیک کرتے ہیں تو پی کی کی تصویر، آواز صاف اور پروگرام واضح ہو جاتا ہے پی کی وی کی خرابی درد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہمارے جسمانی نظام کو رے کی بھی ٹھیک کر دیتی ہے اور ہم شفا یاب ہو جاتے ہیں۔ اسی اصول پر رے کی دینے والے (ہیلر) کے جھٹھلو رے کی ماسٹر: ٹیون کرتا ہے تاکہ وہ نفعاً میں موجود صرفت توانائی کو اپنے آپ میں سمو سکے اور اپنے علاوہ اپنے ہاتھوں کے ذریعہ دوسروں کو بھی شفا یاب کر سکے۔ رے کی

رے کی کی ابتداء کب اور کیسے

رے کی کا نام سنتے ہی ہمارے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ کیا یہ ہمارے مذہب و رسوم اور عقیدے کے اعتبار سے جائز و درست ہے، یا اگر ہاں تو کیسے؟
پہلے یہ جانیں گے کہ رے کی کیا ہے؟
رے کی جاپانی زبان کے دو لفظوں "رے" کی کا مجموعہ ہے۔ جس کا مقبوم ہے۔
(الف) کائناتی توانائی۔

(ب) قوت حیات یا یوں کہہ لیجئے قوت حیات کو متوازن کرنے کے لیے چھوٹا، سہلانا، دوبانا، رگڑنا اور پرسکون دینا۔
یہ قوت ہماری پیدائش کے ساتھ ہی مخلوق روحانی و مادی کی مخلوق ہے۔ ہر انسان کے ذہن و جسم کے امور کے لیے حسب ضرورت پوری دیتی ہے۔ یہ ہر وقت ہمارے پاس، ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ ہم زندگی کے افعال کو پورا کرنے کے لیے اسے متنازعہ خرچ کرتے ہیں کائناتی توانائی اسے پورا کرتی اور بھرتی دیتی ہے۔ لیکن جب بھی ہمارے کسی بھی جسم (ذہن) ظاہری جسم، ذہنی جسم، جذباتی جسم یا روحانی جسم میں اس قوت حیات میں کمی ہو جاتی ہے اور قدرتی طور پر موجود کائناتی توانائی اسے پورا نہیں کر پاتی تو اسے پورا کرنے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے یعنی کائناتی توانائی کو اپنی مرضی سے جسم میں بڑھایا جاتا ہے۔ اسے رے کی کہتے ہیں یعنی جسم کو ایک خاص طرح سے آرام میں چھوڑنے یا توانائی کی کمی کو پورا کرنے کو رے کی کہتے ہیں۔ ہم ازل سے رے کی کے مختلف طریقے پر عمل پیرا ہیں۔ جب آدمی تخلیق ہوئی اور ان میں خالق نے اپنی روح پھونکی تو۔ بد خدا کی مشق و خون ہر بنا شروع ہوا، جان آئی، جسم میں حرکت شروع ہوئی، ابھی آدھا دھڑ پیچھا رہا تھا کہ حضرت آدمؑ اپنے بیٹے، چھلے دھڑ بے جان تھا، کمر (کوٹھے) پر دو ٹوں

کے استعمال کی ابتدا کے بارے میں جیسا کہ میں نے کیا تھا اس علم یا توانائی کا اپنی تحقیق کے وقت ہی سے حضرت انسان نے استعمال شروع کر دیا تھا تاہم باضابطہ طور پر اس توانائی کے تقسیم کار مختلف انبیاء اور بزرگواروں کا اظہار ہوا جیسے حضرت یعقوبؑ و یوسفؑ کا واقعہ، جب حضرت یعقوبؑ کی روتے روتے آنکھیں بے نور ہو گئیں تو حضرت یوسفؑ نے والد کو اپنی قیاسی سمجھی جس سے ان کی بے نور آنکھیں منور ہو گئیں۔ اسی طرح حضرت ایوبؑ کا شدت مرض میں اپنی اہلیہ کے بالوں کا سہارا لینا، داؤدؑ و سلیمانؑ کا واقعہ، یحییٰؑ کی کبر کو جب سانپ نے ڈس لیا تو آپ ﷺ کا سانپ کے ڈسے پر لعاب دینا لگا تاہم جبریت کے وقت آپ ﷺ کا کفار کی جانب ٹھکر پلن کا اچھا نمونہ دینا وغیرہ۔ قرآن و احادیث میں ہماری سیکھ کے لیے اس قسم کے معجزات و واقعات کی بھرمار ہے، اور تو اور حضرت یحییٰؑ کو سحری کے طور پر دستِ شفا عطا کر دیا گیا تھا۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ حیاتی قوت کو کائناتی قوت کے ساتھ فضا سے محیط سے حاصل کر کے کسی دوسرے جسم یا جگہ منتقل کرنے کا نام رمے کی ہے، یا یوں کہہ لیجیے کہ کسی جان دار کے جسمانی پیکاز، غدود یا امرا کو ہم آہنگ کر دینے اور حسب ضرورت کائناتی توانائی کو اس کے قوت حیات میں جو کزور ہو مگر یہ مثال کے پھر سے توانا کر دینے کا نام رمے کی ہے، اسی لیے رمے کی صرف تندرست (کیوں نہیں کرتی بلکہ مشکل (تھیل) یعنی باطل شکل کو برقی ہے۔ لیکن کہ رمے کی جسم کو تمام کیفیات (بہا، بہا، باطل، ناکل، موافق، میں اور اور اور کیفیات) پر محیط نہیں ہوتیں البتہ رمے کے علاج کی تکنیک ضروری ہے تاکہ مطلوب توانائی کی کمی پوری ہو جائے۔

دوسرے تمام طریق علاج میں شفا کرنا ہے، جیسے، مریض کی ہسٹری لی جاتی ہے، کیفیات معلوم کی جاتی ہیں۔ مریض سے صبح و شام مرض کے کھنے پر ہنہ، چھوٹے، دانے، سیکھتے سہلانے سے مرض میں شفا یا کمی کے بارے میں جاننے کی کوشش کی جاتی ہے، پھر دوا دی جاتی ہے یہ صورت دیگر دوا نقصان بھی ہو چکا ہو، مرض بھی ہو سکتا ہے اور اللہ نہ کرے مریض حسیہ مشفق بننے پر اس دار فانی سے بھی کبھی کر سکتا ہے، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سڑے گئے ذم و ناسور یا چھوت کے امراض والوں سے دوسرے طریقہ علاج کے ڈاکٹر دور بھیجتے ہیں، جب کرے کی میں ایسا کچھ نہیں ہوتا، مریض سے کسی پوچھتا چھی ضرورت نہیں ہوتی، تاہی گھبرائے یا دور بھیجتے کی کیوں کرے کی جیلر (رمے کی کا معالج) جب بھی کیمیائی توانائی متاثرہ

فرد یا افراد کے جسم میں اس کی حیاتی قوت کو بُرا اثر اور طاقت ور کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کی مدد سے داخل کرتا ہے تو مریض کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی توانا ہوتا رہتا ہے، یا یوں کہہ لیجیے کہ کسی بھی شخص کے مرض کو مندر بل یا نزل کرتے ہوئے معالج (تھیل) کی غذا اپنی ذاتی امدادی قوت پر برقی رہتی ہے، جس کے سبب اس معالج (تھیل) میں کسی کو بھی جلد از جلد تھیلی اور مکمل شفا یاب کرنے کی صلاحیت کی گناہ ہو جاتی ہے اور مستحکم ہو جاتی ہے۔ رمے کی سے بیک وقت کی مریضوں کا علاج ایک ساتھ کیا جاسکتا ہے جو کسی دوسرے طریقہ علاج میں ممکن نہیں۔ یعنی گروپ کو بھی ایک ساتھ رمے کی دی جاسکتی ہے۔

دنیا کے کسی بھی طریق علاج میں یہ ممکن نہیں ہے کہ ڈاکٹر، معالج، حکیم، طبیب کسی کا علاج کرتے ہوئے خود یہ خود صرف مریض کو دوا، مچون، کلار یا جھاڑ چوک، دم، درد کر کے خود بھی زیادہ توانا و شفا یاب ہوتا جائے، بہرہ وقت ہشاش رے اور اسے کوئی کان (ٹارڈس) نہ ہو۔ یہ خود بھی صرف رمے کی معالج (تھیل) کو حاصل ہے کہ بغیر چاہے، سوچے، کچھ کھائے یہ خود یہ خود مدد دہندہ، توانا ہوتا جاتا ہے، اسے علاج کرتے ہوئے کسی کان نہیں ہوتی، وہ بہرہ وقت ہشاش رہتا ہے۔

رمے کی کی باضابطہ تاریخ تو اٹھارویں صدی سے شروع ہوتی ہے تاہم جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا حضرت آدمؑ سے حضور اکرم ﷺ تک تمام انبیاء کرامؑ کے طور پر رمے کی یا رمے کی وہی علاج ہے اسے خود بخود کرتے رہے ہیں۔

ان تمام انبیاء کرامؑ کا ہر عمل ہم انسانوں کے لیے مشعل راہ اور اہل ہای و پیر جاتی تھے ہے۔ اسی لیے آج بھی جب ہم رمے کی کے بارہ میں کچھ نہیں جانتے پھر بھی داؤد میں تکلیف ہو، سینے، پیچھے یا پیٹ میں درد ہو، کھینے، کھنی یا سر میں چوٹ لگے، الغرض جسم میں کبھی کبھی کچھ ہو تو ہم فوراً اپنا ہاتھ وہاں رکھ لیتے ہیں، ہاتھوں کی کشش یا گرمی ہو چاہے ہیں، سہلائے ہیں، دوہاتے ہیں اور فوری طور پر یقینی آرام پاتے ہیں، اسی طرح ماں اپنے بچوں کو سینے سے لگاتی ہے، ہم اپنے عزیز، دوست، رشتہ داروں کو کسی بھی امی ہوئی پر گلے سے لگاتے، دوا دہا بندھا لیتے ہیں تو وہ سب کافی حد تک پر سکون (ریلیکس) ہو جاتے ہیں۔ آخر کیوں؟ اس لیے کہ یہ سب بھی قوتِ توانائی (طاس انرژئی) ہی ہے جو ہم تک حضرت آدمؑ اور انبیاء کرامؑ کے سلسلے سے سینہ بہ سینہ پہنچ رہی ہے۔ ہم اسے رمے کی کا نام اس لیے نہیں دیتے کہ ذم و ناکل (بائی و رمے کی) کی دریافت سے پہلے واقف نہ تھے۔

(رے کی کی ابتداء، مضمون اسی کتاب میں موجود ہے۔)

رے کی یعنی ہاتھوں سے شغلیائی کا سلسلہ باضابطہ طور پر حضرت یحییٰ سے شروع ہوا کہ انھیں ہاتھوں سے شغلیائی کا حجرہ عطا ہوا تھا تاہم بے ضابطہ یہ سلسلہ حضرت موسیٰ اور کوثر (بودہ) (بودہ کثرت استعمال سے بدھ ہو گیا ہے) کے یہاں جاری تھا، ہاتھوں سے شغلیائی کے لیے ٹیکنک، اسپتال اور ادارے قائم تھے۔ ہم اللہ کے خلیفہ ہیں اور اللہ نے ہم انسانوں کو دنیا سخر کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے، رے کی بھی تخییر و تاختا کا ایک چھوٹا ٹکڑا ہے کہ انسان کو تاقوت، حیا، وچوبند کردو کہ وہ چاند ستاروں پر کندو اڑ سکے۔ اس مضمون کے ابتداء میں میں نے کہا تھا کہ رے کی ہمارے جسم کے ظاہری و باطنی (جسم ظاہر اور ذہن، جذبات و روح) دونوں نظام کو درست کرتا ہے کا مقصد یہ ہے کہ رے کی صرف جسم میں نہیں بل کہ ذہن و جذبات اور روح کو مہیا کر کے دلوں کو متحرک کرنا تیز سب سے بڑی، سب سے بزرگ و برتر ہستی، پائلن ہار کی قربت بھی بڑھا تا ہمیز کرتا ہے۔ ہم اپنے پالنے والے سے جڑ گئے تو بھلا دنیا کی بلائیں، بحر، جادو نظریاتی آزمائشیں اور کیفیات ہمارا کیا پکاؤ نکلتی ہیں، اس طرح ہم جسمی اور غیر جسمی دونوں طرح مکمل شغلیاب ہو جاتے ہیں۔ رے کی میں پراثر، مجاذب و پرکشش بناتی ہے، ہم میں بے حد بے حساب خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔ غرض یہ کہ رے کی میں ہر طرح کی باتیں ملتی ہیں اور ہر شے کا شغلیاب بھی۔

اگر آپ اب تک رے کی کی اس جادوگری اور فن سے واقف نہیں ہوئے کی سے ضرور مستفید ہوں۔ اللہ مکمل و بالاختیار ہے، خالق عالمین ہے۔ خالق ہے اسی لیے اس نے لوں کو قلم بنائے تا کہ اس میں بتائی جائے والی اشیاء کی ترکیب (فارمولے) کو ترتیب دیا جائے اور چون کہ سارا عالم تمام ارض و سماء محبوب خالق (اللہ) محمد ربی ﷺ کے لیے تحقیق کیا گیا اسی لیے اللہ نے اپنے ہی نام کے پہلے حرف "الف" سے آدم کو تخلیق کیا اور آدم سے اولاد آدم کی تحقیق کا سلسلہ شروع کیا تا کہ ان (اولاد آدم) میں "الف" سے ہی ایمان و ایمان پیدا ہو، یعنی وہ (انسان)۔ اولاد آدم (اللہ) کے وحدہ لا شریک ہونے پر ایمان لائے اور اسے (انسانوں)۔ اولاد آدم کو اس بات کا یقین حکم ہو کہ محمد عربی ﷺ صرف رسول و نبی ہی نہیں بل کہ اللہ کے محبوب خاص ہیں جن کا ہر عمل، ہر کہا، ہر حکم سب سے بالا و برتر ہے۔ اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو (کہاناو،) کہیں فرمایا: اللہ کے رسول اور اللہ کی اطاعت کرو: یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان میں

مر مفرق نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ نے اپنے نبی کو مرکز حید (کعبہ مکہ مکرمہ) سے ہجرت فرمانے کے اسباب پیدا کئے تا کہ آپ ﷺ کی دوسرے شہر کو نبوت، شریعت، طریقت کا مرکز بنائیں اور ہمیشہ ہمیش کے لیے آپ ﷺ کی الگ سے مرکزیت قائم ہو، جہاں دن رات رحمت لٹائی جاتی رہے کیوں کہ آپ ﷺ سارے جہاں کے لیے رحمت تھے، رحمت ہیں اور قیامت تک رحمت اور باعث رحمت رہیں گے۔ اگر سارے اربع و نجم ذرا بھی چوں چا کہ آپ ﷺ کی نبوت پر اسامہ صدف بھی کہہ دیتے، ذرہ بھر بھی اختلاف نہ کرتے تھے بھی اللہ تعالیٰ اپنے اسباب فرمادیتے کہ آپ ﷺ ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے تا کہ اللہ مالک الملک آپ کو محبوب کی شہرت کو دوام بخشنے، محبوب کے مرکز کو امر کر دے، اس کی شریعت و طریقت کو ہمیشہ کے لیے قائم کر دے اور جب بھی کسی ضرورت پڑے اسی کی جانب، اسی کے شہر کی طرف مراجعت ہو۔ مرکز اللہ، الگ اور مرکز محبوب الگ، الگ اہیت کے حامل ہوں وہ ایک دوسرے سے اس طرح جڑے بھی ہوں کہ انگو چاہے، مانے اس پر ایمان لائے بغیر تکمیل ایمان نہ ہو۔ رے کی بھی بے لوث، بے غرض محبت ہے اسے جتنا ایمان داری سے برتا جائے گا اتنا ہی جلد غلوں کو شک ہو چکا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رے کی پہ کچھ اشعار

دوسروں کو نہ غم دیا کرنا، پیار دشمن سے بھی کیا کرنا
گھیر لے جب تمہیں پریشانی، رے کی خود کو دے لیا کرنا
ہم نے جب بھی کسی کے شانوں پہ ہاتھ رکھا ہے
روح تک تا شیریں ہو چکی جاتی ہے رے کی کو تانائی کی
توانائی نکل رہی ہے مرے، ہاتھوں کے پور پورے
مرض کش رہا ہے، انھیں مر رہی ہے رے کی کے زور سے
توانائی بید رہی ہے مرے روم روم میں
رے کی نے کر دیا ہے گویا جادو مرے وجود میں

رے کی کی دریافت

رے کی ایک جاپانی لفظ ہے جس کا مطلب ہے آفاقی قوت حیات کی مکمل توانائی، یا یوں کہہ لیجئے ہاتھ رکھنا، سہلانا، دبانانا اور آرام بہہ جانا۔

رے کی میں سبھی طریقہ اپنایا جاتا ہے، اور ایک خاص طریقے سے اس قوت کا نئے نئے انسانی جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے تاکہ جسم انسانی میں پہلے سے موجود قوت حیات (لائف انرجی) کی کمی کو متوازن کر دیا جائے تو ہر بیماری کی جڑ ختم ہو جائے اور انسان صحت یاب ہو جائے۔ یعنی یہ کہ انسانی جسم کی حیاتی توانائی (لائف انرجی) کو متوازن کر دینے کا نام رے کی ہے۔

یہ توانائی (انرجی) انسانی جسم کی ساخت (خلیے) کے اختراعے چار شعبوں میں اثر انداز ہوتی ہے، یا یوں کہہ لیجئے کہ انسان کو چار کیفیتوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جہاں رے کی کی توانائی براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ سائنس کی تعلیم میں انسانی جسم کی ساخت کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے کہ جسم کی سیانی مادوں اور عضلات کا یا یوں کہنا، آگ اور مٹی کا مجموعہ ہے، عام لوگ صرف یہ جانتے ہیں کہ جسم مختلف اعضاء کا مجموعہ ہے اسی لیے جی بھی ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں تو ہماری سوچ غواہشات اور توقعات کے ارد گرد ہوتی ہے، کیوں کہ ہمارا جسم زندگی کے واقعات، خواہشات، برقیات اور احساسات وغیرہ کا ظاہر ہے یا ان سے ہی مربوط ہے۔

رے کی میں جسم انسانی یا قوت حیات کی کارکردگی کو چار شعبوں یا چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس سے کہ بھی انسان کا واسطہ پڑتا ہے یا انسان ساری زندگی انہیں کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے۔

- 1۔ جسم -- ہمارا ظاہری جسم (فزیکل بوڈی)۔
- 2۔ دماغ -- ہمارے ذہنی معاملات، افکار، نفسیات وغیرہ (منٹل بوڈی)۔

3۔ جذبات۔ ہماری معیشت و معاشرت، کمالات، رہائش، سہولیات، وغیرہ: (ایموٹینل بوڈی)۔

4۔ روحانیت۔۔۔ مذہب سے تعلق "کسی بھی مذہب سے" (اسپرینٹل بوڈی)۔

ہم کچھ نہ کچھ عبادت گزار ہوتے ہیں، کچھ ہم سے زیادہ عبادت گزار ہوتے ہیں یا طریقے اپناتے ہیں اور ہمیں متاثر کر سکتے ہیں یا ہم ان سے متاثر ہو جاتے ہیں اچھی یا بری، خیر یا شر، کسی بھی شکل میں۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم نیکی کی راہ اپناتے ہیں یا بدی کی راہ۔ روحانیت سے مراد راہنمائی کرنے والے اور کسی ابدی طاقت پر یقین بھی ہے۔

ہمارے اندر موجود قوت حیات کا توازن جسم کے کسی بھی حصے (شعبے) جسمانی، دماغی، جذباتی یا روحانی میں کم یا زیادہ ہو سکتا ہے جس کے سبب ہمارے جسم، مزاج، رویے، تعلقات اور مالی حالات پر اثر پڑتا ہے۔

رے کی ایک قدیم جاپانی علم ہے۔ اس علم کے آغاز کا درست تعین مشکل ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کی شاہی کے ساتھ ساتھ دوسری بہت سی چیزوں کے علاوہ علم رے کی کے دستاویزات، قلمی نسخے، معلومات وغیرہ بھی ضائع ہو گئیں اور یہ علم صرف سینوں میں محفوظ رہا، دوسری طرف 1192ء میں جب قلب الدین ایک نے ہمارے حق کیا (اس وقت جاپان میں کر شاہ جہان کو یک سالہ راجہ تھا، ہائی پیرا، ہمارا کردار تھا تو ہمارے پیش تر علاقے تہہ تیغ کر دیے گئے، دنیا کی مشہور لائبریریوں کی (کیا) بھی خاک میں ملا دی گئی، بودھ مجسموں کو کٹ کر مٹی کر دیا گیا، اور تمام کتابوں کو آگ لگا دی گئی، اس طرح بودھ سے متعلق مواد مل کر خاک ہو گیا۔ اس وقت تاندرہ (کیا، ہمار) یونیورسٹی میں فنانس کا بورڈ بھی جاتی تھی اور دنیا کی چند ہی یونیورسٹی میں سے ایک تھی۔

رے کی کی تاریخ کے امرے کی حوالے سے یہ بات ہی ہم تک پہنچی ہے کہ انیسویں صدی میں جاپان میں جاپان کے ایک کرکٹ اسکول کے سربراہ ڈاکٹر میکاویسکی جو مذہب کے استاد، عالم، محقق ہونے کے ساتھ ساتھ خود بھی مذہبی شخص تھے۔ ایک دن ان کے شاگردوں نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ عیسائی کے مجوزے (دست سیجائی، شفا یابی) پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ انھوں کو پینا کوڑھیلوں کو شفا یاب اور مریمینوں کو صحت یاب کر دیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر میکاویسکی نے ہاں میں جواب دیا۔ شاگردوں نے پھر پوچھا وہ یہ کام کیسے کرتے

تھے۔ ڈاکٹر لیوئی نے کہا شاید اپنے باپ (اللہ) کی مرضی سے۔ شاگردوں نے پھر کہا، جب دنیا میں کسی نبی کو مجروح دیا جاتا ہے تو وہ ساری دنیا اور قوموں کے لیے ہوتا ہے پھر میں یہ خصوصیت کیوں نہیں۔ ڈاکٹر لیوئی نے فرمایا ہم بدی میں گھر چکے ہیں۔ شاگرد بولے! ہم آپ کو سالوں سے جانتے ہیں: آپ ایک طبیب تھے بھی، کافی عبادت گزار بھی اور دنیا داری سے دور بھی: کیا آپ یہ کام کر سکتے ہیں؟۔ ڈاکٹر لیوئی بولے نہیں۔

جاپانیوں کا دعوہ ہے کہ ڈاکٹر لیوئی، بودھ تھے، اور یہ سوال، جواب کو تم بودھ سے متعلق تھا۔ تاریخی حقیقت یہ بتاتی ہے کہ گوتھم بودھ کسی ان ہی صفات کے حامل تھے۔ صرف مردے کو زندہ کرنا اور انھوں کو یہ جان کرنا آپ کے اختیار میں نہ تھا۔ اس سے قبل موتی کے دور میں بھی ہاتھوں کے ذریعہ شفا یابی کا یہ سلسلہ موجود تھا کہ اس طریق علاج کے لیے تعلیمی و شفا یابی (ہسپتال) کے مراکز بھی تھے۔ کسی بھی نبی کو مجروح اس زمانے کے حالات، واقعات اور لوگوں کے طلب کو سامنے رکھ کر ہی دیا جاتا ہے، یا قوم میں اس وقت جو کچھ رائج ہوتا ہے، اس میں مزید اضافہ کر کے دیا جاتا ہے، جیسے جادو کا عام دور اور دھاتو موتی کا جادو ماحول، بالکل اسی طرح جیوتی کو ہاتھوں کے ذریعہ کسی مردے کو زندہ کرنا، یا اندھے کو آنکھوں والا کرنا، کوڑھیوں اور برص والوں کو شفا یاب کرنے کا مجروح ہاتھ کیوں کہ اس زمانے میں ہاتھوں کے ذریعہ ہاتھوں کو صحت یاب و شفا یاب کرنے کا سلسلہ عام تھا۔ جس کی کوڑی موتی کے آخری دور سے چلتی ہے، بہر حال ڈاکٹر لیوئی کے ذہن میں یہ سوال کہ آپ کے ہاتھوں میں شفا یابی کی تاثیر کیوں نہیں ہے، کا ثابین کر چیتا رہا۔ ملازمت ترک کی اور ملک ملک، گاؤں گاؤں، شہر شہر جگہ جگہ غرض دیا گئے، آخر تک ہار کر آپ نے امرے کا جا کر تعلیمات مسیحی اور مجروح یعنی کے بارے میں جان کا رے کے لیے مختلف اسکول، کالج اور گرجے دیکھنا سنا (عیسائی معبد) میں وقت صرف کیا، وہاں کچھ نہ ملا۔ انھیں بودھ کی تعلیمات خاص کا مشورہ دیا گیا۔ واپس جاپان آ کر انھوں نے بودھ عبادت گاہوں (چکڈا) کے چکر لگائے لیکن وہاں بھی کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس وقت تعلیم بودھ میں انسانی جسم کے بجائے انسانی روح کی درستی کی فکر کی جاتی تھی یعنی خدا خداؤں کی نہیں صرف اخلاق و سعادتی دنیاوی زندگی کا حاصل تھا، اس طرح سے انھوں نے لیے لیے امراتے بھی کیے، اور کئی زبانیں بھی سیکھیں، ان میں ایک سنسکرت زبان بھی تھی کیوں کہ بدھ مت کی زیادہ تر تعلیمات آریائی زبان میں

تھی، یعنی سنسکرت، ویدک اوستائی اور پراکرت زبانوں میں تھی، جس میں سے سنسکرت کے آثار اب بھی ملتے ہیں۔ پھر انھیں کی عیسائی خانقاہ (Monastery) میں تبت کی کچھ قدیم تحریریں ملیں یہ تحریریں بھی تبتی سنسکرت میں تھیں، جس میں رے کی ہاتھوں سے شفا یابی کے کچھ کچھ رموز تھے، تاہم ان کا ترجمہ ممکن نہ تھا کیوں کہ ان میں موجود بلنچ اور جامع اقوال کے لیے کچھ اشارے اور کیمرے میں مخصوص تھیں۔ اس تحریر کے مطالعے کے بعد انھوں نے طویل مراقبے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ ان رموز سے آگاہ ہو سکیں۔ انھوں نے اس خانقاہ کے تینوں رے کیوں: کہاں پہاڑوں کی بلند یوں پر چار ہاں اور 21 روز کا طویل چلے کر دن کا، اگر میں 22 روز کے بعد بھی واپس نہ آیا تو آخر میری لاش اٹھا لے گا۔

جاپان کی بلند ترین پہاڑی کی چوٹی پر جا کر ایک بتے جیسے کے قریب آپ نے اپنے لیے ایک جگہ منتخب کی تاکہ بغیر کچھ کھانے پانی سے گزارہ نہ ہو۔ 21 پھر دنوں کا حساب لگانے کے لیے جن کے لیے اور شال کی جانب رخ کر کے مراقبے کا آسن بجالایا۔ روز ایک پھر آپ پیچیک دیتے تھے، 20 روز تک کچھ نہ ہوا، 21 ویں روز پھر پیچیک دیتے تھے آپ بہت پر امید تھے کہ آج مجھے اپنی جس خیمہ کا جواب ضرور مل جائے گا۔ آخری پھر پیچیک دیتے تھے کہ غوری کچھ نہ ہوا تاہم آپ نے اپنا کارڈ جا کر رکھا۔

آخری شب، ڈاکٹر لیوئی نے دیکھا شالی افق سے روشنی کا ایک گولہ ان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آپ نے ہمانکا یا چھپ نا جا یا پھر خیال آیا شاید یہ وہی روشنی ہے جس کی مجھے تلاش ہے اور جس کے لیے میں نے طویل و بغیر کچھ بہت کا دینے والا مراقبہ کیا ہے۔ الغرض روشنی کا وہ گولہ ان کے ماتھے پر آگیا، انھیں محسوس ہوا کہ ان کے چاروں طرف تو سقوح کے رنگ بنیوں کی شکل میں پھیل گئے ہیں، ان بنیوں میں انھیں دوسرے کی اہم رموز کے ساتھ رے کے وہ رموز اور سبب زہنی واضح اور مکمل نظر آئے جو انھوں نے تبتی دستاویزات میں دیکھے اور پڑھے تھے اور ان کی سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ اب وہ تمام دستاویزات اور ان کا مضمون اب پر واضح ہو چکا تھا بل کہ ان سے متعلق ہدایات بھی ان کے دل میں رچ بس گئی تھیں جو انھیں بنیوں میں نظر آتی تھیں۔

پہاڑ سے واپس آ کر آپ نے سب سے پہلے ایک ایسے شخص کا علاج کیا جس کے پیچ کے بائیں ٹوٹ گئے تھے، خون آلود تھے اور تکلیف دہ رہے تھے جو آپ خود تھے۔ (خوشی کے سبب

تیزی سے پہاڑی سے اترتے ہوئے آپ کا تیر پٹ گیا، شدید جھوٹ آئی اور انگوٹھے کا باخنی بھی ٹوٹ گیا، جس کے سبب ڈنچی ہو گئے۔ پھر آپ نے اپنی اس فٹا بہت کا علاج کیا جو 21 روز کی فاقہ کشی کے سبب ان پر طاری تھی۔

ڈاکٹر بیوٹی نے فیصلہ کیا کہ انھیں جو کالہ پی ہے اور ہاتھوں کو شفا یابی کی جو خصوصیت ملی ہے اس کے ذریعے عام لوگوں کو جلد از جلد فائے واپس پانچا جائے۔

آپ ٹوکیو کے ہسپتالوں اور غریبوں کے علاقے میں جا جا کر ان کا علاج کرتے اور انھیں علاقے کے پادری کے پاس بھیجتے رہے تاکہ ان کی ملازمتوں کا بندوبست ہو سکے۔ اس زمانے میں لوگ ملازم یا ملازمتوں کے لیے پادری، مگر جاپان خان کا ہوا سے رجوع کیا کرتے تھے۔ 7 سال بعد ان پر یہ راز فاش ہوا کہ شفا پانے والے وہ لوگ محنت مزدوری کرنے کی بجائے بھیک مانگتا زیادہ آسان جانتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اپنی پرانی کیفیت و حالت پلوت ناپا جتے تھے، تاکہ لوگوں میں ان کے لیے رحم دلی کا جذبہ ابھرے۔ ان کا کہنا تھا کہ دنیا بوی سنگدل ہے، محنت و مشقت سے روزی کما نا مشکل ہے۔ انھیں صحت کا جو کراں قدر کھانا ہے وہ ان کی روزی کمانے کے لیے دشواری کا سبب ہے۔

ڈاکٹر بیوٹی صاحب کو بڑا خوش حال تھا وہ (مستحق) کی طرف سے ملے ہوئے دوسرے کی صلاحت پانے سے لے کر ایک تک کے معاملات پر غور کرتے رہے۔ ان پر یہ بات واضح ہوئی کہ انھوں نے لوگوں میں تفکر، احسان مندی، انکساری اور قناعت پسندی کا جذبہ ابید انھیں کیا، یعنی انھوں نے صرف جسم پر توجہ دی اور روحانی اقدار و انسانیت کو نظر انداز کر دیا، اسی لیے لوگوں نے قدرت کی عظیم نعمت و شفا یابی کی قدر نہیں کی۔

اس کے بعد ڈاکٹر بیوٹی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی اقدار کی تبلیغ بھی کرتے رہے۔ اس کے لیے انھوں نے مسلسل سفر جاری رکھا۔ دوران سفر ان کی ملاقات جاپانی بحریہ کے محفوظ (زرزرو) دستے کے نول کمانڈر ڈاکٹر چوہرہ جی شیشی سے ہوئی جو کھانا تہی نہ تھرانے کے تعلیم یافتہ بحریہ (نیوی) کے افسر تھے۔ ڈاکٹر جی شیشی رے کی کرامات سے بے حد متاثر ہوئے اور ڈاکٹر بیوٹی کے شاگرد بن گئے۔ یہ ڈاکٹر بیوٹی کے شاگردوں میں سے انکو تھے شاگرد تھے جن میں جاپانی ملی۔ ڈاکٹر بیوٹی تو سفر کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے لیکن ڈاکٹر جی شیشی نے ٹوکیو میں شاہی محل کے قریب اپنا

کلینک کھول لیا۔ جہاں انھوں نے کلینک کے ساتھ ساتھ کئی شاگرد بھی بنائے۔ ڈاکٹر جی شیشی کا انتقال 10 مئی 1940ء میں پیدا کردہ حادثے کے سبب ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دوسری جنگ عظیم میں جاپان کی شمولیت یقینی ہو گئی تھی، جس میں تمام مخصوص (زرزرو) فوجیوں کی کلنگی لازمی تھی، جنگ میں قتال و جدال اس کا لازمی جزو ہے، اور ڈاکٹر جی شیشی رے کی معالج بننے کے بعد لوگوں کا دل نہیں چاہتے تھے کہ ظلم رے کی میں رکھ دے نا تکلف ہو، نچوٹا مصلحتی ہے۔ ڈاکٹر جی شیشی کے شاگردوں میں مسز کناکاسہ سے ہونہار تھیں۔ ہوائی میں رہتی تھیں۔ جسم امراض تھیں۔ ڈاکٹر نے کب دیا تھا کہ ان کی زندگی محدود ہے۔ وہ آپ نے عزیزوں سے ملنے ٹوکیو آئیں، جہاں انھیں اسپتال میں داخل ہونا پڑا، ڈاکٹر نوں نے آپ رے میں جج ویز کیا۔ آپ رے شے سے قتل ان سمیت کئی لوگوں نے آواز سنی: آپریشن ضروری نہیں ہے۔ مسز کناکاسہ کی خاتون تھیں، انھوں نے دواؤں پہ انھار کیا اور آپریشن سے ان کا رکرو کیا۔ کچھ دنوں بعد مسز چوہرہ گیا، علاج، جاپان صرف آپریشن ہی تھا۔ آپریشن کی میز پر مسز کناکاسہ اور ہاں موجود اکثر نوں نے بھی بہت واضح اور تھیں آواز سنی: آپریشن ضروری نہیں ہے، کچھ دیر کی چوکیوں کے بعد آپریشن پھر ملتی کرنا پڑا۔ آپ کے عزیز آپ کو ڈاکٹر جی شیشی کے کلینک لائے جہاں آپ تیزی سے ہر مرض سے نجات پائی گئیں۔ مسز کناکاسہ نے صحت یابی کے دوران دوسرے درجے تک کی تربیت لی اور ہوائی ٹوٹ گئیں۔ ایک دن مسز کناکاسہ نے خانا (غواب) میں دیکھا کہ ڈاکٹر جی شیشی اسے جاپان میں ہیں۔ وہ جاپان کو بھیج دو ڈاکٹر جی شیشی کو توئی کتا جس میں بیویں پایا۔ ڈاکٹر جی شیشی نے مسز کناکاسہ کی تربیت مکمل کی اور ایک حق ریب کا اہتمام کیا، جس میں رے کی کے تمام ماسٹر کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر جی شیشی نے رے کی کی قیادت مسز کناکاسہ کے پردی، اسی موقع پر ڈاکٹر جی شیشی نے یہ اعلان کیا کہ وہ اپنے جسم میں خون کی 3 ٹالیوں کو پھا کر خدشہ کشی کر لیں گے حق ریب جاری تھی کہ جسم کی گتیں نہیں اور وہ ان قتال کر گئے۔ مسز کناکاسہ کے ذریعہ رے کی کا ظلم جاپان سے آم رے کا بیوٹا۔ مسز کناکاسہ نے اپنی بار بھیج کے لیے ہوائی کے کبلی فورنیا کا ان خطاب کیا۔ وہاں رے کی کی تربیت گاہ قائم کی جہاں دوسروں کو رے کی کی تعلیم دے نے گئیں۔ 1980ء میں مسز کناکاسہ نے وفات پائی اس وقت تک آپ نے رے کی کے ہزاروں شاگردوں میں سے مکمل تربیت صرف 22 شاگردوں کو دی تھی اور وہ 22 رے کی کے مکمل ماسٹر بن چکے تھے۔ ہم انھیں 22 ماسٹروں سے سکھائے ہوئے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

Our Reiki Lineage ہمارے کی کا شجرہ

ڈاکٹر میکاؤ یسوی۔۔۔ یسوی نے منت ساجت کے بعد صرف ایک جانشین بنایا وہ تھے ڈاکٹر چوچی رو جیاشی ڈاکٹر جیاشی نے ڈاکٹر گرو بنائے لیکن اپنے تمام علم سے صرف سزنگا کو ہی نوزا۔ ڈاکٹر گرو بنائے رے کی کو علم کا درجہ دیا اور تعلیمی ادارہ Institute قائم کیا۔ سزنگا نے 11 شاگرد بنائے ان 11 شاگردوں کے ہم سب شاگرد ہیں۔

ترتیب کچھ یوں ہے

- 1- ڈاکٹر باربرا پی، 2- فلیسیلی فورموتو، 3- جون لٹز، 4- فلورنس اونٹل، 5- جیری فارلے، 6- کلرینی این مارٹن، 7- بیٹی کولین، 8- کارلوک مین، 9- ٹیری نیوے، 10- فرانسس سینٹ سیمون، 11- الیزبتھ نیوے۔ تمام رے کی شاگرد۔۔۔ ہم اور آپ

Dr.Mikao Usui, have 1 student Dr.Chiruji
Dr.Chirujiro, have 13 students, But he Transfer
Power to Mrs. Takata only. Mrs.Takata have 11
Students.

Those are as under.-

- 1..Dr.Barbara Pay, 2..Phylis Lei Furumoto, 3..John Latz, 4..Florance O'Neal, 5..Jerry Farley, 6..Carlo Mc Man, 7..Clarity Ann Martin, 8..Besty Coffman, 9..Tarry Neaves, 10..Francis Saint Simon, 11..Elizabeth Neaves.

THEN ALL REIKI MASTERS AND We are Here

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رے کی کیا ہے؟ کیا یہ جادو ہے؟

رے کی ایک جاپانی طریقہ علاج ہے، اس طریقہ علاج سے موت کے علاوہ ہر مرض، ہر الجھن، ہر پریشانی، اور ہر مگر سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ رے کی زندگی کی توانائی کی کی کو فضا میں موجود توانائی [کاسمک انرجی] سے پورا کر کے ہمیں ہر مشکل اور ہر بیماری سے نجات دلا دیتی ہے۔ یہ کاسمک انرجی، رے کی انجی، ایک خاص طریقے سے حاصل کر کے اپنے ہاتھوں کے ذریعے بیمار و متاثر کے جسم میں بہو بچا دیتا ہے۔ کاسمک انرجی یا رے کی کی یہ توانائی ہمارے اندر موجود جسمانی بیماری، ذہنی پریشانی، معاشی اور معاشرتی دشواری اور کسی بھی روحانی الجھنوں سے بچاتی، بیماری کو ٹھیک اور ہر مسئلے سے بچھٹا کر دلا دیتی ہے۔

دھن میں فعال یا بچھڑنے سے کہ یہ جادو ہے، نہیں! جادو سراسر جادو ہے، یہانی سے شروع ہوتی ہے اور میرانی ہی سے پہنچتی پہنچتی ہے جب کہ رے کی خیر ہے، جس چیز سے بھلائی اور خیر ملتی ہو وہ جادو نہیں ہو سکتی۔ جادو، بدی، نفرت، موت، ذلت، تباہی اور بیماری کے اثرات لاتا ہے جب کہ رے کی محبت، درگزر، معافی، شفا کے اسباب فراہم کرتا ہے اور انسان کے دل میں یہ احساس اجاگر کرتا ہے کہ وہ توانا، درست اور صحت مند ہے۔ ہوتا ہے کہ رے کی سے ملنے والی توانائی جب جسم میں داخل ہوتی ہے تو جسم میں موجود گتے کو ٹوٹی (کالک یا خنثی اثرات و خیالات)، جراثیم، شراب، مادہ دہانہ کو بھگانا اور درگزر شروع کر دیتی ہے اور خود اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ اسی طرح جسم میں موجود وہ خاص شش جو دوسروں کو ہماری طرف اور میں دوسروں کی طرف متوجہ کرتی اور میں ان کی طرف یا ان کو ہماری طرف کھینچتی ہے جس کی وجہ سے ہم سے یا ہم، لوگوں سے ملنے، تعلقات رکھتے، ان سے کوئی کام لینے یا ان کو ہماری کام کرنے سے منع ہو جاتا ہے، انکار کرتے یا گھبراتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں ہمیں ملازمت یا نوکری کے لئے جاتے ہیں تو ملازمت یا نوکری نہیں

ملتی، یا کسی کاروبار میں ہاتھ ڈالتے ہیں تو اس میں نقصان اٹھاتے ہیں یا کاروبار مند ہوجاتا ہے، اسی طرح ہمارے آپس کے تعلقات، معاملات، دوستی، رشتہ داری خراب ہو جائے، رشتہ نہ ہوتا ہو، اولاد نہ ہوتی ہو وغیرہ۔ اسی طرح روحانی معاملات میں جنس ہم اثرات، بندش، چادوٹو، ناٹوٹو یا آن ہونے واقعات کا دم دیتے رہے کی تو انسانی ان کی جگہ لے کر انہیں اور وہاں موجود خرابیوں کو آہستہ آہستہ دور بھگا دیتی ہے اور ہم یا ہمارا جسم تک ہوجاتا ہے یا ہم ہر مشکل پر قابو پا لیتے ہیں نیز انہیں اور پریشانیوں سے باہر نکل آتے ہیں۔ یعنی یہ کہ جب جسمانی نظام غیر متوازن ہوتا ہے تو رے کی کی تو انسانی ہمارے جسمانی نظام میں داخل ہو کر جسمانی نظام کے ٹکڑ اور توازن کو درست کر دیتی ہے اور ہمارا جسم پھر سے فعال، چاق و چوبند ہوجاتا ہے، ہم صحت مند ہوجاتے ہیں اور ہماری ہر طرح کی الجھن، نگری پریشانی ختم ہوجاتی ہیں۔

رے کی جسمی کے مجزوی کی طرح کا علاج ہے۔ یہ جسم پر ہاتھ رکھ کر کیا جاتا ہے۔ رے کی کی سائنس کے مطابق ہمارے جسم میں کچھ ہم خود ہیں جو مستقل حرکت میں رہتے ہیں ان کی حرکت میں جب بھی کمی سستی، کمی یا فرق پڑتا ہے تو ہم امراض، دشواری اور پریشانیوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ رے کی سے ملنے والی تو انسانی اندر تو حرکت کو دوبارہ تیز اور متوازن کر دیتی ہے جس کے سبب ہم پھر سے امراض سے محفوظ رہیں اور پریشانیوں سے نجات پانے میں اور بچنے میں تندرست و توانا ہوجاتے ہیں۔

رے کی بیک وقت جسمانی امراض، ذہنی مسائل، معاشرتی و معاشی دشواریوں اور روحانی مسائل جیسے اثر، بندش، چادوٹو، ناٹوٹو وغیرہ کو براہ راست تو انسانی پنچا پوج کر ہمیں تمام الجھنوں سے باہر نکال لاتی ہے اور ہم پھر سے ٹول ہو کر معاشرے کے اہم فرد بن جاتے ہیں یعنی رے کی سائنس کے مطابق ہماری لائف انرجی (دنیوی زندگی، روح یا جسم یا حرارت زندگی) میں خلل پڑ جاتا ہے تو رے کی کی تو انسانی اس خلل کو دور کر کے ہمیں پھر سے تروتازہ کر دیتی ہے۔

رے کی بہتیرے علوم کا مجموعہ ہے، جیسے یوگا، مسیڑیم، ٹیلی پتھی، میڈیٹیشن (مراقبہ) مساج، ایکوپنچر، کھڑکھریز، میکینک، تھراپیز، اروما تھراپیز، داؤغ تھراپیز وغیرہ (رنگ، مٹھاپٹس، خوشبو، پانی وغیرہ) سے علاج۔ یہ تمام اور ان ہی کی طرح کے مزید کئی علوم رے کی کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ہیں۔ جنہیں کچھ لوگ الگ الگ اپنا کاروبار مہارت حاصل کر کے شہرت و نام کما رہے ہیں۔

شفایابی یقیناً اللہ کی جانب سے ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں "اور جب میں بیمار ہوا ہوں تو ہی (اللہ) شفا دیتا ہے" اسی لیے رے کی ٹیکل اور رے کی ماسٹر رے کی دیتے ہوئے یعنی ہیپنگ کرتے ہوئے اللہ کے عطا کردہ ان تمام علوم سے استفادہ کرتا ہے اور رے کی کی مکمل توانائی سے تیز ترین اور مکمل شفایابی فراہم کرتا ہے اسی لیے رے کی کی شفایابی یا توانائی بہت تیز اور جادووار ہوتی ہے۔ رے کی بات یہ ہے کہ رے کی میں کوئی سائیلنٹ یعنی ذیلی اثرات نہیں ہوتے ہیں۔ اس طریقہ علاج میں کوئی چیز ٹھنکی، ٹھنکی، لگانی، پٹنی، پھونکی یا دم کرنی نہیں ہوتی ہے بل کہ سبک اندازی (فضا میں موجود توانائی) کو خاص طریقے سے حاصل کر کے اپنے یا مطلوب کے جسم کو فراہم کر دیا جاتا ہے۔ رے کی کے نتائج ہمیشہ صحت اور شفا کے ہوتے ہیں اسی لیے یہ اللہ کی جانب سے خیر کی قوت اور خیر کی توانائی ہے۔

جولوگ رے کی یا رے کی کی تو انائی کے بارے میں شکوک میں مبتلا رہتے ہیں اور باتیں جناتے ہیں ان کے لیے یہ مثال کافی ہے کہ جب آپ اسپتال جاتے ہیں انکسے کر داتے ہیں، وہاں شعائیں نظر نہیں آتیں لیکن آپ کے اندرونی جسم کی تصاویر اتر آتی ہیں تو کیا وہ بھی جادو یا نظر کا جوک یا خرافات ہے۔

رے کی کی تو انائی حاصل کرنے کے لیے رے کی ٹیکل یا رے کی ماسٹر چوکورڈز (مرز یہ الفاظ) اور ٹیکل مقدس خاکے استعمال کرتا ہے اور نقصان موجود کائے غائی تو انائی سے اس کا ادائی جانے والے کوڈز و رز کی بنیاد پر رابطہ ہوجاتا ہے اور کائے غائی تو انائی (رے کی کی تو انائی) اس کے بدن میں داخل ہونے لگتی ہے۔ رے کی ٹیکل سراسر اس تو انائی کو اپنے ہاتھوں کے ذریعے اپنے مریض/روبو کی جسم میں منتقل کرتا ہے۔ چاہے رے کی ٹیکل اپنا ہاتھ معمول امراض کے جسم پہ کھین بھی رکھے یہ تو انائی وہاں سے سر (کراؤن چکرا) کی جانب جاتی ہے پھر وہاں سے اپنے متعین کردہ راستوں سے غز کر کوئی یعنی جسم کے مختلف حصوں سے گزرتی ہوئی جسم میں موجود تمام کٹافوں کو اپنے ساتھ لے کر بچوں سے نکل جاتی ہے۔ تو انائی کا یہ حصول رے کی کے کوڈز و رز ادائی کرنے یا سبیل زبنا سے اسی طرح سر (کراؤن) کے ذریعے جسم میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہے جس طرح ہم بیرون شہر افون کرنے کے لیے پہلے کچھ کوڈ نمبر (مرز یہ ہندے سے ملاتے ہیں، پھر شہر کا کوڈ، پھر خطہ پر نمبر ملتا ہے، دوسری جانب ٹھنکی ٹھنکی لگتی ہے اور رابطہ قائم ہوجاتا

ہے۔ یا انٹرنیٹ پر آپ کو اپنا پاس ورڈ دے لکھا ہوتا ہے، ہون، ہوائر لیس، ٹیلی گرام کے موجود نے ایسی شعلوں کو دریافت کیا جن پر آواز سفر کرتی ہے۔ اسی تکنیک کو بنیاد بنا کر فون ایجاد ہوا بالکل اسی طرح رے کی کے تحقیق کو ایسے الفاظ حاصل ہوئے جس کے ادا کرنے سے کائنات کی توانائی (کاسک انرجی) اس میں سما جاتی ہے اور اس کے ہاتھوں سے توانائی اکتشافی کا سرچشمہ چمکنے لگتا ہے۔ اور وہ پکارا مچتا ہے۔

لہریں (انرجی) اتر رہی ہیں مری پور میں
میں بہر ہا (ری) ہوں توانائی ورے کی کے زور میں

یہ توانائی اکتشافی جسم کے کمزور، پیار، بٹ پھوٹ کا شکار، خستہ حال، ان ہونے واقعات و اسباب کا مائل، سستی، بے دلی، لوگوں سے تنفر وغیرہ وغیرہ جذبات و کیفیات ابھرنے والے حصے میں سما جاتی ہے اور انسان کے اندر قدرت کی عطا کردہ خود کار نظام کو توانا کر دیتی ہے۔ اس طرح انسان آہستہ آہستہ صحت مند ہونے لگتا ہے، اس کی کیفیات میں درنگی شروع ہو جاتی ہے اور جسمانی و غیر جسمانی حالات بتدریج ٹھیک ہونے لگتے ہیں۔

درستی اور اکتشافی صرف اللہ کی جانب سے ہی ہوتی ہے۔ اس کے طرے ہیں۔ کوئی ہو یہو چٹک کی کوئی کوئی لکھتا ہے، کوئی اکتشافی کی لڑوئی کوئی کوئی کچھش کوئی تو یہو ہوم وغیرہ۔ یہ سب اکتشافی کے مختلف طرے اور ذریعے ہیں، بالکل اسی طرح رے کی کی ایک ذریعہ ہے۔ رے کی کا لفظی ترجمہ معنی زبردست (ذخشری) میں موجود ہوگا، لیکن اس ترے سے علم رے کی کی وضاحت یا تعریف مکمل نہیں ہوتی۔

رے کی ایک نئی علم ہے۔ اس کا تعلق Occure or Occult science پر اسرار اور ہو جانے والی سائنس (سے) ہے۔ اور یہ صرف انسان ہی نہیں بل کہ ہر چھند، چھند، درند، مقام درخت، پودے اور شرارت الارض وغیرہ سب میں اضافی توانائی پیدا کر کے زندگی کی حمایت و بر حادتی ہے جس کے سبب اس جسم میں جسے رے کی دی جا رہی ہے وہ جسم چاہے کوئی بھی ہو (انسانی یا غیر انسانی، جانور، درخت وغیرہ) خوش گوار تبدیلی شروع ہو جاتی ہے، اس میں صحت و زندگی کی اہمیت کا احساس بڑھنے لگتا ہے اور اس کی تمام جسمی و غیر جسمی الجھن دور ہو جاتی ہے۔ رے کی خیر و بھلائی کی توانا لہریں ہیں، جس سے فضا بھری ہوئی ہے، بل کہ یوں سمجھ لیجیے،

کاسک انرجی یا فضا کی توانائی اصل میں خیر و بھلائی، محبت، چاہت، ایمانیت، صحت اور خوشبو کی انتہائی طاقت و لہریں ہیں جن میں رے کی ماسٹر یارے کی کی بطور ایک خاص طریقے سے ضرورت مند جسم کی روح میں منتقل کرتا ہے جس سے روح صحت مند ہو کر ظاہری و باطنی جسم کی تعمیر شروع کر دیتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے "رے کی محبت ہے، رے کی طاقت ہے، رے کی خوش ہو ہے، رے کی صحت ہے، رے کی توانائی ہے۔ توانائی کی یہی لہریں اگر برائی اور شر کے لیے استعمال ہونے لگیں تو خطرناک جادو اور غلطی عمل میں جاتا ہے کیوں کہ جادو بدی، انتقام، موت، نفرت، ذلت، تباہی، بربادی اور بیماری کے اثرات سے بھرا ہوتا ہے۔

یہ بات بھی آپ کے علم میں اضافہ کرے گی کہ رے کی کی خوش بو چنبیلی کی خوش بو ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ رے کی کرنے والے کے دل میں جب بھی انتقام، لالچ، نفرت، کینہ، بغض، خسر، بے شرمی، بے حیائی، یا کوئی بھی منفی جذبہ رے کی دیتے ہوئے ابھرا تو رے کی بے اثر ہو جائے گی، یعنی توانائی کی لہریں اس سے روکھ جائیں گی۔ یاد رکھیے کہ رے کی کرتے ہوئے کسی بھی رے کی ہیلر کے اندر ان میں سے کسی بھی برے جذبہ نے سرا بھارا تو اس کو نقصان بھی ہو سکتا ہے، مالی دشواری بھی ہو سکتی ہے اور رے کی لینے والے (مریٹس) کے جسم کے امراض و مسائل ہیلر (بر حاضی طور) پر گھٹے ہوتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

靈氣



Reiki

رے کی کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ اسلامی نقطہ نظر

رے کی کیا ہے؟ کیا علاج ہے؟ کیا جائز ہے؟ کس طرح اثر کرتی ہے؟ یہ وہ سوال ہیں جو رے کی کاغذی اور غیر معروف نام ستے ہی ہمارے ذہن میں در آتے ہیں۔
رے کی۔ زرد پٹی پہ واقع نکلون جینی، جاپانی، کورین، اور تھائی جملہ ہے۔
یہ دونوں رے کی، رے جینی، مین یا رے کی کا مجموعہ ہے۔
(رے) کے معنی ہیں: کانینیا تو توائی اور (کے) کے معنی ہیں: قوت حیات کو سوازن کرتا۔

کانینیا تو توائی: پورے دنیا کے بیسیوں ممالک میں ہوئی ہے، جس کا دائرہ آسمان کی بلندیوں سے زمین کے پاتال تک تمام درجوں میں موجود ہے۔ یہ کانینیا تو توائی مادی زندگی کی تمام بیرونی ضروریات کی فراہمی میں معاون ہوتی ہے۔

قوت حیات: ہمارے جسم و جان کے مابین دوڑتے ہوئے ہمیں زندہ دتو انا رکھتی ہے۔
یایوں کہہ لیجیے ہمیں زندگی اور اس کی لذتوں کو حاصل کرنے کے لیے اس کی رقی ہے۔

رے کی ان دونوں قوتوں کو باہم ملا یا۔ بیکار کے کسی بھی دور دراز یا حصہ کو جو کمزور ہو، خراب ہو یا اس میں شک پڑ پیدا ہو گیا ہو اسے کانینیا تو توائی سے قوت حیات عطا کر کے پھر سے فعال کر دیتی ہے، وہاں کہتی ہے۔ اس طرح ہم پھر سے زندگی کے ہر شعبے میں حصہ لینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ یوں سمجھ لیجیے کہ جب ہم بیمار ہوئے تو رے کی کے ذریعہ تو توائیوں یعنی کانینیا تو توائی اور قوت حیات کے ادغام (مل جانے) سے ہماری قوت مدافعت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ کیفیت جو مرض، الجھن، پریشانی، غلط فہمی، جذباتیت یا دینی اور روحانی لگاؤ کے سبب تھی مندرجہ

ہو جاتی ہے۔ ہم ہشاش بشاش ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے رے کی مرض کو کیور (Cure) شتم یعنی عارضی طور پہ دبا نہیں دیتی بلکہ مرض کے حامل شخص کے غیر منفعل حصے (پارٹ) کا اندام (بیل) شروع کر دیتی ہے جس سے متعلقہ شخص کا مرض مندرجہ ہو جاتا ہے۔

اعمال (بیل) کا مطلب ہوتا ہے خالی جگہ پر کرنا، بھرنانا، اس طرح خالی جگہ جب بھرتی ہے تو پھر وہاں سے خالی نہیں ہوتی، ہاں کسی اور جگہ یا قریب ترین حصے سے خالی ہو سکتی ہے، تاہم ہیٹنگ سے اسے بھی ہمیشہ کے لیے دور کیا جاسکتا ہے۔ کیور (Cure) شتم کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ چیز یا کیفیت دوبارہ بھی آسکتی یا ہو سکتی ہے۔

دوسرے ہر طریق علاج میں آپ کو کچھ نہ کچھ کھانا، چٹا، دبا یا یا جسم میں داخل کرنا ہوتا ہے۔ یا معروف روحانی طریقے میں زندگی کا صرف ایک ہی شعبہ متحرک (ایکٹیوٹ) ہوتا ہے، جب کہ رے کی میں کم ہو جانے والی قوتانی کو بڑھا کر قوت مدافعت میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، اور زندگی کا ہر شعبہ بغیر کچھ اندر داخل (ان بیل) کیے درست و فعال، ہشاش، زندہ جاوید اور زندگی سے بھرپور ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "مَسْخُورٌ لَّكَ الْغَلْمُ اللَّهُمَّ إِنِّي آخِرُ مَا هَمَّ نَدَاكَ أَنْ تَمْلِكَ عَلَمٌ (خفی مری) اور اس میں جو جو مقام کی تمام چیزیں ہمارے اختیار میں ہوں گی جو چاہو حاصل کرو اور مجھے چاہو استعمال کرو لیکن یا دروغ تویر کا پہلو تمہارے لیے قائم نہ رہے اور مسکن کا سبب ہے جب کہ شر کا پہلو اس امر نقصان دہ ہے جو جسمیں دونوں جہاں میں ہے آرام ہو سکون رکھے گا۔ خیر ہمیشہ پائی رہنے والا اور کام آئے والا ہے جب کہ بدی عارضی اور دکھاوے کی ہوتی ہے۔

آیات متنازل، اور آیات حصار میں: سورہ حُجِّن: کیا آیات بھی ہیں، مگر ترجمہ "اے انسانوں، اور جن میں سے دو لوگ آج آسمان دونوں زمین کے اگلے، لائن اور حد کو تو ذکر رکھنا چاہتے ہو کوشش کر تو تم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے، لیکن جب اللہ رب العزت تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ نے تمہیں خلاؤں کے اس پار جانے کی جو صلاحت اور علم دیا ہے بھلا تم اس سے کیسے انکار کر سکتے ہو۔ اور جب تمہیں وجوہیں اور آگ کے حصار میں لے لیا جائے گا تو تم کیسے نہات پڑ گے؟ یعنی یہ کہ اس حصار اور وجوہیں سے نہات بھی ذوالجلال والا کرام کی رضا اور دے ہوئے علم ہی سے ممکن ہے سو تم اس کی نوازشوں سے کیسے منکر ہو سکتے ہو۔

رے کی کا علم بھی اللہ عالم الغیب نے ہمیں عطا کیا ہے تاکہ ہم اس سے موت کے علاوہ ہر
ابھیں، پریشانی، فکر، تردد، مسائل و امراض سے نجات پائیں اور مخلوق خدا کو نجات دلا سکیں جو
ہماری اپنی یا کسی بدخواہ کے نظر بد یا بد اعمال کے سبب ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ رے کی ان تمام حصار
جو بدخواہی، بد نیتی، بد اعمالی، بے اعتدالی، بے توجہی کی بنیاد پر دانستہ یا غیر دانستہ ہو چکی یا
ہو چکی تھی کہ یہ معاملہ کے غنی کیفیت، جذبات اور اثرات کا انداز (مثلاً) (کر کے نکال باہر کرتی ہے۔
اس علم کا تعلق چوں کہ ہماری عملی زندگی کے ساتھ ساتھ روحانیت سے بھی ہے اس لیے مالک
حقیقی سے جس کا ذرا سامی رابطہ ہے وہ ضرور بالضرور اس علاج سے مستفید ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ
پریشان وہ ہوتا ہے جو اپنے پائے والے سے کٹ جاتا ہے۔ اس کی مثال اس دنیا میں ہمارے
اور گرد و عام ہے، جو بچے (کڑے ہلاکیاں) ماں باپ کے سعادت و منہ نہیں ہوتے، ان کا کہنا نہیں
ہو سکتا، وہ اکثر ساری زندگی حیران و پریشان رہتے ہیں۔ تو آپ ہی بتائیے کہ جو اپنے مالک سے
کٹ جائے، اس پر پھر و سنا کرنا چھوڑ دے کیا وہ خوش رہ سکتا ہے؟

آپ صرف رے کی کے اصولوں پر عمل کرتے رہیں جو بہت بل و آسان ہیں تو یقیناً جائے
غصہ، شین، تن، دھڑکن، غم، غم و رونا، غم و غم کی تشدد دیکھیں کہ گام جذبوں سے بچیں گے۔
وہ اصول کیا ہیں؟
(الف): آپ غصہ نہیں کریں گے بل کہ اپنے غصے پر کنٹرول کریں گے۔ ایسا کرنا کوشش
سے ممکن ہے۔

(ب): آپ پریشان نہیں ہوں گے۔ آپ کا اس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ وہاں وہ آپ
ہی کسی نا اعلیٰ کے سبب ہوا یا جو کچھ وہاں آپ کے لیے آپ کے حق میں اچھا ہی ہوگا، اور یہ بھی
کہ آپ کے پریشان ہونے سے وہ گناہ یا نقصان درست نہیں ہو سکتا واپس نہیں لوٹا جاسکتا۔

(ج): آپ ہر وقت اپنے ارد گرد کی چیزوں، انسان، اور اللہ (دنیا کی سب سے بڑی
طاقت) کے ہر حال میں شکر گزار ہوں گے۔ کہا جاتا ہے: جو بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا
شکر گزار نہیں ہو سکتا۔

(د): انسانوں کے ساتھ ساتھ ہر جان دار کے ساتھ رحم دلی سے پیش آئیے۔ حدیث قدسی
کے ساتھ ساتھ ہر مذہب و قوم میں یہ روایت و مشن عام ہے (تم مخلوق پر رحم کرو اور والدہ پر رحم

کرے گا) اس کے علاوہ ہر مذہب میں پڑوسیوں کے حقوق سب سے بالا ہیں چاہے اس پڑوسی کا
تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

(و): مجھے اپنے پائے والے کی طرف سے جو بھی نعمتیں ملی ہیں میں ان پر اس دینے، بخشنے
والے کا بے حد شکر گزار ہوں۔

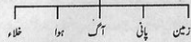
اگر آپ جائز ہو تو آپ کو اپنے چاروں طرف بے حساب ایسے لوگ نظر آئیں گے جو آپ
سے بدتر ہوں گے، وہ ان پر قناعت بھی کیجیے، شکر گزار بھی بنیے اور رحم دلی کا دامن بھی نہ چھوڑیے، کچھ
ذوں میں آپ کو محسوس ہونے لگے گا کہ آپ بدتر سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں، لیکن یاد رہے جس دن
آپ ان جذبوں سے بے زار ہوئے، آپ دیر سے دیر سے مسائل کا شکار نہ ہونے لگیں گے۔

رے کی کا اصول یہ ہے کہ جسم کے اندر موجود وہ خود جو ہمارے جسم کو متحرک رکھنے کے لیے
سوچ کا کام کرتے ہیں، وہ نا کارہ، غیر متحرک، مست یا غیر مضطرب ہو جاتے ہیں انہیں قدرتی توانائی
کے ذریعہ دوبارہ حرکت میں لا کر فعال کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح جسم کا وہ حصہ یا اس حصے سے
متعلق اندرونی یا بیرونی کیفیات درست ہونے لگتی ہیں پھر کچھ دن مسلسل رے کی یعنی مطلوبہ
توانائی کی ضرورت و طلب کے بعد کوئی عارضہ، کیفیت یا مسئلہ باقی نہیں رہتا۔ اور ہم مکمل ٹھیک
ہو جاتے ہیں۔ ہمارے جسم میں سوچ کی طرح کام کرنے والے سات اہم حصہ ہیں جنہیں چکرا
کہتے ہیں۔ ان کی تفصیل چکرا میں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



انسانی جسم



انسانی جسم کے پانچ بنیادی عناصر ہیں۔ آگ، ہوا، خلاء، پانی اور زمین۔ ان کے ذریعے ہی جسم کی ساخت ممکن ہے۔

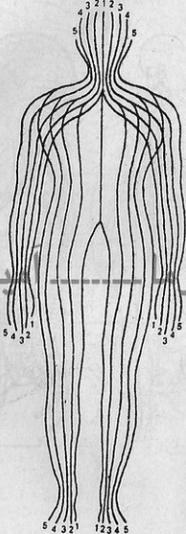
مرچو

کہا جاتا ہے کہ انسانی جسم چار عناصر کا مجموعہ ہے لیکن ایک پانچواں عنصر بھی ہے جس کا تذکرہ عام طور پر نہیں کیا جاتا۔ حیاتیاتی قوت سے پیدا ہونے والی توانائی کی رو یا لہروں سے حرکت میں رکھی ہے۔ یہ رو حیاتیاتی قوت کے ساتھ اسی وقت وجود میں آ جاتی ہے جب ہم وجود میں لائے جاتے ہیں اسے ہایوانز بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رو یا لہروں سے ہمارے جسم کی انگیٹوں اور انگوٹھ کی پور (انتہائی آخری سرے) سے سیدھے ہری انگیٹوں کے پوروں تک پہنچتی ہیں، اسی طرح اس کے ہاتھ کی انگیٹوں سے لے کر ہری انگیٹوں تک ان لہروں کا مسلسل جاری رہتا ہے۔ یہ لہریں جسم کے تمام حصوں سے گزرتی ہوئی انہیں متحرک رکھتی ہیں۔ جہاں بھی ان لہروں کے بہاؤ میں کمی بھی وجہ سے کمی یا رکاوٹ آتی ہے تو وہ یا متعلقہ حصہ یا اس حصے سے تعلق رکھنے والے معاملات متاثر ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں درد یا کوئی مرض شروع ہو جاتا ہے، یا پھر ہمارے ہر ذراتی مسائل ہمیں الجھانے اور پریشان کرنے لگتے ہیں۔ ان امراض، درد، تکلیف، یا الجھنوں کو ہم رے کی کی توانائی، کاسک انرجی یا رے کی کی قوت سے دور کر سکتے ہیں، سمجھا سکتے ہیں۔

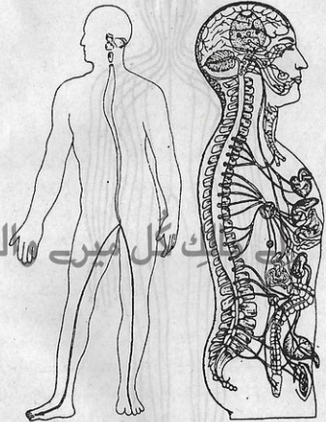
انسانی جسم کے وہ پانچ بنیادی عناصر یہ ہیں۔ زمین، پانی، آگ، ہوا، خلاء یا فضاء، رے کی کی توانائی صرف جسم پہ ہاتھ رکھنے یا کسی دور کے مقام پر رے کی کی توانائی بھیج کر بغیر کسی دوا؟ کیسے کام کر سکتی ہے؟

اس کی وضاحت کے لیے چند تصاویر موجود ہیں۔

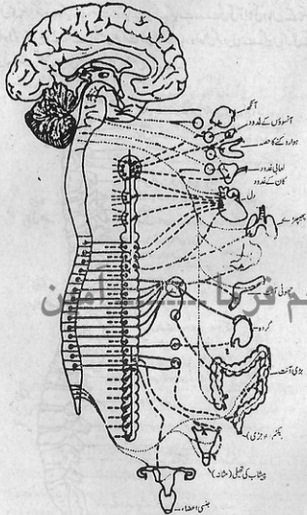
(1) انگیٹوں سے ہر ایک رو یا لہروں کا بہاؤ!



(۲) دماغ سے کر کے جوڑنک کا کام اور ایک دوسرے سے جڑا ہونا



دماغ سے کر کے جوڑنک کا کام اور ایک دوسرے سے جڑا ہونا



مرچو

ہے ایک کل میرے والدین پر رحم فرما

شامل ہوئے، وہ چین بودھ کہہ لائے۔ اشوکا بھی چین مذہب کا پیر کا تھا، گوتم بودھ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر بودھ مت میں شامل ہو گیا۔ اشوکا کی حکومت میں بودھ مذہب کی سب سے زیادہ ترقی و ترقی ہوئی۔ اس وقت حکومتی زبان سنسکرت زبان بنی تھی جو ہر جگہ رائج تھی۔ (ڈاکٹر یونی کی دریافت سے لے کر اب تک رے کی کی طرف توجہ کار میں کئی تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں تاکہ مشرقی فلکی کو آن کے مغربی دور میں قابل قبول بنایا جاسکے تاہم خاکے (SYMBOLS) اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں، ان میں مذہبی بی کی گئی تاہم بی ممکن ہے۔

رے کی کا آغاز

REIKI's ORIGIN

پہلے درجے کے لیے ابتدائی اور اہم معلومات

Initial and Important Notes for First Level

رے کی کا آغاز قدیم جہت سے ہوا۔ ہزاروں سال پہلے جہت لا (مذہبی رہنما) مرا تھے کی آسان ٹیکنک کے لیے رے کی کی خطائی کیا کرتے تھے۔ جہت میں مذہبی پیشوا (لا،) و عبادت گزار افراد وغیرہ رے کی کے حروف و دیواروں اور بڑی بڑی تختیوں پر چیتھ اور کندہ کر دیتے تھے۔ تاکہ انہیں خیالوں میں لپکا اور مرا تھے کہ انہیں کوئی کھانچا جائے۔ بودھ خان کھانچاں کی دیواروں پر تاجے تھے۔ لکھو اگر انہیں اس طرح چکا یا اور پاش کیا جاتا تھا تا کہ رے کی کے دس حروف سے (لا،) مذہبی پیشوا، پیر دی کرنے والوں اور عبادت گزاروں کو اس و آسانی کا تصور ملے۔ توجہ مرکوز کر کے حروف لاشعور میں انتہائی گہرائی تک سرایت کئے جاتے اور بٹھائے جاتے ہیں۔ مسلسل لاشعور توجہ لاشعور کی کارکردگی اور پاکیزگی بڑھائی جاسکتی ہے، وغیرہ اور غیر اسی قسم کے مختلف انواع طریقے جسم اور قلب و ذہن کی صفائی کے لیے رائج تھے۔ ایسے لوگ یہاں پر پیشان حال لوگوں کی قوت اراو کی اور حمایت بڑھا کر انہیں بٹھایا پ کر دیا کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ یہ عمل اور طریقہ کار معدوم ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر یونی نے 1800 کے وسط میں اس علم کو جہت کے قدیم تھیں نفسوں میں جو سنسکرت زبان میں بھی ہوئی تھی دریافت کیا۔ (واضح رہے کہ آریہ حکومت طویل رہے۔ پچھلی ہوئی تھی جس میں قدیم چین اور جہت بھی شامل تھا۔ آریہ چین مذہب کے پیر کا تھا۔ اشوکا ان کا سب سے بڑا حکم رہا تھا۔ جس کا مرکز (کینسل) پائی پڑا، (پنڈ بھار) تھا۔ جہت مذہب میں سے جو لوگ بدھ مت (مذہب) میں

☆☆.....☆☆.....☆☆

رے کی کا آغاز

لیول 2 کیا ہے

مطلوع، یقین اور INESIOLOGICAL TEST سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہمارے جسم سے ہمارے خیالات کا رد عمل ظاہر ہوتا ہے۔ جب ہم کوئی منفی بات سوچتے ہیں یا کسی منفی خیال کے زیر اثر ہوتے ہیں تو ہمارا باطنی جسم کم قوت حیات کو ظاہر کرتا ہے، اسی لیے ہمارے چہرے پہ کھنچاؤ، انقباض، اور تنگ اور بے چینی کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم مثبت باتیں سوچتے ہیں یا مثبت خیال کے زیر اثر ہوتے ہیں تو ہمارا باطنی جسم قوی اور بے ترقوت حیات کو ظاہر کرتا ہے۔ پھر ہمارے چہرے پر مسرت، شادابی، خوشنظر اور سکون نظر آتا ہے۔ یہ تجربہ آپ کو خود بھی ہوا ہوگا اور آپ نے دوسروں کے اندر بھی منفی اور مثبت کیفیات کے سبب فرق دیکھا ہوگا۔

توانائی (انرجی) خیالات سے مطابقت رکھتی ہے اور خیالات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔ رے کی کی توانائی ہماری مثبت سوچ کو مزید توانا کرتی ہے نیز مثبت سوچ میں اضافہ بھی کرتی رہتی ہے، اور ساتھ ساتھ رے کی ہیکل (رے کی دے نے والا) اور رے کی لینے والے کے درمیان

سبک موصلاتی نظام (Light Channal) بھی مہیا کرتی ہے۔ جب بھی آپ رے کی کے خاکے (سمبلز) :- Etheric: یا کوئی Planets: میں جاتے ہیں تو اس وقت آپ اس توانائی (انرجی) کو دستک دیتے ہیں جو نور یا روشنی کی ہم آہنگی یا انضباط و ارتجاس سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ شعور کا دھتہ ہے جسے آپ متحرک (Plug In) بھی کر سکتے ہیں۔

چوہ کو رے :- (CHO, KU, REI) پہلے درجے (لیول) میں آپ ان جاودا اثر الفاظ کے دونوں مقدس، مخفی نشان، خاکے (سمبلز) کے بارے میں جان، سمجھا اور دیکھ چکے ہیں پھر آپ کرے کی ماسٹر نے ان دونوں خاکوں کو آپ کے جسم سے ہم آہنگ (ایون) بھی کر دیا ہوگا، اور شفا بھی اسی پر کر دیا ہوگا۔ (* اکثر رے کی ماسٹر پہلے لیول کے دو خاکے کی بجائے صرف ایک خاکہ دیتے ہیں، اس طرح آپ کا پہلا درجہ (لیول) بھی مکمل نہیں ہو پاتا، نیز ترقی کر دے (لیولز) کر لینے کے باوجود بھی آپ رے کی سے مکمل فائدہ نہیں اٹھایا پاتے اور اب ہم مسائل کا شکار رہتے ہیں)۔

یہ ان کم شدہ یا معدوم ہو جانے والے خاکوں (سمبلز) میں سے ایک ہے جسے گریڈ ماسٹر اور رے کی کے محقق نے دوبارہ دریافت کیا تھا۔ واضح رہے یہ (چوہ کرے کی یا اسی طرح کے آئینہ آنے والے جاودا اثر الفاظ اپنے مقدس خاکوں اور جسمی جسم بھٹی (ایون منٹ) کے بغیر بے اثر، نامکمل اور ناکارہ ہیں: چھ رے وہ بھی لیول (درجے) کے خاکے (سمبلز) ہیں)۔

Counter Clockwise چوہ کرے :- بندشوں کو خوں، بندشوں کو کم کرنا اور مخفی طاقتوں (توانائی) کو باہر سمجھنا کا نام ہے۔

Anti Clockwise چوہ کرے :- زمین سے تعلق قائم کرتا ہے۔ ان دونوں توانائیوں کو باہم استعمال کیا جائے تو یہ توانائی (انرجی) میں توازن (بیلنس) قائم کرتے ہیں۔ لفظ چوہ کرے متبقی زبان کا ایسا لفظ ہے جس میں سنسکرت میں شامی ہے۔ اس کی گول صورت گھومتے گھومتے کی طرح ہوتی ہے۔ جب فضا یا عالم بالا سے رشتہ منسلک اور رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو توانائی (انرجی) واضح طور پر غلام میں چکر لگاتی ہے جہاں ہمارے لیے مثبت طاقتیں بننا اور مہیا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

چوہ کرے کو تریل (ٹرائسٹیشن) کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

* اہم :- چوہ کرے :- دوسرے تمام خاکے (سمبلز) کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے یا یوں کہہ

لیجے کہ بغیر :- دونوں چوہ کرے :- کے دوسرے تمام سمبول کی کارکردگی مکمل اور بے کار ہوتی ہے۔

اب ہم دوسرے درجے (لیول) کے بارے میں جانتے ہیں:

ہون، شانزے، شو، نین (Hon, Sha, Ze, Sho, nen) :- یہ (Ether Tube Connection) سے دور یا غیر موجود کو شفا یا (Distant Healing) کرنے کا طریقہ ہے۔ یہ دو طاقتوں، شہروں، ملکوں کے درمیان پہل اور رابطے کا کام کرتا ہے۔ یہ کاربک Dest کو شمع کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ غیر موجود کو شفا یا (Distant Healing) دورانیہ 15 منٹ تک کیا جانا چاہیے۔ اگر اوپر سے نیچے کر تک کیا جائے تو زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ خاص طور پر روٹ، سیکرل اور نیول پکے سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

سے، ہے، کی (Sei, He, Ki) :- توازن قائم کرتا ہے اور اوپر پی چار پکے کو جسم سے فنی، جذباتی، اور روحانی توازن قائم رکھنے کے لیے ہموار کرتا ہے یہ ایسا جاپانی خاکہ (سمبل) ہے جو کسی بھی جسم کو توازن اور ہموار کرنے کے لیے بغیر کسی انتہام کے عام طور پر استعمال ہوتا ہے یا کیا جاتا ہے۔

دوسرے درجے (سکنڈ لیول) کے لیے خاکوں (سمبلز) اور ان کا ترتیب وار استعمال دوسرے درجے (سکنڈ لیول) کے بعد آپ ان تمام لوگوں کو جو آپ سے دور رہتے ہوں جہاں سے ان کا آپ سے پاس آنا سنا نہ ہو، کم زور، بیمار رہے، بس بھن سے پاس کوئی لانے لے جانے والا نہ ہو، اوپر آپ کا خود وہاں تک جانا مشکل ہو، ضعیف، ناتواں، کسی اسپتال میں داخل دوسرے شہر، دوسرے ملک، سمندر پار امرے کا، افریقہ، کیمبیا بھی رہتے ہوں آپ انھیں رے کی دے سکتے ہیں۔

رے کی درجہ دوم (سکنڈ لیول) عموماً تین مختلف خاکوں (سمبلز) پر منحصر ہے۔ ان خاکوں (سمبلز) کے الفاظ "تحتی سنسکرت" کے ہیں۔ ان کی ادائی اور ترتیب آپ کے رے کی ماسٹر آپ کو بتا چکے ہوں گے۔ واضح رہے کہ پہلے درجے (لیول) کا چوہ کرے (دو شکل یا قسم کے) اور دوسرے درجے (لیول) کے (ایک الگ مختلف حصوں اور شکلوں سے مل کر بنے ہوئے) 2 دو خاکے (سمبلز) ایک ہون، شانزے، شو، نین اور دوسرا، ہے، کی، مل کر تین 3 خاکے (سمبلز) بنتے ہیں۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ چوہ کرے کا استعمال کئی بار ہوتا ہے جو آپ کو آپ کے رے کی

ماسٹر بتائیں گے یا بتائیں گے۔

رے کی شروع کرنے کے بعد بھی بسا اوقات بند آنکھوں سے ان (سمبلو) خاکوں کو تصور میں لانا ضروری ہوتا ہے۔ تصوراتی طور پر انھیں جاسی رنگ سے کلائنٹ (مریض) کے جسم پر جسم چھوئے بغیر ہاتھ کی مدد سے ضرورت پڑنے پر بنایا (ڈرا Draw) بھی کیا جاسکتا ہے۔ "بل کہ پرتو ذریعہ اور تیز تر اثر کے لیے اکثر ان خاکوں (سمبلو) کو بنانا چاہیے" (کے تفسیل آگے آ رہی ہے)۔

جیسے ہی رے کی خاکے (سمبلو) بنانے اور مبلوں کی تشکیل کے ساتھ مکمل ہوتی ہے وہ (رے کی سمبلو) اپنا کردار ادا کرنے لگتے ہیں (ایلی مینٹل فورسز Elemental Forces) متحرک ہو جاتی ہیں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جتنی دور رے کی خاکے (سمبل) بنایا جائے گا رے کی قوت واٹر انگیزی اتنا ہی تیز تر ہوئی تھوئے کے ساتھ ساتھ پرتو بھی پراثر ہوتی جائے گی۔

یہ بات بھی ذہن میں محفوظ رہے کہ جب بھی دوسرے رے (لیول) کے بعد رے کی دی جاتی ہے، رے کی ہمیشہ مریض (کلائنٹ) پر اپنا غیر محسوس و غیبی ہاتھ رکھتی ہے جب کہ خاکے (سمبلو) محسوس اور ظاہری ہاتھ سے بنائے جاتے ہیں۔

ایک یاد رہے کہ ماسٹر آپ کو رے کی کے لیے متناسبی لہروں اور ان کے حدود سے ہم آہنگ (ایٹون) کر دیتے ہیں۔ آپ کو ان سے ایک متبرک ذہنی رابطہ و تعلق قائم ہو جاتا ہے جو ہمیشہ قائم و دائم رہتا ہے، اس طرح آپ اس ذہنی متبرک تعلق اور رے کی کے اصول و ضوابط کے پابند ہو جاتے ہیں یا خود کو پابند کر لیتے ہیں تاکہ خاکوں اور ان سے متعلق مزید اور متبرک الفاظ کی تفکر لیں تیز حفاظت کی جاسکے۔

ہاتھوں کے رکھنے کی ترتیب و ترکیب (پوزیشن) بل بل پہلے رے (فرسٹ لیول) کی طرح ہی ہوگی یعنی ہاتھ کی طرح کراؤن ساتویں پکڑے یہ رکھ کر ابتدا کی جائے گی پھر ذریعہ ضرورت کے تحت مطلوب یا متاثرہ جگہ پر یا عام ترتیب کے مطابق پہلے، پانچویں، چوتھے، تیسرے وغیرہ پر رکھا جائے گا لیکن جسم چھوئے بغیر سے ہی، کی (ki, he, sei)، دل، جمل، تیسری آنکھ، اور سر (یعنی ہارٹ، ٹھانکس، مقررہ آئی اور کراؤن) پر بھی بنانا چاہیے۔

رے کی (Sei, he, ki) خاکے (سمبل) کا الگ سے استعمال ان جگہوں پر جہاں رے کی توانائی کی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہوگی توانائی کی اثر انگیزی میں شدت لائے گی۔

رے کی کے دورے میں ملکی موسیقی بھی پرتو اثراتی ہے اور مفید ثابت ہوتی ہے۔

خاکے (سمبلو) کیسے بنائے جائیں۔ جسم کے کسی متاثرہ حصے پر رے کی سے، ہی، کی، کا خاکہ (سمبل) بنانے وقت اپنا ہاتھ متاثرہ حصے سے تقریباً ایک انچ اوپر رکھنا چاہیے اور خاموشی سے زیر لب اس کا نام لیتا چاہیے۔ ہاتھ رکھنے اور خاکے (سمبلو) بنانے سے پہلے ہاتھوں کو تیزی سے آپس میں رگڑ لینا چاہیے۔ ہاتھوں سے خارج ہونے والی توانائی کو راہ دکھانے یا بچھانے (فوس کرنے) کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بل کہ اس توانائی کو آزاد چھوڑ دینا چاہیے تاکہ وہ خود ہی راہ (روٹ) کا تعین کرتے ہوئے متاثرہ حصے یا جگہ یا سبب سے وہ حصہ متاثر ہوا ہے وہاں پہنچ جائے۔ یاد رہے کہ Etheric Body متاثرہ حصوں کی خود نشان دہی کرنے لگے گا تاکہ آپ وہاں ہاتھ رکھ سکیں۔ یعنی یہ کہ آپ کے ہاتھ ہو گئے لیکن کلاب آپ کو کہاں ہاتھ رکھنا ہے یا یوں کہہ لیجیے کہ متاثرہ حصے آپ کے ہاتھوں کو خود اپنی طرف متوجہ کر لیں گے کہ اب یہاں ہاتھ رکھو یہاں فوری توانائی کی ضرورت ہے۔ اور پھر جیسے ہی اس حصے کا اندمال پورا ہوگا یا اس وقت اس جگہ کی ضرورت (چینلنگ، Channeling) مکمل ہوگی آپ کو خود بخود محسوس ہوگا کہ اب یہاں مزید رے کی کی ضرورت نہیں ہے۔ یاد رہے آپ کو اپنے مخصوص مقام، جگہ، "ہوئی حلقہ" پہ دسترس حاصل ہونا چاہیے۔

فوس ٹیس تکنیک (Distance Healing) غیر موجودہ رے کی کی وجہ سے رے کی کی توانائی بھیجے گا طریقہ:

غیر موجودہ (فوس ٹیس) رے کی کے لیے ضروری ہے کہ خاکوں (سمبلو) کو ٹھیک ٹھیک، درست اور واضح بنایا (ڈرا Draw) کیا جائے۔ پرتو، ایتھے اور دیر پا نتائج کے لیے "روزانہ" ایک ہی مقام، جگہ، کمرہ استعمال کیا جائے۔ نیز ہر روز ایک ہی وقت (سبم ٹائم Same Time) پہ رے کی بھیجی جاتی ہے۔ رے کی کا دورانیہ (سیشن Setion) پندرہ 15 منٹ سے زیادہ کا نہ ہو۔ مریض (کلائنٹ) کا نام ضرور معلوم ہونا چاہیے (آپ کو معلوم ہی ہوگا یا آپ کے رے کی ماسٹر آپ کو بتائیں گے ہوں گے کہ پہلے رے کی (فرسٹ لیول) میں بعض اوقات نام کا معلوم ہونا ضروری نہیں ہوتا، نام بھی پیدا ہونے، حقیقہ والا، جو پیدا ہونے (سند برسر تھوڑی کلیفٹ) پہ لکھا ہو مریض (کلائنٹ) کی ماں کا نام بھی جان لیں مریض (کلائنٹ) کی جغرافیائی پوزیشن یعنی مریض

کہاں، کس جگہ، کس شہر، کس ملک میں رو رہا ہے بھی میں ہونا چاہیے۔ رے کی تین ذیلوں تک متواتر مسلسل دینا چاہیے۔ اگر مرلیش (کلائٹ) کی واضح تصویر ہو تو رے کی توانائی (میلنگ Healing) مرلیش سے رابطہ (کنکشن Connection) کو بہت ہی بڑا اثر بنا سکتی ہے۔ تصویر مرلیش (کلائٹ) اور رے کی دینے والے (رے کی ہیلر Reiki Healer) کے مابین توانائی کی منتقلی (فراسی ٹرانسمیشن Transmition) کا کام بھی کرتی ہے۔

آپ کو رے کی دینے کے لیے ایک چھوٹی میز (ٹبل)، ایک دو فوفرم، ایک ڈبہ جس میں تصاویر محفوظ رکھی جائیں، ایک چھوٹی ٹھنکی وغیرہ کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ یقیناً آپ کے رے کی ماسٹر نے آپ کو ان کے استعمال سے آگاہ کر دیا ہوگا اور وہ خفیہ ہدایت، جملے اور طریقے بھی بتا دئے ہوں گے جو صرف آپ کی ذات کے لیے مخصوص ہے۔ اس کا اظہار چھپ کر یا کھلے بندوں کسی سے بھی درست نہیں، اسی لیے یہاں نہیں لکھی جاتی جارہی ہیں۔ رے کی بھی بھی فیسو انجمن و پریشانی کی حالت میں نہیں دینا چاہیے، بڑے پہلے اپنے آپ کو باقار بنالیں اور پرسکون کر لیں۔ یاد رہے رے کی ہمیشہ بھگتی اور سکون کی حالت و کیفیت میں ہی دینا چاہیے۔

"اور ان رے کی اپنی ہولی جن تو سب کی دکر میں، اُسے پیدا کریں تو انہی میں (انجینی فرانسفر) کے وقت ہوئی جن کو انائی کا ڈزیر میں، اس طرح رے کی توانائی کی تیار ہو جائے گی۔ رے کی توانائی بھیجتے، دیتے، منتقل (ٹرانسفر ٹرانسمٹ) کرتے ہوئے اپنی توانائی کو مرلیش (رسی پیچٹ، جسے اس وقت رے کی دی جارہی ہے) کی توانائی سے ہم دار ہم آہنگ یا مطابق کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تصویر کی آنکھ سے مرلیش پر پندرہ منٹ تک رنگوں یا رے کی کانکس بھی ڈال سکتے ہیں، جس سے زیادہ بہتر نتائج جلد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ (ہولی جن آپ کے جسم میں کہاں واقع ہے اور اس پر کس طرح دھڑکن پایا جاسکتا ہے نیز اس قوت کو کس طرح بڑھایا اور اس سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ہولی جن کے بارے میں آپ کے رے کی ماسٹر آپ کو بتا سکتے ہوں گے)۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اگر آپ کے رے کی ماسٹر نے ہولی جن کی خفیہ قوت کو بے دار کرنے کا خصوصی طریقہ بتا دیا ہے تو بڑے بہرے بصورت دیگر آپ اپنے رے کی ماسٹر سے اس انتہائی کارآمد قوتی (اسٹرونگ)، خفیہ صلاحیت کو پیدا کرنے کے بارے میں جان لیں یا رے کی سیکھنے کے لیے ایسے رے کی ماسٹر کا انتخاب کریں جو آپ کو ایمان داری کے ساتھ

رے کی کے اصول و ضوابط کے مطابق رے کی سے متعلق ان ذیلی اور اہم باتوں (ٹر) سے بھی آگاہ کرے جو رے کی کیاریے کی صلاحیت اور توانائی کو چار چاند لگاتی ہیں۔

انتظام۔ جیسے ہی محسوس ہو یا پندرہ منٹ ہو جائیں یہ جملے کہہ کر اپنی رے کی ختم کر دیں "میں اُمید کرتا ہوں، میری یہ کوشش کا نتائج میں موجود تمام اچھی اچھی باتوں کے لیے مفید اور خوش گوار ہوگی"۔ اب آپ اپنی رے کی اصول و ضوابط اور بتائے گئے طریقے کے مطابق ختم کر دیں۔

خاص بات (نوٹ) رے کی دینے کے وقت، جگہ اور فوٹو میں ناغہ یا کی، بیشی نہیں ہونی چاہیے، خاص طور پر جب "رے کی" غیر موجود ہو جی جارہی ہو۔

سے، ہے، کی، کے ساتھ پہلے درجے (لیول) کی یا باتھوں (پنڈ زون) سے رے کی دینے کے لیے مرلیش (کلائٹ) کو لٹانے، بٹھانے، یا اسے جس حالت میں رے کی دینا چاہتے ہوں اس حالت میں لٹانے، بٹھانے اور میلنگ سے پہلے رے کی کے ابتدائی عمل مکمل کر لینے کے بعد اس سے ایک یا دو قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو جائیں تاکہ آپ اپنی توانائی کو اپنے اور مرلیش کے (اورا AURA) سے ہم دار، ہم آہنگ اور مطابق کر سکیں، رسانی حاصل کر سکیں، پھر اپنا ہاتھ مرلیش کے جسم پر رکھ دیں، اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

انتہائی اہم: ہم نے پہلے اور دوسرے لیول (درجے) سے رے کی استعمال ہونے والے جادو اثر (رمزی) الفاظ جگہ لکھی ہیں تاہم یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ تمام انوکھی قوت والے الفاظ بے کار، بے مصرف اور نا کارہ ہیں جب تک ان سے مشکل مقدس خاکے (سمبلز) نہ بنائے جائیں (ڈرا Draw کیے جائیں)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆



جسمانی تربیت کلین سنگ

جسمانی تربیت (کلین سنگ Cleansing سنگ) کی کم از کم مدت - رے کی پچھلے کے آغاز میں جو خصوصی توانائی، مقدس خصوصی نشانات (خاکے۔۔۔ سنبھلو) مقدس رمزیہ (خفیہ) الفاظ منکس، منتقل (ٹرانسفر) آپ کے جسم میں آپ کے رے کی ماسٹر کی جانب سے کیے جاتے ہیں وہ آپ کو نفس میں بکھری ہوئی پوری (مکمل) کرنے والی، بھر دینے والی شعاعیں یا اندامی قوت (یونیورسل رے آف ہیملنگ Universal Ray of Healing) کی طرف لے جاتی ہیں، ان قوتوں کو اپنے آپ میں سمو لینے یا اپنے آپ میں سمو کر دوسروں کو منتقل کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ رے کی قوت کے حصول کے بعد ایکس 24 گھنٹوں تک کی مدت "سات 7" بڑے اور اہم پیکروں کی تربیت، صفائی اور توانائی (کلین سنگ Cleansing) کا کام شروع ہوتا ہے۔ اس کام کا ہر دن ایک پیکرے کے ساتھ کام کرتا ہے۔ یہ درجہ پائیں "پہلے پیکرے" یعنی ہمارے جسم کے نچلے عضلاتی جوڑے شروع ہو کر ساتویں یعنی "سریا کراؤن" پیکرے تک ایک دورہ (سائیکل) پورا کرتا ہے۔ یہ دورہ (سائیکل) تین بار مکمل ہوتا ہے۔ تربیت کا یہ دورہ (سائیکل) ہماری بہتری حقیقی قوتوں کو ابھارتی ہے اور سب حقیقی قوتوں سے ہمیں نجات دلاتی ہے، اس کے علاوہ جسمانی تربیت کا یہ دورہ (سائیکل) ہمارے نفسیاتی گروہوں (چیمپل) کو نکلنے لگتی ہے۔ اسی لیے ہر اچھارے کی باسٹریلے اور دوسرے لیول (درجے) کے درمیان ایکس 24 دنوں کا وقفہ ضرور رکھتا ہے۔

صرف طلباء کے لیے۔ میز کے سامنے بیٹھ کر تصویر یا تختہ میں لے لیں اور اس پے تین بار (ہون، شا، زے، شو، نین، ہائیں)، مرئیض (کلائٹ) کا نام زور سے یعنی زیر لب نہیں آواز کے ساتھ اور اس سے کہیں "میں امید کرتا ہوں، کفلاں مسئلے (نام لیں)، کفلاں دکھ، درد، تکلیف، پریشانی (تو نام لیں)، جہاں وہ اس وقت موجود ہے اس جگہ کا نام لیں یہ توانائی (میکلنگ) اس تک

پہنچ رہی ہے اور وہ تیزی کے ساتھ اس توانائی سے شفا یاب اور فیض یاب ہو رہا ہے۔ (اگر آپ نے تیسرا درجہ (لیول) بھی کر لیا ہے) تو آپ مرئیض کی کیفیت کی مناسبت سے مزید دوسرے، مناسب اور موزوں خاکوں (سنبھلو) کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ اپنی ہوئی جن قوت کو یاد کریں، اُسے بیدار کریں تو انائی منتقل (انرجی ٹرانسفر) کرتے وقت ہوئی جن کو توانائی کا ذریعہ بنائیں، اس طرح رے کی توانائی کی گنا بڑھ جائے گی۔ رے کی توانائی پیچھے، دیتے، منتقل (ٹرانسفر، ٹرانسمٹ) کرتے ہوئے اپنی توانائی کو ایمر لوس (ریسی، پیچٹ۔۔۔ جسے اس وقت رے کی دی جارہی ہے) کی توانائی سے ہم وار، ہم آہنگ یا مطابق کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تصویر کی آنکھ سے مرئیض پر پندرہ منٹ تک روشنی یا ربکی کا ٹکس بھی ڈال سکتے ہیں جس سے زیادہ بہتر نتائج جلد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اب رے کی اختتامی جیلے کپڑے کی قسم کر دیں۔ اپنی چھوٹی کھٹی تین باجائیں۔ تصویر کو فریم یا ڈبے میں اٹکے دو راسے (سیشن) کے لیے رکھ دیں۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

اس کی قسم میں چکروں کی کل تعداد
ہوا، مٹی، سورج، آگ، غلاء۔ توانائی کے پانچ ذریعے
ہمارے جسم میں کل ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) پیکرے ہیں، جس میں
سات پیکرے پرائمری (ابتدائی) ہیں۔ پھر تین، پھر چھ، پھر سات
پیکرے اہم ہیں جن پر ہم رے کی دیتے رہتے ہیں۔
صرف کراؤن (ساتویں پیکرے میں ۸۷۹۸۴ پیکرے ہیں۔
ایک ہزار ۱۰۰۰۰ جسم کے نچلے حصے میں ہیں۔ باقی جسم کے اوپری حصے
میں ہیں۔
سارے پیکرے گہری (کاک وائس) کی طرح گھومتے ہیں۔

دعا گنڈ اور غیرا)۔

5۔ سئل و جادو سے علاج (اس طریق علاج میں گندگی، برائی، بے شری، بے حیائی، غیر اللہ پہ یقین، شیطان کی ہم نوائی وغیرہ)

6۔ متفرقات (رنگ، خوش بو، مٹھائیں، ٹیلی بیسی، مسریم، ماسٹر سائنسز وغیرہ اور غیرا)
مندرجہ بالا تمام طریق علاج میں آپ کے جسم میں کچھ نہ کچھ داخل کیا جاتا ہے یا پھر جسم سے نکالا جاتا ہے، انگلیا جاتا ہے، جسمانی اعضاء پر دوا ڈالا جاتا ہے، یا ذہن و دماغ کو ایک خاص نکتے پر مرکوز کر کے اسے زیادہ مغلغل یا غیر مغلغل کر دیا جاتا ہے، جس کے سبب نقصان کا احتمال رہتا ہے۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

رے کی لینے اور دینے کے چند سنہری اصول

خود رے کی لینے ہوئے

میری قوت مدافعت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ الحمد للہ

میری مطلوبہ طاقت مدافعت مجھے بڑھت چلی ہے اور مجھے ہر بیماری اور تکلیف سے محفوظ رکھی ہے۔ الحمد للہ

میرے اندر کائے نافی توانائی اپنے تمام رگوں اور خلیوں کے ساتھ داخل ہو رہی ہے اور مجھے قوی تر کر رہی ہے۔ الحمد للہ

دوسروں کو رے کی دیتے ہوئے

مجھے امیر ترین بن جانے کی شدید خواہش ہے۔ الحمد للہ

میری تعلیمی صلاحیت مجھ پر بالی فراوانی کے دروازے کھول دے تی ہے۔ الحمد للہ

میں اپنے تخیل کو جب چاہے حقیقت کا روپ دے لیتا ہوں۔ الحمد للہ

میں مشکل ترین ناکارگ (مطلوب) حاصل کرنے کے لیے صلاحیت رکھتا ہوں۔ الحمد للہ

میں پر عزم، مضبوط اور مستقل ہوں۔ الحمد للہ

میری قوت مدافعت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ الحمد للہ

میری مطلوبہ طاقت مدافعت مجھے بڑھت چلی ہے اور ہر طرح مجھے توانا کرتی ہے۔ الحمد للہ

رے کی سے صحت یابی

رے کی سے علاج کس طرح کیا جاتا ہے اور رے کی ہمیں کس طرح فائدہ پہنچاتی ہے۔

ہم بنی ماریکوں میں ہوتے ہیں، اس لیے کہ کسی بھی مادی جسم کے اندر توانائی کا توازن بکڑ جاتا ہے۔ رے کی کی تھل (رے کی کی پرنکشل کرنے یعنی رے کی کی تھل کرنے کی دینے والا) جو جسم میں توانائی کا توازن پیدا کرنے کا فن ہے، بکڑے توازن کو درست کر دیتا ہے۔

رے کی ہمارے لیے قدرت کا تحفہ ہے۔ اللہ نے ہمیں کائناتی توانائی کا بیش بہا اور لامحدود خزانہ رے کی کی توانائی کی شکل میں عطا کیا ہے۔ رے کی کی توانائی ہر قسم کے جسمانی، ذہنی، جذباتی اور روحانی امراض کے لیے ہر کردار اور کئی ہے۔

رے کی ایک قدرتی مہیا ہے جس کے تحت میں تمام بیماریاں میں صحت و سلامتی حاصل کر سکتا ہوں۔

پچھلا پچھلا اور اب پاکستان سمیت ساری دنیا اس کے لیے سازگار ہے۔

رے کی دنیا کی تمام مخلوق کے مسائل سمجھنے، انھیں حل سے پہلے، نگاہی اور باطنی بیماری سے شفا دینے کا فن ہے۔ مسئلہ کوئی بھی ہو، کتنا ہی مہلک ہو، اللہ نے زندگی دی ہے تو شفا و صحت ضرور ہوگی۔

ہر علاج کے اصولی طور پر، چار پانچ طریقے ہی رہنما ہیں۔

1۔ دوا (انگریزی، ہندی، ہر بل، چینی، ہر جری)

2۔ قدرتی طریقے (فصد کھلوانا، پیچ کھلوانا، پیرا کھلوانا، جلا نا، جوک کھلوانا وغیرہ)

3۔ ورزش، تھراپی (جسمانی ورزش، کھیل کود، یوگا، گائیڈ، دوڑ بھاگ، سناج، گھر کا کام

کا ج، محنت و مشقت وغیرہ)

4۔ روحانی طریقہ علاج (قرآن وحدیث، ہجما، چھوٹ، تعویذ، کسی شخصیت پر یقین،

رہے کسی فضا کی توانائی سے علاج کیسے؟

اس طریق علاج میں مرلیش کو کبھی کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے اور نہ آج تک ہوا ہے۔
ہر علاج میں دو بات ضروری ہوتی ہے۔

A۔ علاج اور طریقہ علاج پر یقین۔ Faith۔

B۔ ذیلی اثرات۔ Side Effect's۔

ہر طریقہ علاج میں مزید دو بل کے تین بنیادی باتیں ہوتی ہیں جن کو ہر علاج کا جاننا ضروری ہے۔

الف۔ مرلیش کے بنیادی علامات

ب۔ منسلک و متعلقہ علامات

ج۔ ذیلی اثرات یا ان کا احتمال

ان کے علاوہ، علاج کے خلاف توقع ہونے خراب ہونے یا بالکل ختم ہونے کا احتمال ہر وقت رہتا ہے۔ یہ خطر صرف ایلو پیتھی، یونانی یا ہومیو پیتھی ہی میں نہیں ہے بل کہ جاو نوٹنے کے شیطانی طریقے، عاملوں کے اعمال، یہاں تک کہ خالص روحانی اور نورانی علوم میں بھی موجود ہوتا ہے جن کی بنیاد صرف اللہ، رسول ﷺ اور بدھ و تو پر ہوتی ہے (روحانی علوم کے ماہرین کے مطابق بعض اعمال جلائی ہوتے ہیں جسے ہر کوئی برداشت نہیں کر سکتا، یا ان کی کثرت نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے)۔

رہے کی وہ واحد علم یا طریقہ علاج ہے جس میں رہے کی بھڑیا رہے کی ماسٹر کو یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ مرلیش یا علاج کروانے والے کا مرض یا مسئلہ کیا ہے نہ بنیادی اور نہ ہی مسئلہ۔ اسے یہ جاننے کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ مرلیش کو اس طریقہ علاج پر یقین Faith ہے یا

نہیں، اب رہے کسی ذیلی اثرات Side Effect کی بات تو اس طریقہ علاج یعنی رہے کی میں یا رہے کی سے کسی بھی مرلیش کو کوئی بھی، کسی بھی طرح کا، چھوٹا یا بڑا نقصان ہو ہی نہیں سکتا یا اب تک ہوا ہے یا سنا گیا ہے۔ کیوں کہ رہے کی میں کوئی تھرونی چیز انسانی جسم یا جسمانی نظام میں داخل نہیں ہوتی یا سواے شے توانائی کے۔ اس طریقہ علاج رہے کی کا اب تک صرف ایک ہی نتیجہ نکلا ہے یا نکلتا ہے وہ ہے بہتری، بھلائی اور شفا کے کامل۔ البتہ ضروری ہوتا ہے کہ بعض اوقات فائدہ دہوری نظر نہیں آتا۔

رہے کی کا خلاصہ کہ حضرت انسان یا کوئی بھی مادی جسم 4 طبقے، سطح، یا ذروں میں رہتا ہے اور ان ہی 4 میں سے کسی ایک، دو، تین یا چاروں میں تیار یا طویل ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

(ا)۔ ظاہری یا موجودہ جسم

(ب)۔ دماغ یا ذہنی جسم

(ج)۔ معاش و معاشرت یا جذباتی جسم

(د)۔ روحانی جسم (ذہنی یا غیر مادی)

اگر جائزہ لیا جائے تو ہم اس کے علاوہ کسی اور جسم یا ذروں میں نہیں رہتے، یا یوں کہہ لیں کہ ہماری زندگی کے بھی چار مراحل ہیں اور ہم انہیں میں اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ سب کوئی بھی ہو ان اجسام میں کبھی کبھی کوئی سطح پر جا رہا ہے تو ہم جسمانی یا ذہنی دو ہی طور پر بنا رہے ہوتے ہیں بلکہ کہ ہماری خانہ دانی، سماجی، معاشرتی زندگی بھی متاثر ہوتے گئے ہے، مانی نقصانات بھی ہونے لگتے ہیں بلکہ کہ بہت آہستہ بہت ہر طرح کی الجھنیں اور پریشانیاں گھیرنے لگی ہیں۔ ظاہری اسباب کچھ بھی ہوں، مصلحت سب ہمارے اندر موجود توانائی میں کی یا لگاؤ کا پیدا ہوتا ہے، یہ لگاؤ جسم میں موجود توانائی کے توازن میں خلل پڑنے سے ہوتا ہے یا کہہ لیجئے: کسی بھی سطح پر ہماری علامت اور الجھن کا سبب جسم میں موجود توانائی (الف انرجی) کا کمزور ہے۔ سوال یہ ہے کہ توانائی میں یہ کمزوری کیوں ہوتا ہے؟ توانائی میں یہ لگاؤ کیسے ہوتا ہے؟

ہر قسم کی میڈیکل سائنس یا برطانی ماہرین اپنے اپنے پیشے کے اعتبار سے سطح کے امراض کی الگ الگ توجہ پیش کرتے ہیں تاہم رہے کی کا جواب سب سے جدا اور قابل فہم بھی ہے، کہ انسانی جسم میں سات اہم تھرو (کلائڈ) یا مراکز ہیں جنہیں آسانی کے لیے چکر Chakra (اچھنر) تیزی سے کھو جتے رہنے والا کہتے ہیں یا کہہ لیجئے۔

مرچو

مالک کل میرے والدین پر

سات مرا کر دے ہیں:

- 1۔ سر پہ لپٹی تالو کے اوپر
- 2۔ دونوں ابروؤں کے درمیان
- 3۔ گردن میں حلق کے درمیان
- 4۔ سینے پہ دل کے پاس

5۔ پیٹ میں ناف سے تین انچ اوپر اور تین انچ نیچے

6۔ جڑھو کے نچلے سر پر جہاں تولیدی نظام یعنی اعضائے ریکیہ ہوتا ہے

7۔ ہکر کے جوڑ (ٹیل بون (Tail bone) بڑھ کی ہڈی کے سرے پر موجود ہیں۔

ہماری زندگی کے تمام اعمال، ہر برہنہ ہمارے توازن یا عدم توازن پر مبنی یا مختصر ہے۔ ہم زندگی میں سارے اعمال توازن کے دائرے میں رہتے ہوئے درست طور پر نہیں کرتے۔

ہمارے بہتر سے مل کر اکثر اعمال (جن میں ہم اپنے تئیں درست سمجھتے ہیں) ایسے کرتے ہیں

جو غلط ہوتے ہیں، صرف یہ کہ یہ صحیح نہیں ہوتے بل کہ خود اپنی صحت اور جان و جسم اور زندگی کے

لیئے مفید ہونے کے بجائے مضر اور نقصان دہ ہوتے ہیں۔ جیسے ہم لذت و دہن کو اہمیت دیتے ہیں

اور پرہیز نہیں کرتے، راتوں کو سو رہ جاتے اور کوئی سوتے ہیں، نتیجہ ظاہر ہے جسمانی نظام

میں عدم توازن ہو گا اور بیماریاں پیدا ہوں گی۔

یہ بیماریاں، بیماریاں ان ہی سات مراکز یا پیکروں میں عدم توازن سے پیدا ہوتی ہیں اور

رے کی ان مراکز اور پیکروں میں توازن پیدا کرتی ہے۔ پیکروں کی اصلاح پیچھے ہوتی جاتی

ہے ہم صحت یاب اور شفا یاب ہوتے جاتے ہیں، بیماری کے ساتھ ساتھ ہم اندر ناخوشیوں سے بھی باہر

نکل آتے ہیں۔

جسم کے اندر یا غدد اور پیکروں میں توازن کی دو اہم بات یا جادوئے، اور جھاڑ

پھوک سے نہیں پوری کی جاسکتی ہے بل کہ غدد و پیکروں میں توازن (ملاقات) کی تکمیل سے ہی

ممکن ہے۔ رے کی کا فلسفہ ہے کہ نفسا میں ہمارے ارد گرد قدرت کی عطا کردہ کائناتی توازن

(کائنات انرجی) ہر وقت موجود رہتی ہے، اسی توازن کو جب بیماریاں یا غیر انسانی جسم میں منتقل،

یا داخل کر دیا جاتا ہے تو اندرونی طور پر توازن کا بگڑا ہوا توازن درست ہو جاتا ہے۔ پیکرے

درست ہو جاتے ہیں۔ یہ توازن کی جسم میں کیسے داخل یا منتقل کی جائے، اس کا طریقہ صرف رے کی،

رے کی ہیکل، اور رے کی ماسٹر کوئی معلوم ہے، جو اسے رے کی کاظم کئے وقت بتایا جاتا ہے۔

انسانی جسم تو ہمارا آپ کا ہے غیر انسانی جسم کیا ہے؟ اور کس کا ہے؟ یہ غیر انسانی جسم ان تمام

چرندوں، پرندوں، درندوں اور حشرات الارض کے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تمام پھول، پودے،

اشجار اور آپ کے ارد گرد کا ماحول وغیرہ سب بھی غیر انسانی جسم ہی ہیں۔

(اللہ اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا کئی جگہ فرمان ہے (مقبوم) "چاند، سورج، پہاڑ،

رات، دن، زمین، آسمان، درخت، پتے، وہ تمام جان و زمین میں سے کچھ کھاتے ہو، دودھ پیٹتے ہو اور

کچھ کو سواری اور دوسرے کاموں میں لاتے ہو، سب اللہ کی نشانیاں ہیں اور اللہ نے انہیں اپنے ہاتھوں

سے صرف انسانوں کے لیے بنایا ہے۔ پھر بھی اسے اللہ کا شکر گزار نہیں ہوتا۔" (اللہ کے

رسول ﷺ نے کوف و خوف کے موقع پر نماز ادا کی ہے اور تو یہ استغفار کی ہے وغیرہ۔

غیر انسانی جسم بھی رے کی سے مستفید ہوتے ہیں اور ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں جان و روں

کا تجربہ عام ہے۔ آپ ان سے پیار محبت کا برتاؤ کیجیے تو آپ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ وقت

پڑنے پڑھنے جان آپ پہ نچھاور کر دیتے ہیں۔ اسی طرح پھول، پودے آپ کے پیار، آپ کی

دیکھ بھال کے محتاج ہوتے ہیں۔ آپ ان سے محاسن کی باتیں کریں تو یہ سونکے ہوئے پھول،

پودے پھر سے شاداب ہو جاتے ہیں، ہر دروازہ ہو جاتے ہیں۔

رے کی کوئی کس کوئی چاہت یا نیت کا پیغام دیتی ہے، اسی سے رے کی غیر انسانی

اجسام بھی احتیاجی اثر انداز ہوتی ہے جتنا انسانی اجسام پہ۔

☆☆.....☆☆.....☆☆



رے کی ہیلر

رے کی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والے کورے کی ہیلر کہا جاتا ہے۔ اس کے 3 تین درجے یا 3 تین لیول ہیں۔ رے کی کی ٹیکنل کے بعد رے کی ہیلر رے کی کی ماسٹر بن جاتا ہے۔ ماسٹر بننے کے لیے مزید دو درجے یا دو لیول ہیں۔

رے کی کی معالج کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ ایک خاص عمل یا طریقے کے ذریعے کائناتی توانائی کو نقصان سے اپنے اندر جمع کرے اور مریض، مریض، علاج کے لیے آنے والے کے جسم اور روح میں منتقل (ٹرانسفر) کر دے اور بس۔ یہ توانائی ان ٹیکنوں اور راستوں کے بارے میں خود جانتی ہے کہ کیا کرنا ہے اور کہاں کہاں جانا ہے۔ اور کتنی مقدار میں جانا ہے۔

یعنی مریض کو کچھ روکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہوائی توانائی کو پورا کر دے کی توانائی بحال کر دے کی اور ہم شفا یاب ہو جائیں گے۔ اس طرح یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ رے کی کے معالج کو یہ جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ مریض کو کیا کیا بیماریاں یا پریشانی لاحق ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ رے کی کا معالج (صرف رے کی ماسٹر) رے کی کی ٹیکنل کے دوران یہ جان لیتا ہے کہ اس کا مریض کن کن عارضوں کا شکار ہے یا اسے کیا کیا الجھنیں یا پریشانیوں لاحق ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ نقصان میں ہو جانے والی کوئی چیز تصروف میں لایا جائے اور اس طرح مریض کے جسم میں منتقل کیا جائے یہ طریقہ صرف رے کی کی معالج جاتا ہے، اور ہر رے کی کیکنے والا اسے نہیں دیکھتا۔

رے کی کیکنے کے لیے کی شرائط ہیں۔ پہلی رے کی کی سے ٹیکنی جائے۔ اچھے رے کی ماسٹر

میں کی خوبیاں ہوتی ہیں۔

A۔ وہ لاپرواہ نہیں ہوگا، اس میں ہوش نہیں ہوگی، اس کا انداز تجارتی نہیں ہوگا، اس میں دکھاوا نہیں ہوگا، وہ بلند بانگ دعوے نہیں کرے گا۔ وہ پر خلوص ہوگا، وہ بہت بندھا ہوا، تسلی دینے والا ہوگا، دل جوئی کرنے والا ہوگا۔

B۔ رے کی کے علاوہ کی علوم جانتا ہوگا۔ رے کی کی تمام شاخوں (یوگا، پریش، پانچکشی، مینٹ، بکھارو، خشبو، جھراپی وغیرہ وغیرہ) سے بھی واقف ہوگا۔

اس کے علاوہ مزید شرائط بھی ہیں جن پر پورا اترنا ضروری ہے بصورت دیگر رے کی کا علم اس سے آہستہ آہستہ چھین جائے گا یا جھین لیا جائے گا۔ یوں بھی ان شرائط پر پورا اترنا اور قائم رہنا ہر رے کی کیکنے کے خواہش مند کے بس کی بات نہیں، جس کے بارے میں رے کی کی ماسٹر کو رے کی کیکنے سے پہلے ہر شاعر کو ضرور بتا دینا چاہیے (جو رے کی کی ماسٹر اپنے شاگردوں کو رے کی کیکنے سے پہلے ان شرائط سے آگاہ نہ کرے وہ رے کی کی ماسٹر قابلِ بھروسہ نہیں ہے)۔ مثلاً:

1۔ پہلی اور بنیادی شرط تقویٰ ہے۔ یہاں تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ آپ کم از کم آج سے اپنے جرائم کے متحکم نہیں ہوں گے جنہیں اسلامی عقائد کے مطابق کبیر و گناہوں میں شمار کیا جاسکتا ہو۔

2۔ دوسری شرط غیر مشروط ہے۔ صرف انسان ہی نہیں بلکہ ہر جاندار والے غیر مشروط محبت یعنی کمال کے کوکے پر، امیر کو غریب پر، چھوٹے کو بڑے پر، بڑے کو چھوٹے پر وغیرہ کو اکثر چھ نہیں دیں گے۔ تعصب، نفرت، عداوت، بغض، دشمنی، تمیز، برتری وغیرہ کو دل میں چھ نہیں دیں گے۔ ذات پات، نسل، برادری، حسب نسب۔ وغیرہ کسی بھی بات کو دل میں چھ نہیں دیں گے۔

3۔ سب سے اہم شرط یہ ہے کہ آپ اس علم یا فن کو حصول دولت کا ذریعہ نہیں بنائیں گے۔ علم رے کی کو صرف پیسوں کی خاطر فروخت نہیں کریں گے۔ اصول رے کی جو کار بند رہتا نہ چاہے اسے کسی قسم کی حق (فینس) کے عوض رے کی کیکنے سکھائیں گے۔ یعنی کسی بھی رے کی کی ماسٹر کو جب تک یہ یقین نہ ہو کہ رے کی کیکنے کا خواہش مند مندرجہ بالا (اور پرستی گئی) شرائط پر پورا نہیں اترتا خلوص دل و یکہ نتیجے کے ساتھ وہ ایسا کرنے کی کوشش کرنے کا وعدہ نہیں کرتا کہ رے کی کی ماسٹر ایسے طالب رے کی کو اپنا شاگرد نہیں بنائے گا، اور انھیں یہ یاد رکھادینا کہ اسے اپنے کسی بھی شاگرد کے بارے میں جب بھی پتا چلے گا کہ وہ (شاگرد) رے کی سے پیدا ہونے والی صلاحیتوں اور رے کی کے فن کا فائدہ اور

نا جائز استعمال کر رہا ہے تو وہ (استادہ رے کی ماسٹر) اپنے اس شاگرد کی صلاحیتیں صلب کر لے گا، رے کی کا علم ہمیں لے گا (ہر قابل و ماہر رے کی ماسٹر ایسا کر سکتا ہے)۔
رے کی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ رے کی کا معالج لالچ، حسد، بغض، رنگین مزاجی، سکون مزاجی، دکھاوا، غرور اور برے اعمال کے نتیجے میں رے کی کی خوبی، خصوصیت اور صلاحیت کو چھینتا ہے۔ رے کی کا اثر اس سے خود بخود چھین جاتا ہے۔ رے کی اس سے ناراض ہو جاتی ہے، رے کی کا وہ معالج مالی دشواری، ذہنی پریشانی، جسمانی عوارض اور قدرتی آفات کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔

☆☆.....☆☆☆☆



رے کی کے مدارج

درجہ اول (فرسٹ لیول)

"اس درجے میں صرف موجود جسم کا علاج ممکن ہے" اس درجے یا لیول کا شاگرد (رے کی ہیلر، معالج) اپنا کسی بھی شخص کا جسم پر ہاتھ رکھ کر علاج کر سکتا ہے۔ اگر سر، پیش راضی ہو تو رے کی ہیلر (شاگرد) ہر چکرے پر ہاتھ رکھ سکتا ہے، عضوں کا کہنا ہے کہ صرف انگلی کے چھو جانے سے رے کی کی توانائی منتقل ہو سکتی ہے، غلط ہے ہاتھ (پوری ہتھیلی۔ پام) کا جسم پر رکھنا ضروری ہے۔ (تفصیل کے لیے میرے دوسرا مضمون رے کی کیسے دی جائے پڑے)

درجہ دوم (سکنڈ لیول)

"اس درجے میں معالج رے کی ہیلر دینا ہے کسی بھی جسم کے کسی حصے میں موجود کسی بھی مرلیش کو توانائی منتقل کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے، چاہے وہ اپنے مرلیش (میکل) کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔" (تفصیل کے لیے میرے دوسرا مضمون رے کی کیسے دی جائے پڑے)

درجہ سوم (تھرڈ لیول)

"روحانی صلاحیتوں کا حصول" اس لیول کا معالج (رے کی ہیلر) جسمانی کے ساتھ ساتھ ذہنی، جذباتی اور روحانی معاملات کا علاج بھی کر سکتا ہے چاہے مرلیش سامنے موجود ہو یا کہیں اور دنیا کے کسی بھی خطے میں رہتا ہو۔

درجہ چہارم (فورٹھ لیول)

"اس درجے (لیول) میں پہنچنے کے بعد معالج (رے کی ہیلر) رے کی ماسٹر کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور اس درجے کی تکمیل کے بعد وہ رے کی ماسٹر بن جاتا ہے۔

دنیا کے بہت سے قدیم معاشرے (گھوڑ) میں اتھ سے سہارا، چوکور بادشاہ کا رشتا بن کر دینے کی بھرتی روایتیں اور کہانیاں ملتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ، بدھ اور بہت سے عظیم اوتار اس قسم کے مجوزات سے نوازے گئے تھے۔ یہ علم مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے چند مذہبی بڑوں (سادھوؤں، سنتوں، لاماموں) کے سینوں میں محفوظ تھے نیز تہی سے محدود اور معدوم (ختم) ہوتے جا رہے تھے۔ گرچہ باتھوں سے شفا پانے کا طریقہ بیان اب بھی چاندنی علاقوں میں جاری تھا تاہم صدیاں گزرنے کے باوجود اس قسم کے علاج کا کچھ سا رواج نہ تھا۔ جہاں تھا وہاں بھی قلیل بھر سارا قابل اعتماد تھا۔ دینا میں ہر مذہب کے پیروکاروں میں یہ باتھ عام تھا کہ باتھوں سے شفا پانے کا طریقہ علاج اپنا وجود کھو چکا ہے اور شفا پانے کا یہ طریقہ بالکل ختم ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر بیٹی کیو (جاپان) میں پیدا ہوئے ان کی پرورش اور تعلیم کیو میں موجود یسائی مشنری میں مکمل ہوئی، اسی لیے وہ وہاں سے گہرا کاڈ رکھتے تھے، پھر وہ تعلیم کی شکل کے بعد جاپان یونیورسٹی کے چانسلر بن گئے۔ کئی سال بعد ۱۸۹۲ء میں ان کے بہت سے شاگردوں نے ان سے سوال کیا کہ اگر وہ بائبل میں موجود ہر چیز پر واقعہ اور ہر بات پر یقین رکھتے ہیں تو کیا وہ یسائی کی طرح لوگوں کو خطایاب بھی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کیو نے یہ محسوس کیا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے بل کہ ایسا کبھی کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ گرچہ بائبل پر پورا مبنور تھے مگر تاہم وہ نہیں جانتے تھے کہ حضرت یسائی لوگوں کو کس طرح خطایاب کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے شاگردوں کو جواب دیا کہ وہ گرچہ ایسا نہیں کر سکتے تاہم بائبل میں لکھی ہر بات درست ہے۔ ان کے شاگردوں کے لیے یہ جواب کافی تھا، سوائے انھوں

نے استاد کے جواب کو استاد کا حضرت عیسیٰ اور بائبل پہ اندھا اعتقاد و اعتماد کہا۔

ڈاکٹر بیسوی نے اس سوال و جواب کے بعد اپنے ہم مد سے استغاثی دے دیا اور اس یقین کے ساتھ امرے کا (USA) چلے گئے کہ شگروں کی پیدا کردہ انجمن کا جواب اس یسائی ریاست میں ضرور ملے گا۔ وہ شکاگو کوئی دور سی سے منسلک ہو گئے، یہ یسائی مذہب اور حضرت یسعی کے بارے میں کافی کچھ پڑھ لینے کے بعد بھی انھیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ بائبل میں موجود شفا یانی (جیالک) کا علم اور معلومات ادھوری کیوں ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جان پائے کہ اس زمانے میں شفا یانی کس طرح کی گئی تھی، اس لیے کہ بائبل میں حد سے زیادہ رد و بدل کروایا گیا تھا۔ انھیں اپنے مطالعے، تھوکن اور دھجھو کے دوران یہ پتا چلا کہ کچھ مدہ کے یہاں بھی شفا یانی کا کس طرح رائج تھا۔

ڈاکٹر یونی واپس جاپان آگئے اور چین بودھ: Zen Buddhist: (چین مت کے ماننے والے) کچھ آرمائی کی جب بدھ مت میں شامل ہوئے تو انھوں نے آپ نے بعض مذہبی عقاید کے ساتھ بدھ مت کے مذہبی عقاید میں شامل کر لیے انھیں چین بودھ کہا جاتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بودھ کا مرکز چین تھا) کی تعلیمات کا سلاطین شروع کر دیا، جو اب پرمکھی بودھ سڑپائے نامہ انھیں کافی معلومات حاصل ہو گئیں جس سے بدھ مت کی صحیح فاق و تعلیمات کا تبت (تبت اس وقت چین کا ایک حصہ تھا) میں موجود ہوئے کان کراف ہوتا ہوا ان تعلیمات اور صحیح فاق کے بعد ڈاکٹر یونی کو اس میں ہوا کہ یہ سب کچھ شفا یابی کے لیے پرمکھی کافی نہیں ہے۔ بدھ احوال (بدھ مت سراسر Buddhist Sutras) کا ترجمہ چینی زبان میں کیا گیا تو ان کے مغنا ہیل بدل چکے تھے، ان کے معانی تہر آپ اور صفات کھو گئے تھے۔ ڈاکٹر یونی کوتا یا گیا کہ بودھ کی اصل تعلیمات اس وقت کی زبانوں میں سے ایک زبان سنسکرت میں اب بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر یونی نے سنسکرت سیکھنے کا ارادہ کیا اور چند ہی مہینوں میں وہ سنسکرت زبان کے ماہر ہو گئے۔ سنسکرت زبان میں تعلیمات بودھ پڑھنے کے بعد ڈاکٹر یونی کو اندازہ ہوا کہ صحیح بودھ علم کے یہاں بہت سی چیزیں علم اور معلومات نہیں ہیں، نیز ان کے یہاں موجود بہت سے تشبیب ہیں، منکوی اور صوفی الفاظ ایسے ہیں جن کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ ممکن نہیں۔ انھیں شدت سے یہ احساس ہوتا ہے کہ انھوں نے بدھا کے طریقہ و علم کی کچھ (چابی، Key) بھی دریافت کرنی ہے اور ان کے پاس معلومات کا خزانہ بھی ہے لکن وہ علم ابھی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ اب بھی چین بدھ کی خان قادی میں رہے

تھے۔ ڈاکٹر یونی کو اپنی تنگ دامنگی کا احساس جب شدید تر ہونے لگا تو انھوں نے خان قاہ کے راہب، باوری، سے مشورہ کیا، وہ دونوں مل کر اس مسئلے کا حل ڈھونڈنے لگے، انھوں نے طویل مراقبہ کئے، انھیں ہدایت و رہنمائی ملی۔ ڈاکٹر یونی کی یاد (Kuri Yama) نامی پہاڑ پر چلے گئے تاکہ ہدایت کے مطابق 21 دن کا بغیر خوش غذا کھائے عبادت (مراقبہ) سکون سے کر سکیں۔

ڈاکٹر یونی نے پہاڑ کی بلندی پر ایک چشمے کے قریب مناسب جگہ ڈھونڈی اور فیصلہ کیا کہ اسی جگہ انھیں عبادت کی گئی مراقبہ کی تکمیل کرنی ہے۔ اور یہاں انھیں یہیں اپنے تمام سوالوں کے جواب ملیں گے۔ 21 دنوں کا حساب رکھنے کے لیے انھوں نے 21 پتھر چن لیں۔ وہ روز ایک پتھر دور و پھینک دیتے تھے کیسویں روز صبح حسب سابق بغیر کچھ کھائے صرف پانی پر گزارہ کرتے ہوئے حالت مراقبہ میں وہ کسی آگاہی کے منتظر تھے ان کے آخری پتھر پھینکنے کے کچھ دیر بعد مشرق کی طرف سے چمکتا ہوا تیز روشنی کا ایک گولا ابھر نے لگا جو ان کی طرف تیزی سے قریب ہو رہا تھا اور روشنی تو بتا جا رہا تھا۔ اپنی طرف بڑھتے ہوئے اس کو لے کر رفتا اور چمک سے ڈاکٹر یونی کو خوف محسوس ہونے لگا، انھوں نے وہاں سے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن انھیں خیال آیا کہ ان کی ساری عبادت و ریاضت اسی روشنی کے حصول کے لیے تھی، سو انھوں نے خود کو پکڑ کر اڑنے والے کی رضا کے سر پر گرد و باروشنی کا گہرے قریب تر ہو کر ان کی چپھنی کے وسط ڈاکٹر یونی کی ہوس ہو گیا۔ ڈاکٹر یونی خوش فہم تھے۔ وہ مدہوش ہونے لگے، مدہوشی کی حالت میں وہ سوچنے لگے: مرنے کے بعد وہ ضرور جنت میں جائیں گے، وہی کیفیت میں انھوں نے جنت کے ساتھ رنگ دیکھے، انھیں انگوں کے ساتھ چمکدار لکیر بھی تھی جو تلیں بولیں سے بھری ہوئی تھی، پھر ایک ایک کر کے سنس کرت کے تمام غمی حروف تہجی و استعارے نظر آنے لگے جو سننے کی طرح چمک رہے تھے اور بالبلوں کے اندر تھے۔ ہر نئے حرف کے آنے سے پہلے پرانے حرف کے ساتھ اُسے استعمال کرنے کی ہدایت بھی دکھائی دیتی تھی جو ان کی یادداشت میں محفوظ ہو جاتی تھی۔ ان کی تلاش کا سیلاب ہو چکی تھی، ان کی ریاضت کا پھل انھیں مل گیا تھا۔ ڈاکٹر یونی خوشی سے پھولے نہیں رہے تھے، ان کے لیے اپنی خوشی کو چھپا ہوا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ لوگوں کو اپنی کامیابی کا مزہ دھانسنے کے لیے تیزی سے پہاڑ سے نیچے اترنے لگے، جلد بازی میں ان کا پاؤں ٹوٹی ہو گیا، اس سے خون رس نے لگا اور زخم تکلیف دے لگا۔

رسے کی کاہلا تجر با آسی ہاؤں پر کیا گیا، ڈاکٹر یونی نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے زخمی پاؤں

پر رکھ دیے جلد ہی خون بہنا رک گیا اور درد ختم ہو گیا۔

ہاتھوں سے شفا پائی کی خبر دریافت کے بعد دنیا کی پہلی بھلیکھی تھی۔ وہ پہاڑ سے اترتے گئے، پہاڑی کے دامن میں، سرگرم کے کنارے، ایک چھوٹی سی سرائے تھی۔ وہ کیڑوں سے بھوکے تھے انھوں نے سوچا کہ سرائے میں کچھ کھائی لیں، سرائے کے مالک نے انھیں کھانے سے روکا کہ طویل بھوک کے بعد تغذی غذا نقصان دہ ہوتی ہے۔ یہ گفتگو جاری تھی کہ اندر کی جانب سے کی عورت کے چہرے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا کہ سرائے کے مالک کی بیٹی کے دانت میں کیڑوں سے شدید درد ہے جس میں کیڑا سوائے غذا نقصان دہ ہوتا ہے، اور اب وہ ہر شخص کو کھانے کو بچنے کو ڈھکی چھپی ہے۔ ڈاکٹر یونی نے سرائے کے مالک سے کہا: وہ ایسا علاج جانتا ہے جس سے اس کی بیٹی ٹھیک ہو جائے گی اور یہ بھی کہ وہ خود لڑکی کو بیچ کر بھوک کا درد دور کرے گا، یہ بھی یقین ہے کہ وہ لڑکی اسے کوئی نقصان بھی نہیں پہنچائے گی اور اس کی بات بھی مانے گی۔ سرائے کا مالک چند لمحوں سے دیکھتا رہا پھر کہنے لگا میرے ساتھ آؤ۔

لڑکی ایسے کمرے میں بندھی جس میں بے گھر ہو جانے والی عورتیں آتی تھیں۔ وہ لڑکی انھیں دیکھتے ہی رونے لگی، اس کا چہرہ اسو جا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر شدید غم و غاری تھی۔ ڈاکٹر یونی نے اس سے کہا: اگر تم صرف چند منٹ خاموش اور ساکن رہو تو تمھاری تکلیف بالکل ختم ہو جائے گی۔ لڑکی نے منہ بند کر دیا، ڈاکٹر یونی نے اندر چلے گئے اور بے گھر ہو جانے کی بات کرنے لگے۔ اس لڑکی کا علاج کیا گیا، اس لڑکی کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا، چند لمحوں میں وہ لڑکی پر سکون ہونے لگی، اس کی تکلیف کا تم کو کچھ بھی نہیں، وہ کیڑوں کے بعد آرام سے سو گئی۔ سرائے کے مالک نے انھیں خوش ہو کر اس علاج کے بدلے کھانے کی درخواست کی۔ ڈاکٹر یونی نے پسندیدہ اجا پانی کھانا بغیر کوئی گرائی یا بھاری پن محسوس کیے آرام سے کھا دیا، پانی کے ہر اشیا کی کیفیت سے بچے رہے۔ ڈاکٹر نے سرائے کے مالک کو بتایا کہ یہ طریقہ علاج کرے گی ان تک ہے۔ سرائے کے مالک نے ڈاکٹر سے درخواست کی کہ آپ تھوڑی دیر آرام کر لیں اس طرح آپ کی طویل ریاضت کی تکلیف بھی دور ہوگی اور اس وقت تک میری بیٹی انھیں کھانے کی تو آپ اس کی پھر سے بھلیکھ کر دیتے ہیں گا۔ وہ دونوں میں لڑکی بل لکھ لکھ ہو گئی، وہ لڑکی اور سرائے کا مالک ڈاکٹر کے بے حد ممنون ہوئے۔

ڈاکٹر یونی جلد سے جلد خان قاہ پہنچے تاکہ وہ اپنے دوست (خان قاہ کے راہب) سے اپنی کامیابی کی خوشی بانٹ سکیں اور آئندہ کالہ سے نہ عمل لے کر سکیں۔ جب خان قاہ پہنچے تو آپ نے

دوست کو گلیا (آئریکسٹ) میں سب سے پہلے انھیں شفا یاب کیمپ پر لے پایا کہ وہ کیڑی غریب، نشے اور تاریک گلیوں والے علاقے میں چلے جائیں۔ انھوں نے کئی سالوں تک وہاں کے فقیروں کا علاج (ہیپلیک) کر کے کیا "اس امید کے ساتھ کہ اب وہی زن و بچہ کی خدا کی عطا کردہ صحت کے ساتھ سکون سے گزار سکیں گے"۔ کافی عرصے بعد ایک دن انھوں نے محسوس کیا کہ وہ بہت سے لوگ جو ان کے خیال میں ٹھیک ہو چکے تھے، دوبارہ ایک ماگ رہے ہیں۔ ڈاکٹر بیوٹی کے سوال پر انھوں نے جواب دیا: صحت، مزدوری اور کام کر کے زندگی گزارنا بہت مشکل اور ذمہ داری کا کام ہے جب کہ ہیپلیک مانگتا قدرے آسان بھی ہے اور اس میں کسی قسم کی الجھن اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے، ہم غریبوں کے ضمیر تو پہلے ہی مر چکے ہیں یا یاد ہے لوگ اپنی اپنی تھکن کی خاطر ہمیں کچھ کے لگا لگا کر مار دے تھے۔ یہ درست ہے کہ ابتدا میں ہمیں شکاری تو بہت ہوتی ہے لیکن جھوک اور غربت ضمیر کے باریک پردے کو اتار پھینکتے ہیں زیادہ قتل و قتل نہیں کرتی۔

ڈاکٹر بیوٹی کو اس جواب سے گہرا صدمہ ہوا۔ انھوں نے مراقبہ، بھجا، ریاضت چھوڑ دی۔ پھر انھیں چین بدھ کے راہب یاد آئے جو بودھ کے ماننے والوں کی جسمانی نگہداشت کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی صحت کا بھی خیال رکھتے تھے جس پر آپ نے توجہ نہ پانچھوڑا تھا۔ انھوں نے محسوس کیا کہ صرف اس میں صحت یابی کی نہیں بلکہ کردار کو شفا یاب کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لیے آپ نے ایک کام شروع کیا جو بعد میں پانچ (5) روحانی اور ایک کرے کی میں شمولیت کم از کم آج کے لیے۔ یا۔ پانچ روحانی اقوال کا وعدہ صرف آج کے لیے۔

(اگر اس وعدے پر وڑنا عمل کیا جائے تو ہم اور ہمارے پچاس فیصد مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے)۔

- (1) میں پریشان ان نہیں ہوں گا
- (2) میں غصا نہیں کروں گا
- (3) میں اپنا کام ایمان داری سے کروں گا
- (4) میں قدرت (خدا) کی عطا کی ہوئی تمام رحمتوں کا شکر گزار ہوں گا
- (5) میں آپ سے دوستانہ اور اوروں سے دُشمنی کے واسطے تمام جان و مالوں کے ساتھ

حسن سلوک سے پیش آؤں گا۔

ڈاکٹر بیوٹی کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ غریبوں، فقیروں نے کبھی اس بات پر شکر گزاری اور انھیں کی کہ انھیں قدرت (خدا) سے جو شفا یابی حاصل ہوئی ہے اس کے لیے وہ قدرت اور رے کی کے احسان مند ہیں۔ انھیں صحت و شفا یابی چون کہ بڑا کمی صحت، طلب، توقع اور شرج کے لیے تھی اسی لیے ان پر نیاز مند کی بجائے کھل پھنڈی اور پرائی حالت پر پلوت جانے کی کیفیت باقی و غائب تھی، جس نے انھیں رے کی اور قدرت کا شکر گزار نہیں ہونے دیا۔ اس واقعے کے بعد ڈاکٹر بیوٹی نے فیصلہ کیا کہ اب صرف اُسے رے کی دی جائے گی جو قدرت کے اس حیرت انگیز تحفے کو سراہے گا اور جو اس کا خواہش مند ہوگا، جو رے کی بکھرے رے کی کے ذریعے شفا یابی کی خود درخواست کرے گا۔ (تیر کچھ نہ کچھ ایک دہائی ضرور کرے گا۔ چاہے وہ ادعا اور شکر گزاری کے واضح کلمات کی شکل میں کیوں نہ ہوں)۔

ڈاکٹر بیوٹی نے صرف ان لوگوں کو رے کی کی تعلیم دی جنہیں بچ اور نوکر تلاش تھی۔ اس کے لیے انھوں نے پورے جاپان کا سفر شروع کیا۔ وہ دن کے وقت بجلی (نورج) لے کر گھومتے تھے۔ پرنس لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو جاتے جو ان سے جانا چاہتے تھے کہ عاقل، بالغ، فاضل اور خوش حال نظر آنے والے انھیں آخر دن کے لیے بجلی (نورج) لے کر کیوں ہمارے پاس۔ وہ انھیں بتاتے کہ وہ ان لوگوں کی تلاش میں ہیں جنہیں جی یا ایک نوکر کی تلاش ہے جو ان کے بدلے دواغ کو منور کر دے۔ پھر وہ انھیں ان اجلاس میں مدعو کرتے جہاں وہ رے کی وضاحت کرتے اور رے کی کی شفا یابی کے بارے میں بتایا کرتے تھے۔ انھوں نے رے کی کے بہترے طالب علموں میں سے صرف سولا (16) کو ماہر (ماسٹر) ہونے کی سند عطا کی۔ سولا ماہروں میں سب سے بونہار ڈاکٹر چوری جوجیاشی (Churijo Hayashi) تھے۔ یہی ڈاکٹر جیاشی رے کی کے دوسرے بڑے ماہر (گریڈ ماسٹر) بنے۔ ڈاکٹر جیاشی بحریہ کی محفوظ فوج کے آئیمر (Reserved Neval Officer) تھے۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے وہ نوکیو میں اپنا رے کی کا بہت بڑا اسپتال نما مطب (کلینک) چلاتے تھے۔ ڈاکٹر جیاشی کا انتقال 1940ء میں ہوا۔

ڈاکٹر جیاشی کی کوڈ ڈاکٹر بیوٹی کی دریافت کردہ رے کی طریقہ کار کے انتظامی ڈھانچے کو تشکیل کرنے میں بھی جیت دے تھے اور باقیوں کے کینے کی درست حالت (چوڑی شن) کو ایک خاص معیار

دے نے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے طب (کلینک) میں آنے والے تمام لوگوں کا نفسی (کارڈ) اندراج بھی رکھا تھا کہ کون کس یا کس کس امراض کے لیے آیا اور کتنے دنوں میں کتنی بار دے کی لے کے بعد ٹھیک ہوا۔ تیز کس طرح کے مرض، مسئلے کے لیے کون کون سے درجن نشان (کسبل) اس تیمال ہوئے۔ اسی طب میں ڈاکٹر ہوا یوکاتا (Hawayo Takata) کو علاج کے لیے آپ ریٹین ٹیکل پر سے بلا یا گیا تھا۔ 1935ء میں جب ڈاکٹر یوکاتا اس ہسپتال میں داخل ہوئیں تو وہ مجسم امراض تھیں ہر مرض کا علاج کرتے کرتے وہ خود ہی دے کی (ریک ٹش زارے کی ہیلپر بن گئیں۔ ڈاکٹر یوکاتا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ ڈاکٹر یونی کے سہیلے کی اگلی اور آخری دے کی ماہر (گریڈ دے کی ماسٹر) ہیں۔ ڈاکٹر یوکاتا کے علاوہ تمام دوسرے دے کی ماسٹر بھی جاپانی ہی تھے، ان سب کا علم ان کے سینوں میں ان کے ساتھ معدوم ہو گیا۔

ڈاکٹر یوکاتا بھی جاپانی تھیں۔ ام ری کا میں پیدا ہوئیں تھیں، ان کی مستقل رہائش ہوائی (USA) میں تھی، اسی لیے وہ دے کی کا علم ام ری کا (USA) لے آئیں۔ وہاں بانسٹاپور دے کی سکھانے کا مدرسہ (Reki Institute) قائم کیا۔ ڈاکٹر یوکاتا کا ان بھال 1980ء میں ہوا۔ آپ نے آپنی پوری زندگی میں 22 دے کی ماسٹر بنائے۔ ہمارے پہلے بھال ان ہی میں سے کسی ایک سے جاتا ہے۔ پھر ڈاکٹر یوکاتا نے ڈاکٹر جیائی اور ڈاکٹر یونی کے (سینوں) ہمارے پچھلے (سینوں) میں نبغ میں اس وقت جاپان کی طرح ہر علم کو عزت و توقیر حاصل دیکھا اس وقت ام دے کیوں میں عام طور پر علم حاصل کرنے کا رجحان نہ تھا، اسی لیے علم کی قدر تھی۔ دے کی ایک خاص مہم تھی۔ سے ٹرن ٹی (Attunement Process) کے ذریعہ آسانی سے سکھانی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر یوکاتا نے اس بات کا خطرہ محسوس کیا کہ اس طرح دے کی بانٹ نے مغربی باشندوں میں دے کی کی قدر نہیں کی جائے گی کہ اس دور میں صرف دولت یا دولت سے حاصل کی ہوئی چیز کی قدر کی جاتی تھی، سوا انھوں نے دے کی کی تعلیم کے لیے مناسب ترین رقم لے لی شروع کر دی۔ اس طرح نبغ میں بھی دے کی کو ایک خاص مقام و احترام دیا جانے لگا جو دے کی کا حق بھی ہے اور دے کی کے لیے احسان مندی وہ ان کساری کی طلب بھی۔ دے کی ماہر بننے کے لیے دس ہزار 10,000 ڈالر رقم مقرر کی گئی، اس طرح دس ہزار ڈالر کی رقم دے کی ماہر بننے (ماسٹر شپ) کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر یونی کو ان کے ان سہ قاتل کے بعد کیونہو میں موجود بدھ مت کے مندر (گچوڈا) میں دفن کیا گیا، اور

اس وقت کے جاپانی شہنشاہ نے باپ کے بعد انھیں یہ عزت بخشی۔ (بدھ مت کے سن ذر (گچوڈا) میں صرف شاہی خاں دان کے افراد ہی دفن کیے جاتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆



ڈاکٹر میکاؤ یونی



ڈاکٹر ہوا یوکاتا

رے کی کے روحانی اصول

مطالبا و معانی

Spiritual Principales Of REIKI

رے کی کے پانچ اصولوں کا مقصد و مطالب اور تفصیل
(تجربے کی بنیاد پر پیرواقتی مشورہ: ان اصولوں کو اگر مستقل اپنالیا جائے تو ہر مرض اور ہر الجھن
خود ہی کم محسوس ہونے لگتی:)

- (1) کم از کم صرف آج کے لمحے، میں پریشان نہیں ہوں گا۔
ہم جب اپنے آپ کو اصل اللہ سے اللہ کے بندہ ہونے سے اللہ کی حقیت ہونے سے، یعنی
کسی ایسی قوت کے موجود ہونے سے جو ہمارے سارے کاموں، اور مل کا بنانے، بکاڑنے،
ستوارنے اور ہماری ضرورت پوری کرنے والا ہے) سے الگ محسوس کرنے لگتے ہیں تو ہم پریشان
ہو جاتے ہیں۔ اللہ کو اپنی ذات سے آپ نے آپ سے ہم آج تک کچھ نہیں سنا۔ (اللہ اور اللہ کی آواز کو اپنے
اندر محسوس کیجئے)۔ یاد رکھیے، Remember۔ "سوال کیجئے، Ask۔" "سنئے، Listen۔" "مانئیے،
Accept۔" "عمل کیجئے، Act۔" دوڑ بھاگ کیجئے، اپنی مکنت بھر پور کوشش کیجئے اور پھر سب کچھ اللہ پر
چھوڑ دیجئے۔ یقین کیجئے آپ کو کوئی پریشانی ہوگی اور تاہی کسی قسم کی کوئی الجھن۔ آپ کی ہر نیک
طلب ہر نیک خائن ضرور پوری ہوگی، اور یقیناً صحت و شفا پائی بھی۔
- (2) کم از کم صرف آج کے لمحے، میں غصا نہیں کروں گا۔
غصا ہمارے اندر اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم اپنے آپ کو کائے ناتی شعور سے الگ تصور
کر کے خود کو مجرم سمجھتے، مانتے سمجھتے ہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ جب ہم اپنے آپ کو اپنے اختیار، اپنی بساط

'اب آپ شکر گزار ہوں گے کہ میں شکر گزار ہوں اُسی وحدہ لا شریک کا جس نے (مریض کا نام
لے کر) کوکل یا جسمانی، ذہنی، جذباتی اور روحانی طور پر شفا یاب کر دیا ہے۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

رے کی دینے کے انداز



سے کم تر پاتے ہیں (اسوقت اگر چہ احساس اپنی برتری کا ہوتا ہے اور بظاہر ہم دوسروں کو اپنے سے کم تر محسوس کرتے ہیں) تو ہماری انا پر سوار ہو جاتی ہے اور ہمیں قوی ترین بنا دیتی ہے جب کہ ہمارا اختیار تو اتنا بھی نہیں کہ ہم اپنے جسم پر بیٹھی کسی کو لیے یا ہاتھ بٹانے بغیر اڑ سکیں۔ بہر حال اپنی بھڑکی کے لیے ہر ضرورت حال کا جائزہ دیکھنے جس سے فیصلہ لیا ہوتا ہے۔ ہم فیصلہ اس لیے کرتے ہیں کہ ہم یہ سوچتے ہیں، یہ احساس کرتے ہیں کہ میں فیصلہ ادا رہا ہے، ہم میں یقین پیدا ہو رہا ہے۔ آپ صورت حال کو الگ انداز سے دیکھنے کی کوشش کیجئے، اپنے ادراک کو بدلنے کی کوشش کیجئے۔ اس صورت حال کو جسے شفا یابی کی، توانائی کی ضرورت ہے وہی طور پر اُسے اپنا اعتماد و اپنا پیار دیکھئے، اپنی بردباری سے چسکی دیکھئے اور ہمیشہ اس قسم کی صورت حال کا تجربہ کرتے رہیے کہ کہاں چاہت و خلوص میں کھوت ہے، کہاں آپ کی توجہ میں کمی ہوتی ہے اُس کا ازالہ کیجئے، اُسے شفا یاب کیجئے، یقین چاہئے کچھ ہی دنوں میں آپ کو تجربہ محسوس ہوگا، فیصلہ آپ کے اندر سے کافور ہو چکا ہوگا۔ (3) کم از کم صرف آج کے لیے، میں اپنا کام دیانت داری سے کروں گا۔

دو لوگ بھی جہا اپنی ایمان داری کا بلند باغک دکھا کرتے ہیں، کیا وہ بھی دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنے آپ سے یا اپنی ذات کے ساتھ ایمان دار ہیں؟ ہم سب ایمان دار نہیں ہیں۔ خود نہیں اور خود اپنے آپ سے ایمان دار ہو نہایت بڑی بات ہے۔ بہت مشکل ہے۔ ہم سب میں خود کو ہم آہنگ نہیں ہیں اسی لیے سکون، سچائی، ایمان داری سے زندگی نہیں گزار پاتے۔ میں ہر ایک مشکوک نظر آتا ہے، ہر ایک بے ایمان دکھائی دیتا ہے، اسی لیے ہم خود اور پورا معاشرہ مل کے پوری دنیا ہی جھین، ایک دوسرے سے نفی اور متضاد نظر آتی ہے۔ خود اپنی ذات سے ایمان دار رہنے کے دوسروں میں ایمان داری پھیلائیے۔ اس سے امن اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہوگی۔ یقین کیجئے جب آپ ہر بات، ہر چیز اور ہر ایک کے ساتھ سچائی اور ایمان داری کے ساتھ زندگی گزاریں گے تو خود بخود آپ اپنی ذات کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہو جائیں گے۔ آپ کا ہر تجربہ خوش کار اور اپنی اپنی پر سکون ہو جائے گا۔ (4) کم از کم صرف آج کے لیے، میں قدرت کا شکر گزار ہوں گا۔

شکرگزاری کی عادت ڈالنے اور ہر وقت شکرگزاری کرتے ہوئے زندگی گزارنے ہر بات پر، ہر عزت پر اپنی پشیمانی پر شکر ادا کیجئے۔ اُس ذات کا شکر ادا کیجئے کہ آپ لاکھوں سے بہتر ہیں۔ شکر گزار بننے، آپ کے پاس ہزاروں دوسروں سے زیادہ ہے۔ شکر ادا کیجئے، اُس ذات سے سکڑوں دوسروں کے

مقابلے میں زیادہ برآمد کر دیا ہے، آپ کو زیادہ عزت عطا فرمائی ہے۔ شکر ادا کیجئے، آپ دینے والے ہیں مانگنے والے نہیں۔ شکر ادا کیجئے، آپ کی لوگوں کی نسبت طاقت ور ہیں کرو گئیں۔ شکر ادا کیجئے، اُس نے دوسرے بہت سے لوگوں کی طرح آپ کو سخت مظاہر نامی سے تیار نہیں، اگر کوئی مرض ہے بھی تو موزی، تکلیف دہ اور جان لیوا نہیں۔ اُس کے ہر برہان پر شکر ادا کیجئے، اُس کے ہر بندے اور اُس کی تخلیق کردہ تمام چیزوں کا شکر ادا کیجئے، جو اللہ کے بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اپنے خالق کا شکر گزار ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر ایک سے شکرگزاری کا رویہ اپنائیے، درست راستہ اختیار کیجئے، کوشش کیجئے، یقین کیجئے راستہ اقدام سے آپ کی زندگی میں، آپ کے اندر طاقت، ولولہ، بہت توانائی جوش ٹھانٹیں مارنے لگے گا اور آپ کی زندگی میں فراوانی لے آئے گا۔ (صرف اُن کے لیے جو رے کی جانتے ہیں یا جو آج، ابھی رے کی سکھ (رے کی کایوں کا رے) ہیں۔ خود کو روزانہ رے کی دیجیے۔ روزانہ رے کی دے دے سے وہ پرانے اور نفی نقوش مٹ جائیں گے جو آپ کا رستہ رکھتے ہیں، جو آپ کو افکار میں جکڑا کرتے ہیں آپ کسی یادداشتی مطلب سے یا رے، جھین لے جھ سے حافظہ میرا نہیں کہیں گے۔ دکھ، درد، تکلیف، بھوک، بیماری سب دماغ سے نکلے ہوئے ہیں۔ قدرت کے پاس کائنات میں کی چیز کی نہیں ہے، ہر چیز آپ کے لیے ہے، پوری اُن یا آپ کے لیے سحر کردی جی ہے۔ یعنی زیادہ باتیں میں کاغذ پر لکھی گئی ہیں، اُن کی کاپیاں بنائی ہوئی ہیں، اپنی جگہ پر اپنی جگہ کی۔ آپ میں توانائی پیدا ہوئی خوش حالی پر حق جانے کی کامیابی کا ملامت آپ کے کندم ہوئے گی۔ (5) کم از کم صرف آج کے لیے، میں اپنے پڑوسیوں کے اور تمام جانداروں کے ساتھ نیک نیتی حسن سلوک اور خوش داری سے پیش آؤں گا۔

ہم سب ایک کانٹا ہیں یا یوں کہہ لیجئے، ہم سب ایک ہیں، بظاہر الگ الگ نظر آتے ہیں، اپنی ذات میں مکمل نظر آتے ہیں، خود کیجئے تو ہم سب نیک نیت دنیا کی ہر چیز، ہر مخلوق اور خودی ہے۔ ہم سب ایک دوسرے سے متنق ہیں۔ ہم سب ایک دوسرے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ دنیا کی سب مخلوق ایک دوسرے کے بغیر مکمل ہے۔ چھوٹی سی مثال ہے ہم نفسا میں موجود آسکین اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔ ہماری زندگی کا انحصار اس آسکین پر بھی اتنا ہی ہے جتنا بعض دوسری چیزوں پر لیکن ہم اپنی انسانوں کے ذریعہ جو کچھ خارج کرتے ہیں وہ بھی ہمارے ارد گرد جو بعض چیزوں کے لیے آتا ہی تاہم منہ ہے جتنا آسکین ہمارے لیے جب کہ ہمارے جسم سے خارج ہونے والی بعض چیزیں خود

ہمارے لیے نقصان دہ ہو جاتی ہیں۔ آپ کسی ایسے مکان میں رہتے ہیں جہاں آپ کا کوئی پروڈی نہیں، کچھ ہی دنوں میں آپ غن ہائی سے دشت زدہ ہوتے گئے ہیں۔ عمر میں جہاں چرند، پھول، پتے، درخت ناہوں وہاں آپ کتے دن گزار سکتے ہیں؟ یاد رکھیے دنیا کی ہر چیز باہم ایک ہے۔ ہر چیز اپنی اپنی سطح پر نظر نہ آنے والی توانائی کے حصول کے سبب سرکش ہیں۔ حرے کی بات یہ ہے کہ ہم یہ دیکھنے سے قاصر بھی ہیں اور اس بات پر غور بھی نہیں کرتے کہ ہم سب ایک ہی ذریعہ سے توانائی حاصل کر رہے ہیں اور ایک ہی طریقہ پر خارج بھی کر رہے ہیں اسی لیے ہر چیز باہر فرادیک دوسرے یا ہر ایک کو متاثر بھی کر رہا ہے۔ جب ہم منہ بہت توانائی، غلوس، محبت، اچانیت، چاہت خارج کر رہے ہیں، پھیلا رہے ہیں وہ دوسروں کو خوش نہیں، ہماری دنیا کو شفا یاب کرتی ہے، صحت یاب کرتی ہے، اور خوش ہونے توانا ہونے میں مدد دیتی ہے۔ اس طرح کوئی بھی ایک دوسرے سے جلا حد نہیں ہے۔ کوشش کیجیے خصوصاً اپنے ارد گرد موجود ہر جان دار سے غلوس، نرمی، محبت اور اپنا نیت سے پیش آئیے۔ کچھ ہی دنوں میں آپ کی زندگی خوش گوار ہونے لگے گی۔ دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنے آپ سے انیت بڑھ جائے گی، یا سیت ختم ہو جائے گی، سب کچھ اچھا، سب کچھ بھرا گئے لگے گا۔

اے مالکِ کل میرے والدین پر رحم کر



رے کی کا جائزہ

Reiki Overview

رے کی ایک قدرتی طریقہ علاج ہے۔ یہ کائناتی شوری نظام (Universal law of Conciousness) اور غیر مشروط محبت کی تائید کرتی ہے۔ جب کوئی ایک بار رے کی کی توانائی سے باضابطہ طور پر منسلک ہو جاتا ہے تو وہ کائنات اور دنیا سے ہمیشہ کے لیے ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ رے کی کا استعمال جتنا زیادہ کیا جاتا ہے وہ ہمیں (رے کی لینے/دینے والے کو) اتنا ہی طاقت ور بناتا ہے اور ہمارے لیے اتنا ہی مفید ہوتا ہے۔

رے کی توانائی کائنات (فضا) میں موجود قدرتی اور ان جہانی طاقت ور توانائی ہوتی ہے، جو ہر رے کی جاننے والا (رے کی) ہر ماسٹر وائج رے کی ماسٹر کی کا بلند ترین درجہ ہے۔ رے کی ماسٹر علم رے کی کا ماہر ہر رے کی کے تمام طریقوں سے واقف ہوتا ہے۔ رے کی ماسٹر بھی دو طرح کے ہوتے ہیں ایک نامکمل جو صرف ہر طرح کا علاج کر سکتا ہے، دوسرا مکمل جو ہر طرح کے علاج کے ساتھ ساتھ دوسرے کی سیکھنے کے خواہش مند کو کائناتی توانائی کے ساتھ متوازن اور ہم آہنگ 'Attune' بھی کر سکتا ہے (رے کی سیکھنے کے بعد اس کا استعمال خود بھی کیا جاسکتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی اس کا استعمال اتنا ہی مفید ہے جتنا خود اپنے لیے۔ رے کی کا کسی بھی طریقہ علاج سے نگرانہ نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ کسی بھی ذریعہ علاج کی شفا یابی (ہیلنگ پروکس) کو تیز تر کر دیتا ہے۔

رے کی دے نہ والا (رے کی ہیلر، پریکٹیشنر) توانائی کا صرف ذریعہ ہوتا ہے، وہ اپنی ذاتی توانائی (انرجی) کا اس جیسا نہیں کر رہا ہوتا ہے۔ کسی کو رے کی دے نہ اس کی اپنی توانائی صرف نہیں ہوتی ہے۔ رے کی دینے والوں کے لیے ضروری ہے، وہ رے کی دیتے ہوئے اپنی انا،

خواہش، نفرت، غصا یا کسی بھی منفی جذبے کو رے کی میں شامل یا اپنے اوپر عادی ہونے دیں۔ ہر رے کی دینے والے کو ایک جیز اور شفاف ذریعہ (فاسٹ اینڈ کلیر پیٹنل) ہونا چاہیے۔ تاکہ رے کی اپنی ان جہائی اچھائی تک جا سکے۔ ذہنی دباؤ، کسی بھی طرح کی جسمی طاقت میں اضافہ، درد، اُٹھیں، پریشانی یا تکلیف سے نجات کے لیے رے کی اس جہاں کی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ رے کی ہر سطح پر ہر طرح کے قدرتی طریقہ علاج کے لیے جے جے ایک آسان، ہست اور متحرک ذریعہ (ہولک اپروچ) ہے۔

لفظ رے کی کا تلفظ، کتابت و معنی The Characters of REIKI رے کی کا درست تلفظ و کتابت رے کی ہے۔ اس کا آغاز جنت سے ہوا۔ کئی سو سال بعد واکٹر یونی نے اسے پھر سے دریافت کیا اور اسے جاپان لے آئے۔ جاپانی زبان میں رے کی کا مطلب کائنات کی روح ہے، اور رے کی کے معنی از خود رہنے کی توانائی ہے۔ یا چھوٹا ہونا، جھلا مار گزرا اور آدھا ہونا چاہیے۔

ہاتھوں کے ذریعہ رے کی دینے (پیش کر کے) کا سبب Hand Position Accessing دماغ اور جسم میں روحانی اصول کی اثر پذیری کو بڑھانے اور اسے متحرک بنانے کے لیے ہاتھوں کو ذریعہ بنایا جاتا ہے۔

فضا میں موجود کائناتی طاقت تک رسائی (Access) کے لیے تین طریقے ہیں۔ (بہتر ہے کہ رے کی دینے والا رے کی شروع کرنے سے پہلے اسے کہتا ہے۔)

(1) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر کھڑا کر لیں اب شہادت کی انگلیوں کو کھڑا کر لیں اور باقی انگلیوں کو آپس میں ملا کر بند (انٹروک) کر لیں۔

آکھیں بند کر کے ناف سے دوا چھینے تو جبر کو ذکر یں اور دل میں رے کی کی شکر گزاری کی دعا پڑھیں (میں شکر گزار ہوں کہ رے کی کی قدرت کی توانائی یہاں موجود ہے، میں شکر گزار ہوں کہ میرا اللہ یہاں پر موجود ہے، میں شکر گزار ہوں کہ میں یہاں موجود ہوں) اس سے روحانی قوت میں اضافہ ہوگا۔ (ہر رے کی تھک کر دے کی شروع کرنے سے پہلے دو تین منٹ تک ایسا کر لیتا چاہیے)۔ بہتر ہے کہ تینوں متدرج عمل ہر رے کی تھک کر دوا تمام انکم ایک بار ضرور کرے۔

(2) روحانی انگلی کو کھڑا کر لیں جب کہ باقی تمام انگلیوں کو آپس میں ملا کر بند کر لیں۔

آکھیں بند کر کے دو، تین منٹ تک ناف سے دوا چھینے تو جبر کو ذکر رکھیں اور تصور کریں کہ یہاں

خوب صورت سفید روشنی ہے، جس کی کو آپ کے دل و دماغ کو کنٹرول کر رہی ہے۔ اس سے بھی آپ کی روحانی قوت میں اضافہ ہوگا۔ اب آپ رے کی دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔

(3) تمام انگلیوں کو آپس میں بند کر لیں اور انگوٹھوں کو اوپر کی طرف بلند کر کے دل کے درمیان رکھ لیں پیسے آپ الفا (Alfa) کی شکل میں آگئے ہوں۔

یہ عمل لا شعور کو رکھنے، لا شعور کو فعال کرنے، لا شعور کو وسیع کرنے اور لا شعور کی صلاحیت جانچنے و اس میں موجود باتوں یا لا شعور کے ذریعہ مختلف باتوں نیز کسی بھی سوال کا جواب جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔ سوال کیجیے، جواب کا ان انتظار کیجیے، جواب سننے، سننے کی کوشش کیجیے، تاہم سمجھ میں آئے تو بار بار سوال کیجیے اور جواب اچھی طرح سننے اور سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ زیادہ تر جواب جلد موصول ہونے لگتے ہیں بلکہ جلد موصول ہو جاتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ جواب نہیں ملتا دوسرے ملتا ہے یا جواب سمجھ نہیں آتا۔ اس کے لیے محنت اور مشق کی ضرورت ہے۔ اس مشق کے بعد آپ مریض کی آکھیں یا آسانی سلجھا سکیں گے۔ اور... اور... طویل مشق کے بعد آپ کا خیال اتنے بہت سے رازوں کے امین ہو جائیں گے۔ قدرت کے راز اب اسے سہی سے پورے آگئے ہوں گے۔

رے کی کا دورانیہ تقی دیکھا ہوگا یا ہونا چاہیے REIKI Session Giving a رے کی کا ابتدائی دورانیہ آدھ گھنٹے ہے، ایک گھنٹے تک ہو سکتا ہے۔ اس کا انحصار مریض کی عمر (رے کی لینے والے) کی ضرورت کے مطابق ہوتا ہے۔ ابتدا میں اسطرح پوچھنا کافی ہے۔ رے کی کی عمر کو بتائی جاتی ہے کہ مریض کی عمر یا مریض کی کیفیت کو سامنے نہیں رکھنا چاہیے۔ رے کی کی توانائی مکمل ہوتی ہے کہ اسے کہاں پہنچنا ہے۔ کیا کرنا ہے، بل کی طرح اسے رے کی لینے والا سمجھ ہی جاتا ہے کہ اسے کہاں اور تھی توانائی کی ضرورت ہے۔ رے کی مکمل کوشش کی تفصیل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کہ وہ مریض کی جانچ کر نہ والا واکٹر (فریش) نہیں ہے۔

رے کی کی شروع کرنے سے پہلے رے کی لینے والے جسم پر موجود زیروں، ہر طرح کی دھات موزے، جوتے، ٹوٹی، پگڑی، سرکار ڈھال اور دیا چاہیے۔ مریض کو رے کی لینے والے کو آرام دہ حالت (ریکس کنڈیشن) میں لٹا، یا بیٹھا دے نا چاہیے۔ مریض کے جسم پر سے کپڑے کا ہٹایا جانا ضروری نہیں ہے، تاہم بعض اوقات کچھ جسم پر رے کی کے اثرات زیادہ تیز رفتار ہوتے ہیں۔ (خاص طور پر رے کی کے جزدی، یا ذیلی شامیں یوگا، آکو پریشر، مٹنا ٹیس، رنگ، خوشبو سے

علاج، وغیرہ (غیر!) اس کی تفصیل کے لیے میری کتاب 'رے' کی اور ہم جلد دوم پڑھیے: میں بعض اوقات جسم کے اُس حصے کا کھلا ہوا ضروری ہوتا ہے جہاں مخصوص حصے (پریشر پوائنٹ) کو سہلانا، مسلسل دبا یا ناساں کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لیے مریض کو پہلے سے بتانا اور اُس کی اجازت لینا ضروری ہے۔ بہتر ہے کہ مریض کو چت یا مدہ کے بل کی کسی آرام دہ مالش کرنے والی میز (مساج ٹیبل)، یا اُسی میز کی چیز پر لٹا دیا جائے، اسٹریٹو، یونان، صوفاء، مذہن یا زین پر چادر، گدا اور غیر اچھا کر یا جہاں اور جس حالت میں مریض کو آرام اور سکون لے سکے دی جا سکتی ہے۔ کسی پر پھیلا کر کھڑا کر کے بھی رے کی دی جا سکتی ہے، ممکن ہے بعض صورتوں میں رے کی دے نے والے کو کچھ مشکل یا دشواری پیش آئے۔ رے کی کی ابتداء سر (کراؤن) سے ہی کرنی چاہیے، تاہم رے کی جسم کے کسی بھی حصے سے شروع کی جا سکتی ہے۔ سر (کراؤن) سے رے کی شروع کرنے کی صورت میں رے کی کی تاحیر و قرار تیز تر ہوتی ہے۔ ہاتھوں کی کیفیت (پوزیشن) سچے لیے مختلف تبدیلیاں ہیں، لیکن پکڑے کے حوالے سے جسم کی تشریح لاء اعضا (اینٹونی) کی ترتیب سے رے کی دینا بہتر ہے۔ رے کی شروع کر دینے کے بعد آپ نے ہاتھ اُس وقت تک ایک ہی جگہ پر رکھے رہنا ہے جب تک اس جگہ پر آپ کے ہاتھوں سے رے کی کی توانائی کا اخراج ہو جاوے، یا آپ کو اُس جگہ پر رے کی کی تکمیل سے (بتائے ہوئے کسی بھی طریقے سے) آگاہی ہو جائے۔ رے کی دے کے بعد کھانا، لائون منٹ (ضروری ہے)۔ تجرباً اور ماہر ہو جانے کے بعد آگاہی نہ ملنے کی صورت میں ایک جگہ (چکرا) پر زیادہ سے زیادہ تین منٹ ہاتھ رکھنا چاہیے۔ رے کی لینے والے جسم کو تپتی زیادہ ضرورت ہوگی رے کی کی توانائی (انرجی) کا بہاؤ آنتاریا اور تیز ہوگا لیکن رے کی دینے یا رے کی لینے والے کو یہ بہاؤ محسوس نہ ہوتا ہم وصول کنندہ کی جسم کی ضرورت کے مطابق رے کی کی توانائی (انرجی) جسم میں مطلقاً جگہ پر خد بہو بچ جاتی ہے۔ ذہنی، صمیمیت زدہ اور بیمار سے علاوہ اگر وہ آگے پیچھے کے تمام اہم حصے اور ہر اہم مقام (چکروں) کو رے کی کے احاطے میں لیتا (کور کرنا) چاہیے۔ رے کی دیتے ہوئے رے کی کی توانائی (انرجی) کو ناجبور کریں، ناجہی اُسے کوئی راہ دکھائیں (فوس کریں) بل کر اپنا دماغ (ذہن) صاف رکھیں، اپنی توجہ رے کی پر مرکوز رکھیں اور اپنے وجدان (اللہ کی نصرت) پر بھروسہ رکھیں۔ رے کی انسانوں کے علاوہ پھول، پھوس اور جانوروں (خصوصاً پالتو جانور) کو بھی دی جا سکتی ہے۔ اُن کے لیے بھی رے کی کی توانائی اتنی مفید ہے جتنا انسانوں کو۔

تجربے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ رے کی مشینوں اور آلات کو بھی دی جا سکتی ہے نیز انھیں عارضی طور پر کارآمد بنایا جا سکتا ہے۔

آپ جب بھی رے کی استعمال کرتے ہیں اپنے لیے یا کسی اور سے کی دیتے ہیں تو گویا آپ بے لوث محبت باہنہ ہیں۔ یاد رکھیے رے کی کہنے کے بعد آپ اپنی اور اپنی دنیا کو شفا یاب کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں، اب آپ ہی اس قوت کے رکھوالے ہیں۔

رے کی کے دو اہم اصول ہیں: Two Important Tenets of REIKI

(1) رے کی لینے والے کو ہر حال میں جب بھی رے کی (شفا یا نبی صحت یابی) کی طلب ہو رے کی دینے والے (ہیلر) سے درخواست کرنی ہوگی۔

چاہے وہ گھر کا کوئی فرد ہی کیوں نہ ہو۔ کہنے یا درخواست کے بغیر رے کی نہیں دے نی چاہیے۔

(2) رے کی دینے والے (ہیلر) اور رے کی لینے والے کے درمیان کسی توانائی کا تبادلہ ضرور ہونا چاہیے۔ یعنی معاوضہ (فیس) کروڑا کرنا چاہیے۔ وہ کچھ بھی اور کسی بھی شکل میں ہو سکتی ہے (شکرگزاری کے الفاظ بھی معاوضہ ہو سکتے ہیں)۔

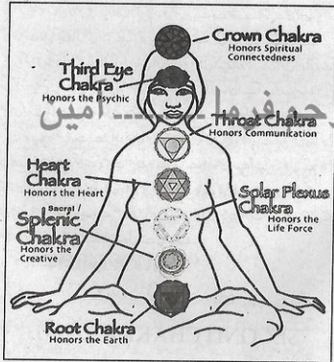
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بدھ مت کے 14 مہ بنیادیں عقاید ہیں جو اخلاقیات پر منحصر ہیں تاہم کو تم بدھ کے یہاں اخلاقی نظریے کے ساتھ ساتھ خدا کا تصور موجود تھا جو رد بدل کے بعد صرف اخلاقی نظریے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے، اب سب کچھ غلط ملط ہو گیا ہے اور بدھ مت کے یہاں بھی خدا کے مددگار 3 ہزار سے زیادہ دیوی اور دیوتا ہیں جب کہ جین بودھ کے پیروکاروں کے دیوی دیوتا بالکل الگ ہیں جن کا تعلق صرف دنیا سے ہے خدا سے اُن کا کوئی واسطہ نہیں ہے نیز ان کے یہاں وحدانیت (خدا) کا تصور بھی پایا جاتا ہے لیکن دیوی دیوتاؤں کی مدد کے ساتھ۔ خدا سب سے بڑا تو ہے لیکن اکیلا کچھ نہیں۔

ہیملنگ یعنی رے کی کا طریقہ علاج ان تمام ورزشی مشقوں، مراقبوں، یوگا کی مشقوں، مٹھنا-سی، رنگ، خشبو، ایکو پریشر، پریشر پوائنٹس، ٹیلی پیتھی وغیرہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس طرح رے کی دوسرے تمام قرار دیا اور طریقہ علاج کی ماں ہے اور یہ تمام قرار دیا جاتے، یوگا کا نیز ورزشی مشقیں رے کی کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ہیں۔

چکر CHAKRA

☆☆.....☆☆.....☆☆



جسم میں موجود توانائی کے مراکز کو چکر کہتے ہیں۔ یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پیہر، ڈسک، پکرائی ہوئی کوئی چیز یا نغود ہیں۔ یہ جسم کے مختلف حصوں میں موجود ہوتے ہیں۔ چکر اپنے کی مانند تیز گھومتا رہتا ہے پھر اپنے ارد گرد موجود حاصل کردہ توانائی اپنے مطلوبہ نظام کو فراہم کر دیتا ہے۔ ان توانائی کے مراکز کے بارے میں معلومات بہت قدیم ہیں جو قدیم ہندو مت اور بدھ مت سے لیتی ہیں۔ ہندو مت میں ان توانائی کے ذریعے علاج کا طریقہ قدیم تبت قبل کی رائج تھا اور آج بھی رائج ہے۔ یوں تو جسم میں مختلف مقامات پر بہت سے چکر کام کرتے ہیں لیکن سات (7) چکر بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ان چکر سے سب سے بڑھ کر ہڈی کے آخری سرے تک ایک ہی سیدھ میں ہیں اور یہ توانائی جسم پہنچاتی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ چکر دوسرے چکر تک بھی ہیں جنہیں اورا (AURA) آپس میں ملاتا بھی ہے نیز جسم کو یاد رکھنے کے توانائی حاصل کر کے جسم کے توانائی کو پکڑوں کے ذریعہ فراہم بھی کرتا ہے اور جسم کی ہر ذی شے ایوں کیسے جسم کی ہر ذی طور پر حفاظت بھی کرتا نیز مرئی و غیر مرئی حوادث سے بچاتا بھی ہے، یعنی اورا، جسم کے گرد ایک ایسا حصار ہے جو آپ کی جسمانی کشش کو بڑھا دیتا بھی ہے اور جسم کی بھی ہونے والے حادثے کی صورت میں ممکنہ حفاظت بھی کرتا ہے۔ (اورا) Aura کی تفصیل اورا کے ساتھ آئے گی) جسم کو حاصل ہونے والی پکڑوں کی یہ توانائی ہمیشہ گردش میں رہتی ہے اگر یہ توانائی غیر متوازن ہو جائے تو ہمارے لیے کسی کمزوری، بیماری یا کسی پریشانی کا سبب بن سکتی ہے۔ بہت سی ورزشیں، مشقیں، مراقبے اور ہیملنگ کے طریقے ایسے ہیں جو پکڑوں کو متوازن کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ان کا مقصد اس کمزوری کو دور کر کے پکڑوں کی قدرتی توانائی کو بحال رکھنا ہے تاکہ اس توانائی کے ذریعے اپنے آپ کو اور ہر جسم کو قدرتی، جسمانی، جذباتی اور روحانی طور پر صحت یاب کیا جاسکے۔

(Orange) ہے اس کا سنسکرت نام سواستھانا (Swadhisthana) ہے۔

اس پیکرے کو (سکرل - SACRAL) کہا جاتا ہے۔ اسے اسپلیک پیکر بھی کہتے ہیں۔ اس پیکرے کی توانائی تخلیقی صلاحیتوں اور ماحول کی تبدیلیوں سے متعلق ہوتی ہے۔ انسانی نسل کی تھکا تعلق اسی پیکرے سے ہے۔

یہ انسان کی ہر تخلیقی صلاحیتوں جیسے آرٹسٹک، ادیب، شاعر، سائنس دان، ایڈیٹر ہونا یا جسمانی طاقت چلوان وغیرہ ہونے کی کیفیت کو ابھارتا ہے۔

اس پیکرے کی توانائی، جسمانی قوت بھی ہوتی ہے اور اس سے متعلق نظام کو توانائی دیتی ہے۔ یہ پیکرہ توازن زندگی اور جسم میں جذبات و احساسات کی موجودگی پر قرار رکھتا ہے نیز حرارت زندگی بڑھا تا بھی رہتا ہے۔

اس پیکرے کے سنسکرت نام کا ترجمہ "فلت و طہاس" ہے۔ یہ کون کس پیکرے کی توانائی زندگی میں سکون، خواہشات کی تکمیل، آگے بڑھنے کا جذبہ اور تخلیقی صلاحیت ابھار کرنے سے متعلق ہے۔ اگر یہ پیکرہ متوازن رہے تو زندگی میں سکون اور خوشیاں نظر آتی ہیں اس کی وجہ سے ہمیں دوسروں کی اچھائیاں اور خوبصورتی دکھائی دیتی ہے نیز ہمیں اپنے جذبات، سکون اور دیگر صلاحیتوں کا پتا چلتا ہے۔

اگر اس میں توازن کی ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو انسان انہی خواہشوں کو بھی پورا کرنے کی تھک دو میں مصروف ہو جاتا ہے جو پوری نہ ہو سکتی ہوں۔

اس پیکرے میں توازن کی کمی کی وجہ سے انسان اپنے آپ کو تھوکتا ہے اور کربت ہے۔ تنہائی پسند ہو جاتا ہے، اس میں حقیقت پسندی کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور وہ اپنی صلاحیتوں اور جذبات کا کھانسنے لگتا ہے۔

اس پیکرے میں شرابی کے انسان تھوڑے پسند و قابل، ذرا کدوشت گرد اور زانی ہو جاتا ہے۔ اس پیکرے کو بلی (Belly) پیکر بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

تیسرا پیکرہ THIRD CHAKRA

یہ پیکرہ پیٹ میں ناف (Navel) کے مقام پر ناف سے تین انچ اوپر اور تین انچ نیچے ہوتا ہے اس کا رنگ زرد (Yellow) پیلا ہے۔ اسے سنسکرت زبان میں مانی پورا (Manipura) کہتے ہیں۔ یہ پیکرہ انسان کی اپنی قوت سے متعلق ہے۔ معاشرے میں عزت، خود اعتمادی اور عزت نفس اس

پہلا پیکرہ FIRST CHAKRA

پہلا پیکرہ جسم میں ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے دہلی پائیوں کہ لیں پیٹھ اور کمر کے جوڑ پر ہوتا ہے، اس پیکرے کا رنگ لال (RED) ہے، اسے سنسکرت میں ملاہرا (Muladhara) کہتے ہیں۔ ملاہرا کے معنی جڑ (Root) کے ہیں اور یہ انسان کے لئے جڑ کا کام دیتا ہے۔

یہ پیکرہ انسان کو اس کی بنیاد اور لازمی جسمانی ضروریات سے جوڑے رکھنے ہے نیز جسمانی صحت کی حفاظت اور دیکھ بھال بھی کرتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی حرکت کا تعلق بھی اس پیکرے سے ہے۔

اگر اس پیکرے میں توازن کی کمی کی واقع ہو جائے تو انسان اپنے ارد گرد کے ماحول اور قدرت کی عطا کردہ فیاضی اس سے اپنا تعلق کمزور محسوس کرنے لگتا ہے، نتیجتاً انسان اپنے آپ کو بے سہارا اور اکیلا محسوس کرنے لگتا ہے۔ اپنی فیاضی کمزور محسوس کرتا ہے، ہوا اور مرکز دور چلتا ہے۔

اگر یہ پیکرہ ضرورت سے زیادہ فعال ہو تو انسان بھی اپنے ماحول سے ہمہ تعلق پیدا کر لیتا ہے اور مادی دولت و ملکیت کو بہت اہمیت دینے لگتا ہے، انسان اپنے آپ کو ماحول کے مطابق متوازن نہیں کر پاتا ہے کیونکہ اس کو ان چیزوں کے کھوج جانے کا خوف رہتا ہے جو اس کی ملکیت میں ہیں۔ اس کی مثال ایک ایسے شخص کی دی جاتی ہے، جو اپنی دولت صرف اس لئے استعمال نہیں کرتا اور لوگوں سے چھپاتا ہے کہ نہیں کوئی اسے چرائے۔

اس پیکرے کو تھیں (Base) پیکرہ بھی کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

دوسرا پیکرہ SECOND CHAKRA

یہ پیکرہ پیٹ کے نیچے سے میں واقع ہے۔ یہ ہمارا غنی عضو ہے۔ اس کا رنگ نارنجی

پکڑے کی وجہ سے پنا چلتی ہے اس کی وجہ سے انسان میں یہ قابلیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنی غلطی کو محسوس کرے اور اس کا اعتراف کرے کہ واقعی یہ غلط ہے اور میں نے یہ غلط کیا ہے۔

یہ پکڑا جسم کا سب سے اہم پکڑا ہے۔ اس پکڑے میں جسم کے تمام اہم اعضاء واقع ہیں۔ خلق سے پہلے جو تک، دل، ہتھ پیرے، سینے، علق کے غدود کے علاوہ تمام اہم اور فعال اعضاء وہی پکڑے کے ماتحت ہیں، جیسے جگر، گردے، سب لبہ، معدہ، پیٹ، ہڈی، نظام ہضم، چھوٹی ہڈی، آنتیں وغیرہ وغیرہ۔ جسم کی سترہی صدماتوں ان ہی اعضاء کی خرابی کے سبب ہوتی ہیں، اس کی درنگی جسم کی درستی ہے۔ اگر یہ پکڑا غیر متوازن ہو تو انسان بہت زیادہ حساس ہو جاتا ہے۔ دوسروں کو جواب دینے سے ڈرتا رہتا ہے۔ اس کے احساسات سرد ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مسز دکنے کے خوف میں ڈبسا ہے۔ اگر کر لیتا ہے اور اپنا حساب کرنے سے گھبرائے اور ڈرے لگتا ہے۔

اگر یہ پکڑا متوازن ہو تو انسان اپنی ذمہ داریوں اور اپنے کاموں کو اپنی قابلیت کے مطابق اچھی طرح کرتا ہے اس میں یہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنے مستقبل کو اپنی پسند کے مطابق بنا سکے۔ اس قابل ہوتا ہے کہ بغیر کسی کی مرضی کے اپنے کام خود انجام دے۔ یہ پکڑا مضبوط تو تیرا دی اور خود اعتمادی کو ظاہر کرتا ہے۔

اس پکڑے کو اکثر ناف کا چکر (Navel Chakra) یا سور پلکس (Solar Plexus) بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

چوتھا چکر FOURTH CHAKRA

یہ پکڑا جسم کے اہم حصے سینے میں قلب کے مقام پر واقع ہے۔ اس کا رنگ ہبز (Green) ہے اور اسے مسکرت زبان میں آنا ہاتھا (Anahatha) کہتے ہیں۔

اس پکڑے کا تعلق غیر مشروط محبت سے ہے یہ انسان میں دوسروں کے متعلق مثبت سوچ پیدا کرتا ہے اور انسان کی توقعات کو اس کے لئے مثبت بناتا ہے نیز دوسروں کے تجربات سے استفادہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ یہ انسان کی عقل، دور بینی، حساسیت یعنی تیسری آنکھ (تھرڈ آئی) اور روحانیت کے درمیان رابطہ کا اہم کام بھی کرتا ہے۔

غیر مشروط محبت انسان کے کئے ہوئے فیصلے میں اچھائی کی علامت ہے۔ اس کے ذریعے انسان اپنی خواہشات (جو تیسرے پکڑے سے منسوب ہیں) کو محدود کر کے اپنے گرد و پیش کے لوگوں کو محبت بانٹ سکتا ہے۔ جب انسان کو ان تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے کہ یہ کی طرح آپس میں جڑی ہوئی ہیں اور غیر مشروط محبت اور گرد و بکھیر ہیں تو انسان اپنے اندر ایک اچھا احساس اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس وقت لوگوں کا خیال رکھ رہا ہو جب اسے اپنے لیے زیادہ ضرورت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا تیسرا پکڑا اندرونی طور پر متوازن ہو رہا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی اپنے ارد گرد کی چیزوں کا خیال نہیں رکھتا اور ہم دردی کا اظہار نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے چوتھے پکڑے میں توازن کی کمی واقع ہوئی ہے۔

اس پکڑے کو اکثر قلب کا چکر (Heart Chakra) بھی کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پانچواں چکر FIFTH CHAKRA

یہ پکڑا انسان کے جسم میں خلق کے مقام پر ہوتا ہے۔ یہاں انسان کی قوت مدافعت کا نظام ہے۔ اس کا رنگ نیلا (Blue) ہے اسے مسکرت میں وندو حلا (Vishuddha) کے نام سے پکڑا جاتا ہے۔ یہ پکڑا بنیاد پر بغیر بنیاد پر اظہار اور ابلاغ کا مرکز ہے۔ کچھ روحانی پیشوا اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ پکڑا ٹیلی پتھی (Telepathy) کی صلاحیتوں کا مرکز ہے۔ جس سے کسی دوسرے کی سوچوں کو پڑھا یا دلا جاسکتا ہے۔ آپ اس صلاحیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ آپ کے ذہن میں خیال آ کر فون بجتے والا ہے اور اسی وقت فون بجنے لگے یا آپ فون کرنے والے کو اس کے بولنے سے پہلے ہی پہچان لیں۔ توازن کی نقطہ نظر سے اس طرح کی ٹیلی پتھی ممکن ہے کیونکہ ہر کوئی اس توازن کی وجہ سے آپس میں جڑا ہوا ہے جو اس میں ہر وقت گردش کر رہی ہے۔

جب یہ پکڑا توازن میں ہوتا ہے تو انسان کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس کی کبھی کوئی بات کا ارد گرد کے لوگوں پر کتنا اثر ہوگا اور وہ اپنی ضروریات و خواہشات کے اظہار کے قابل ہوتا ہے اور اپنی ذاتی اہمیت کو اپنے ابلاغ و دیان کے ذریعے قائم رکھتا ہے۔ ایسا انسان دنیا پر اپنی چٹائی کی کو نہیں پہنچا بلکہ بغیر اجاگر کر دیتا ہے۔

جب یہ چکر غیر متوازن ہوتا ہے تو انسان بہت باتونی ہو جاتا ہے اور غیر ضروری باتیں بیان کرنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں اسے سنا بہت مشکل ہو جاتا ہے نیز ارد گرد کے لوگ اسے نا پسند کرنے لگتے ہیں۔

جب اس پکرے میں توانائی کی کمی ہوتی ہے تو انسان خاموش رہتا پسند کرتا ہے اور پیغام بھیج طور پر نہیں دے پاتا۔ اکثر بھگانے بھی لگتا ہے۔

یہ چکر فلز کا کام بھی کرتا ہے مثبت و منفی توانائی کو الگ کر کے صرف مثبت توانائی کی جسم میں آگے بھیجتا ہے۔ اس پکرے کو لفظ کا پکر (Throat Chakra) بھی کہتے ہیں۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

چھٹا چکر Sixth Chakra

یہ چکر انسان کے چہرے پر آنکھوں کے درمیان اور پیشوں کے پاس ہوتا ہے اس کا رنگ ہلکا جاسنی (Indigo) ہے اور اس کا سنسکرت نام آجاتا (Ajna) ہے۔

یہ چکر شعور کو لا شعور سے ملاتا ہے جہاں تصور اور تیسری آنکھ ہوتی ہے۔

اس پکرے کی موجودگی انسان کی لیے اہم اور اشدی ہے کی چیز کی آگے دیتی ہے اس پکرے کی توانائی غیر ضروری چیزوں کو دھیسے، اس چیز یا کام کو بوسے سے پہلے کھول کر دے، اور کسی چیز کو غیر دیکھے صرف چھو کر یا پڑ کر اس کی پہچان میں مدد کرتی ہے۔

اس پکرے میں توانائی کی زیادتی کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ ایک شخص اپنی انسانی طاقت کے زبرد اثر ہو اور وہ بے بنیاد، بے ترتیب اور منتشر خیالات کا مظاہر ہو۔ اس پکرے میں توانائی کی کمی انسان کو تنگ نظری اور محدود سوچوں کی طرف لے جاتی ہے وہ کسی ایسی چیز کو اپنے لیے بے سکونی کا باعث سمجھتا ہے جو اس کے نظریات سے متصادم نظر آتی ہے۔ وہ اس چیز کے حصول کو اپنی تمام زندگی سے دور سمجھتا ہے۔

اگر یہ چکر متوازن ہو تو انسان ہر کام میں تمام معلومات کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی عقل و دانش کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ اپنے فیصلے کی غیبا دریافت اپنا نہیں رکھتا، کہ وہ انسان اس قابل ہوتا ہے کہ اپنے ذہن اور تصوری طاقت کا جو مظاہرہ ارد گرد کے لوگوں تک یا آسانی پہنچائے۔ اپنی اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کی زندگی پر برتاؤ ہے۔

یہ چکر تیسری آنکھ (Third Eye) بھی کہلاتا ہے۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

ساتواں چکر SEVENTH CHAKRA

اس پکرے کو جسم میں خاص اہمیت حاصل ہے یہ سر کے سین درمیان میں تالو کے اوپر ہوتا ہے۔

اس کا رنگ سنہرا اور سنہرا ہوتا ہے۔ اس کا سنسکرت نام ساراس (Sahasara) ہے۔

ساتواں چکر انسان کی دور اندیشی، وجدان اور ارد گرد کی علامت ہے۔ یہ روحانیت کا گھر ہے اور انسان کا تعلق اس کے محدود سے جوڑتا ہے۔

اس کے سنسکرت نام کے معنی ہزار تہیں ہیں۔ جولا محدود قدرتی سوچوں کی علامت ہے۔

یہ چکر توانائی کے جسم میں داخل ہونے کا دروازہ ہے جو توانائی کو جسم کے ہر حصے اور پکرے میں پہنچاتا ہے۔

اس پکرے میں توانائی کی بھرپور قوت انسان کی شخصیت کی قیمر کی عکاسی کرتی ہے۔

اس پکرے کی توانائی میں اضافہ سے دوسرے پکرے کے متعلقہ میں توانائی کی سطح بہت بڑھ جاتی ہے۔

جست سے بخیر زاد اور روحانی لوگوں کو یقین ہے کہ راتھانی عمل کے حصے کے طور پر مکمل انسانیت ان تمام لوگوں میں ہوتی ہے جو اسے اس پکرے کو مکمل طور پر مشغول بنا لیتے ہیں۔ جب لوگوں کی اکثریت اس پکرے کو محکم کر لیتی ہے تو یہ توقع کی جاتی ہے کہ انسانیت آگے کی طرف بڑھ رہی ہے نیز فطری پکرے کے روحانیت آمیز وجود کی ضرورت اور پیچیدگیوں سے باہر نکل جاتی ہے۔

یہ چکر اکاؤن چکر (Crown Chakra) بھی کہلاتا ہے۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

تمام افراد غیر معمولی طور پر انگڑائیاں اور ہٹائیاں زیادہ لینے لگتے ہیں۔ رات میں ڈر کر چپٹنے، گھسکیانے اور ڈراؤنی آوازیں لگانے لگتے ہیں۔ رات بھر جاگتے، فجر کے وقت گہری نیند سو جاتے اور صبح دیر تک سوئے رہتے ہیں۔ خاص طور پر مردوں کو کاروبار میں نقصان ہونے لگتا ہے اور ان کی ملازمتوں پر وبال آنے لگتا ہے۔ کھانا پکانے میں زیادہ وقت لگنے لگتا ہے۔ گوشت کھنے میں بہت دیر لگتی ہے۔

کھانے میں خوشبو ختم ہو جاتی ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے اور کھانا سائے لکھا ہو جب بھی کھانے کا دل نہیں کرتا۔ پہلے کے مقابلے میں کھانا زیادہ پکانا پڑتا ہے اور جلد ختم ہو جاتا ہے، برکت ختم ہو جاتی ہے مگر میں موجود ہر چیز بے برکت ہو جاتی ہے۔ روٹیاں بک کر سونے لگتی ہیں رزق کی بے حرمتی ہونے لگتی ہے۔ شے کے برتن کثرت سے ٹوٹنے لگتے ہیں۔ رات کے جوٹھے برتن دھونے میں عورتوں کو بے حد بوجھ اور کالی محسوس ہوتی ہے، اکثر خمر زدہ گھروں میں رات کے برتن جوٹھے پڑے رہتے ہیں۔

خمر زدہ شخص یا آسیب زدہ گھر دونوں ہی اس گھر کے لیے تباہی، بربادی اور پریشانی کا سبب ہیں جو گھروں کی خوش حالی کو بد حالی میں بدل دیتے ہیں اور گھروں کو برباد کر دیتے ہیں۔ ہتھے، سسکراتے گھروں میں خوف، خاموشی، اداسی، باس اور دیرانی چھا جاتی ہے۔ خمر زدہ شخص سے خشک باس میں رہنے والے تمام افراد آرام و سکون، تسکین، بولنا، مسکرائیں، ہنسنے والے مسکرائیں اور مختلف الم ناک واقعات تک تجرباات کے سبب ختم ہو جاتا ہے، انکا اثر اس گھر کے ہر ایک شخص کی ذاتی زندگی اور گھر کی معاملات میں اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ہر چیز یہاں تک کہ اپنا وجود بھی آسیب زدہ کھاتے لگتا ہے۔ ان کے چہرے بے رونق اور اب خاموش ہو جاتے ہیں۔ بحر کے بخیر بندر میں پہنچنے اور جادو کے نتیجے میں جکڑے ہوئے لوگوں کا شعور ختم ہو جاتا ہے، ان کی عقل کام نہیں کرتی ہے۔ ان کا ذہن انکسار کا شکار رہتا ہے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تقریباً مفقود ہو جاتی ہے۔ بظاہر سامنے کچھ نہیں ہو تا لیکن ایک غلغلہ اور بیتجانہ محسوس ہوتا ہے کہ اور گرد، آس پاس قرب و جوار میں کچھ ہے۔ نظر نہ آنے والی، غیر مادی کوئی ناکوئی چیز موجود ہے جو محسوس نہیں ہوتی یہی احساس انسانوں کی رفتار اور آواز دیکھنے میں کھوکھلا پن بڑھا دیتے ہیں۔ آنکھیں بے قرار اور ہر وقت متحرک رہتی ہیں۔ ان کچھ سننے اور آنکھیں کچھ ان ہوتی دیکھنے کے لیے ہر

جادو سحر کی علامات

اک تعلق ہے جہاں غیر دشر کے درمیان جاری ہے اک دے کی روشنی دونوں طرف

جادو سحر کے اثرات، کیفیات اور کچھ ان ہونے واقعات

خمر زدہ شخص یا خمر زدہ گھر کے سبب جو اہم اور خاص قسم کی کیفیات، تبدیلیاں اور واقعات رونما ہوتے ہیں وہ کچھ اس قسم کی ہوتی ہیں جن میں ہم آپ کے لیے یہاں لکھ رہے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے سب، چند، ایک، دو یا کچھ سے آپ کو واسطہ پڑے یا آپ نہ چاہتے ہوئے بھی ان سے مشکک ہو جائیں یا آپ کو ان کا ممکن ہو سکنا پڑے۔ سب اس قسم کے واقعات کے بعد گھر کے مسائل ہونے لگیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ آپ کے گھر کا کوئی فرد یا آپ کا سحر، جادو کا ہونکا وغیرہ کے زدمیں ہے۔ یہ کیفیات اچانک، ایک ساتھ تمام شدت کے ساتھ اور آہستہ آہستہ بھی ہو سکتی ہیں۔ جیسے:-

ایک ہی گھر میں ایک ساتھ آپس میں مل جل کر خوش رہنے والے افراد بھی ایک دوسرے سے کھینچے کھینچے رہنے لگتے ہیں۔ آپس کے پیار میں کمی ہونے لگتی ہے۔ ایک دوسرے کی اچھی بات بھی ناگوار گزرنے لگتی ہے اور ذرا دیر سی بات پر غصہ آنے لگتا ہے، جھیل، جوتے ایک دوسرے پر چڑھنے لگتے ہیں، باہمی اور اوندھی ہونے لگتی ہیں۔ کپڑے، بسریں چادریں جلد اور تیزی سے زیادہ گندے ہونے لگتے ہیں سحر کی بات یہ ہے کہ وہ نفاست پسندی کے جادو جوڑے بھی نہیں لگتے۔ گھر کے افراد کو نیند زیادہ آنے لگتی ہے۔ خاص طور پر کھر کی خواتین مغرب کے وقت کالی اور سستی رہنے لگتی ہیں، بسروں پر آڑی تر تھی اور اوندھی پڑی سوتی رہتی ہیں۔ گھر کے عورت مرد

وقت تیار رہتی ہیں۔ دل کی دھڑکن ہر وقت بڑھتی رہتی ہے۔ اس اضطرابی اور ناقص کیفیت سے دل میں ایک ان جا سا خوف، بے چینی، سینے پر دباؤ اور ٹھنک کا احساس سوا ہوا جاتا ہے جس سے سانسیں رکتی اور انگلی محسوس ہونے لگتی ہیں۔ ایسے انسان کو بے چینی، اندرونی کرب، اضطراب، اعصابی تناؤ، اور جسمانی کیفیت کے سبب کسی کل ترانہ میں ملتا۔ جسم کی جسمانی کیفیت بھی اٹھنے، کبھی بیٹھنے، کبھی کھڑے ہونے پر مجبور کرتی ہے، بل کہ کمر سے کمرے میں بھی جہانی کا احساس شدید ہونے لگتا ہے۔ جسم میں تناؤ، بیرونی محسوسات شروع ہو جاتا ہے۔ چہرے پر ٹھنک، آنکھوں میں نیند کا خمار، بار بار سانس لینا اور آنکھوں کا لینا پھر بھی نیند آنکھوں سے میلوں دور ہوتی ہے۔ گرمیوں کی چھوٹی راتیں بھی جائزے کی راتوں کی طرح لمبی اور طویل ہو جاتی ہیں۔ پرسکون نیند عفتا ہو جاتی ہے۔ نیند آتی بھی ہے تو بے چینی کی کیفیت لیے ہوئے، کروتھ پر کروتھ بدلتے ہوئے۔ نیند کے اچاٹ ہونے نیز سبب استغراق اور اضطرابی کیفیت کے سبب اعصابی و دماغی دباؤ مستقل بڑھ جاتا ہے۔ گردن و شانوں میں درد رہنے لگتا ہے کاندھے اور بازو بوجھل ہو جاتے ہیں۔ بیرونی دنیا میں بھی درد رہنے لگتا ہے۔ ملحق ٹھنک رہنے لگتا ہے۔ جیسا لگتی ہے، بانی کی طلب بھی ہوتی ہے لیکن بانی دیکھ کر انجانا ناخوش محسوس ہوتا ہے۔ چہرہ اچاٹ اور بے دردی ہو جاتا ہے۔

محسوسات بعض اوقات ان کے مسئلہ کو کا دل محسوس ہوتا ہے۔ لیکن انسانی اور ویرانہ پسند آتا ہے۔ دن تو وہ کسی طرح کھریں کر رہتے ہیں لیکن شام ہونے کی گھر سے باہر نکل جاتے ہیں۔ ان کے کاشت سے جی چاہنے لگتا ہے۔ سزا میں جی چڑا رہا ہے۔ بات بے بات غصہ آئے لگتا ہے۔ تشدد کی چاہت بڑھ جاتی ہے، طبیعت گراں اور اذیت پسند ہو جاتی ہے۔ جی چاہنے لگتا ہے کہ کسی کا گلا گھونٹ دیں، کسی کو قتل کر دیں، یا کسی کو جان سے مار دیں۔ انہوں اور چاہنے والوں کے چہرے برے اور ان کا قرب برا لگنے لگتا ہے۔ ان کی اچھی باتیں بھی بری لگنے لگتی ہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے حرکت اڑھتا جاتا ہے۔

سحر، جادو، نوٹوں کا، گنڈے، مطلق وغیرہ شبیطانی عملیات ہیں۔ یہ عملیات خالی گھر، مستان، جگہ، رو یا مسند کے کنارے، بیٹھ کر یا بیان میں یا رات کے وقت کیے جاتے ہیں۔ شبیطانی عملیات منفی اور نقصان پہنچانے والے ہوتے ہیں اسی لیے عام طور پر چاند کی وضعت تارینوں میں کیے جاتے ہیں، کیوں کہ چاند کا اہتمام اور ذوال کی علامت ہے۔

یہ عملیات عام طور پر مشکل اور سنجیدہ کے دن کیے جاتے ہیں۔ مشکل کے دن کا تعلق ہفتے کے دنوں سے متعلق سیارے سے بھی۔ یہ سیارے چرخ سے جڑا ہوا ذیلی سیارے سے۔ چرخ کا تعلق جانی و برادی قتل و غارتگری اور بھوکہ و افلاس سے ہے۔ ہندو مذہب کے کے سامنے والے دیوتا سنگیش سے بھی ہے۔ سنگیش خوشیوں کی نوید بھی ملتا ہے، مختلف تقریبات، میلے، خلیے، خوشیوں بھرے رقص کی جان بھی ہوتا ہے، عوام کے ساتھ مل کر مسرت و اسرت ہو جاتا ہے تو دوسری طرف انتہائی مستم المراج، اکھڑ، فیسے والا، منگھیر ہے۔ معمولی سی بات پر لوگوں کو عبرت ناک سزا دی جاتی ہے۔

سنچر بھی ہفتے کے دنوں سے متعلق سیارے سے ہے۔ یہ زلزلے سے جڑا ہوا ہے جو آلام و مصائب، الجھن، پریشانی، دکھ، درد، تکلیف، فاقہ، بھوکہ، غریبی کا سبب بنتا ہے اور سی وادمانی ہندو مت کا دیوتا بھی ہے جسے ہندو عقیدے کے مطابق کالی کی کاچیا کہا جاتا ہے۔

وہی محفوظ رکھے گا مرے گھر کو بلا دے

جو بارش میں شجر سے کھوٹا لکڑی کے نہیں لگتا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



عمل خاص

جادو، سحر، بندش کے لیے دعا

(پہلا عمل) صبح سورنے ننگے سے پہلے اور شام غروب آفتاب کے فوراً بعد ۴۰ دن روزانہ پلانا
خود کو بدبو تو بہتر ہے۔

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَاهُول
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

۱۰۱ بار

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

۱۰۱ بار

۳۔ يَا ذَا الْقِيَامَاتِ

۲۱ بار

۴۔ اَوْدُ شَرِيْف

۲۱ بار

ای مالک گن میرے والدین پر رحم فرما
چالیس دن کے بعد ممکن ہو تو اس عمل یا دعا کو جب تک ہو سکے جاری رکھا جائے بہ صورت دیگر شام
کے وقت یہ عمل ہمیشہ جاری اور قائم رکھنا ہوگا۔

تفصیل جاننے اور اجازت کے لیے لے کر جائے:

سید عبداللہ طارق، سوبانگل، ۰۳۳۵۳۲۳۲۲۱۱ --- ۰۳۳۳۸۴۳۹۱۲

(دوسرا عمل) کٹافش رزق کے لئے:

عشاء کے بعد روزانہ ایک بار سورہ واقعہ

(تیسرا عمل) ملازمت یا کسی خاص کام پر جانے سے پہلے

سورہ بقرہ کی پہلی پانچ آیتیں

(چوتھا عمل) نظر و مصیبت، پریشانی، آفت، بلاء سے بچنے اور حصار کے لیے

روزانہ ۳۰ بار ننگے کھٹے کے بعد اور مغرب کے بعد

سورہ قمر کی سورہ اخلاص سورہ فلق سورہ ہاں اور

آیہ انکری سب ایک یا تین بار

اورا AURA

" اورا Aura " کیا ہے۔ اورا Aura ہمارے جسم کے چاروں طرف 12 فٹ تک
ہمارے جسم کا حصار کرتا ہوا ایک بالہ ہے، اسے ہم توانائی یا نور کا بالہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ بظاہر نظر
تو نہیں آتا تاہم ہمیں نہ صرف ان ہونے وان دیکھے حادثوں کی خبر دیتا ہے بلکہ ہمیں ان سے
بچاتا بھی ہے۔

انسانی جسم کے گرد موجود یہ توانائی کا بالہ (field of energy) یوں تو دکھائی نہیں دیتا لیکن
کیر لین برادرز نے ایسا کیمرو ایجاد کیا ہے جس سے اورا کی تصویر تیار کی جاسکتی ہے۔

اورا (بالہ) مستقل حرکت کرتا رہتا ہے، یہ پھیل اور سکڑ بھی سکتا ہے، اس کے ارتعاش
(vibration) اور شدت (intensity) میں تبدیلی بھی ہو سکتی ہے۔

ہر انسان کا اورا خاص امتداد اور خصوصیات کے حامل ہے، ایک الگ اور منفرد ہو سکتا ہے۔
یوں تو اورا کی معرفت مسات تہہ ہوتی ہے لیکن نئی تحقیق کے مطابق آخو میں تہہ بھی در یافت
ہوئی ہے: (تفصیل اسی مضمون کے آخر میں)

(اورا کی سات (7) سطوح (تہہ))

The seven (7) layers of aura's

اورا کی 3 اندرونی اور 4 بیرونی سطح ہوتی ہیں:

3 Inner and 4 Outer Layers of AURA:

گرچہ اورا بذات خود توانائی کا (ایک) مکمل بالہ ہے مگر بنیادی طور پر اورا 7 تہوں پر مشتمل
ہوتا ہے۔ اسے کیلکریز چونکہ توانائی کی مختلف مقدار اور انداز کے معاملے میں حساس ہوتے ہیں اس

لئے وہ اورا کی ساتوں، ایک، دو یا مختلف تہوں کو دیکھ یا محسوس کر سکتے ہیں۔ ان میں سے تین تہیں جو ہمارے جسم سے قریب تر ہیں یا آسانی دیکھی یا محسوس کی جاسکتی ہیں، باقی تہوں کو دیکھنا یا محسوس کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جسم سے دور ہوتی ہوئی تہیں بہترین بجلی (les dense) ہوتی جاتی ہیں۔ کچھ پیکرز ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے اورا کی ان تمام تہوں کو اپنی جاگتی اور تصوراتی آنکھوں سے جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں، اور کچھ پیکرز دوسروں کے اورا بھی دیکھ سکتے ہیں۔

اورا کی 3 اندرونی سطح (تہہ)

3 Inner Layers of AURA

1۔ پہلی تہہ (سطح) ظاہری جسم

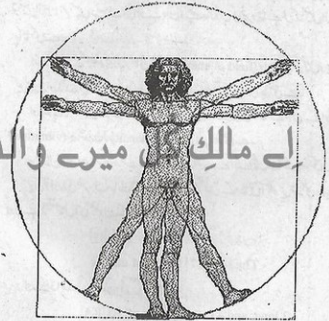
Physical Body

یہ تہہ ہمارے جسم سے قریب تر بلکہ چوکی ہوئی ہوتی ہے، جو اورا دیکھ سکتے ہیں انہیں یہ تہہ سب سے پہلے نظر آتی ہے۔ یہ تہہ جسم کے بناوٹ کے مطابق اور 4 سے 8 انچ چوڑی ہوتی ہے۔ اس کی بناوٹ یا رنگت میں ایک سانسیت یا توازن نا ہونا جسم پر موجود کسی رزم یا کسی جسمانی مسئلے کی نشان دہی کرتا ہے۔

2۔ دوسری تہہ (سطح) سگری جسم

Etheric Body

ایسے لوگ جو روزمرہ زندگی میں زیادہ جسمانی مشقت کرتے ہیں، جیسے رقاص، اسٹیبلش، عام مزدور، مشینوں کی کمپنیوں میں بھاری سامان اٹھانے والے مزدور، اجناس کی یوریاں اٹھانے والے لوڈرز وغیرہ کی یہ تہہ کافی مضبوط ہوتی ہے۔ یہ تہہ جسمانی صحت اور جسمانی حالت کی زیادہ بہتر عکاسی کرتی ہے۔ یہ تہہ جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے موٹی، دلی، چوڑی، بطول یا پست قد ہوتی ہے۔ اور ہماری کھال سے تقریباً 2 سے 3 انچ دور ہوتی ہے۔ جسم میں درد، انہمن، بے چینی اس تہہ میں کسی خرابی یا ٹوٹ پھوٹ کو ظاہر کرتی ہے۔



3- تیسری تہہ (سطح) قوی (ہمت و حوصلہ والا) جسم

Vital Body

اس تہہ کا تعلق ہماری زندہ دلی اور جسمانی صحت سے ہے۔ یہ تہہ ہماری اس طاقت سے تعلق رکھتی ہے جس کے باعث ہم اپنی زندگی میں آگے بڑھتے ہیں۔ اگر ہماری اس تہہ کی توانائی طاقت ور اور شفاف ہوگی تو ہماری جسمانی توانائی کی سطح بڑھ جائیگی اگر ہماری اس سطح کی توانائی کم ہو جائے یا باندھ کر رکھ دی جائے تو ہماری جسمانی صحت و توانائی کم ہوئی جائے گی یا یوں کہہ لیجئے کہ ہماری صحت خراب ہوگی تو اور اس کی یہ تہہ کم زور ہوئی جائے گی۔

اور اس کی 4 بیرونی سطح

4 Outer Layers of AURA

4- چوتھی تہہ (سطح) جذباتی اور کوئی (منجی، افلاکی) جسم

The Astral and Emotional Body

جب ہم مثبت سوچ اور مثبت رویہ رکھتے ہیں تو یہ تہہ زیادہ نمایاں، مزید شفاف اور زیادہ متحرک ہو جاتی ہے۔ غیر متوازن افلاکی اور جذباتی اور اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہمارے جذبات مثبت رویے کی نفی کر رہے ہیں اور یہ منجی رویہ ہماری قوت فیصلہ کو متاثر کرتی ہے۔ اس تہہ کی مطلوبی ہمیں بڑھتی ہوئی فیصلہ کرنے اور حالات کے مطابق افعال کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔

5- پانچویں تہہ (سطح) نچلاؤنی جسم

The Lower Mental Body

اس تہہ کی مزید دو (2) تہہ ہیں / اوپری، نچلی Uper & lower

یہ دونوں تہیں علیحدہ علیحدہ نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

نچلی تہہ

ہمارے سوچنے کی شعوری (Intellectual abilities) صلاحیت ہے۔

اوپری تہہ

ہماری باقی باقی صلاحیتیں (Remaining abilities) سے تعلق رکھتی ہے۔

6- چھٹی تہہ (سطح) بلند فکری جسم

The Higher Mental Body

یہ تہہ ہمیں عقل و شعور سے کام لینے، نئے نئے افکار و خیالات پر عمل پیرا ہونے، اور تحقیقات کے سلسلے میں مدد کرتی ہے۔

7- ساتویں تہہ (سطح) روحانی جسم

The Spiritual Body

یہ تہہ ساتویں تہوں میں سب سے زیادہ طاقت ور (Intense) ہے۔ یہ تہہ بہت کم لوگ دیکھ سکتے ہیں۔

انسانی اور (Auras) کو دیکھنا اور سمجھنا

Seeing and Perceiving The Human Auras

کچھ لوگ مستقل طور پر کسی تربیت یا شعوری کوشش کے بغیر ہر جاندار کے اور سے خاص کر انسانی اور سے کو دیکھنے کی فطری، جبلتی یا قدرتی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً اپنے ارد گرد موجود توانائی کے ہالے (Fields) بھی یہ خوبی دیکھ سکتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بچوں میں قدرتی طور پر اور Auras دیکھنے کی قدرتی صلاحیت ہوتی ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ اس وقت یہ صلاحیت معدوم ہونا شروع ہوتی ہے جب بچہ (بچے) دن میں خواب دیکھنا اور خود خیالی میں جھلکا ہونا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر یہ خیال درست ہے تو بچوں کے خیالات کو پاکیزہ رکھ کر ان کی تربیت کی جاسکتی ہے کہ برے خیالات اور پراگندگی کی صورت میں ان (بچوں) کی یہ صلاحیت معدوم یا بالکل ختم ہو سکتی ہے جن لوگوں میں دوسروں کے اور سے دیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ کسی بھی دوسرے شخص کے اور سے کاربھی جگہ دیکھ سکتے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ اور سے لے کر توانائی کے ہالے میں ہونے والی رنگ و روک کی تبدیلی کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

اورادیکھنے کی صلاحیت بڑھانا یا بھارتا

Developing Our Auric Vision

اورادیکھنا محسوس کرنا ایک قدرتی صلاحیت ہے، تاہم یہ صلاحیت بڑھانی اور ابھاری یعنی پیدا بھی کی جاسکتی ہے۔ ذیل میں ہم کچھ مشقیں دے رہے ہیں۔ ان مشقوں کے ذریعے، توانائی "اورے" کی ان تہوں کو کوئی بھی دیکھ سکتا ہے۔ جب آپ یہ مشقیں کریں گے تو ممکن ہے آپ کو ویسکی کامیابی ملے جیسی آپ چاہتے ہیں یا پہلی کوشش کامیاب نہ ہو۔ بار بار کوشش، پرسکون ماحول اور غیر مضطربانی کیفیت سے ہی کامیابی ممکن ہے۔ تربیت یا تفصیل کے لیے مجھ سے رابطہ کیجئے۔ وہ مشقیں جو آپ کو اپنا یا کسی کا اورادیکھنے میں مددگار بنوں گی۔

Exercise to help you see any Auras

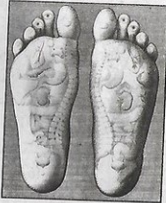
اورے Auras کی ہر روشنی تہوں (سطح) کو دیکھنے کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے کرے کہ قدرتی روشنی یا کسی لیمپ و بلب کے ذریعے روش کر لیں۔ واضح رہے ہمعوم ہی یا کوئی ایسی روشنی استعمال نہ کریں جس کا شعلہ بھڑکنے سے پریشان کن یا توجہ ہٹانے والا سائیا (shadow) بننے کا احتمال ہو۔ لکھنے کے لئے ایک آئینہ (Mirror) بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جب آپ آئینہ ہم اپنے اورے کا دیکھتے ہیں تو یہی دوسری روشنی کی جانگلیں گھوم رہے ہیں آپ اس کا اورادیکھیں تو اس خوش خبری میں اسے بھی شریک کریں اور اس سے مشورہ بھی لے سکیں۔ اپنے دوست کو ایک سادہ، یک رنگی دیوار یا پردے کے سامنے بٹھائیں، دیوار پر لگی تصویریں اور پس منظر میں موجود دیگر چیزیں آپ کی توجہ جاسکتی ہیں اس لئے ایسی چیزیں پہلے سے ہی بنادیں یا کسی تصویر یا پس منظر سے عاری کرے کا انتخاب کریں، کوشش کریں کہ اس مشق کے دوران آپ کم سے کم توجہ نہ کریں۔ اگر آپ کا دوست اس مشق سے پہلے تھوڑی دیر مراقبہ یا ارتکا توجہ کر لے ایسی صورت میں آپ کے دوست کا اورادیکھنا آسان نظر آئے گا۔ آپ کا وہ دوست دوران مشق بھی مراقبہ کر سکتا ہے۔

مشق مکمل کرنے کے بعد آپ اپنی آنکھ مکمل طور پر نہ کھولیں یعنی اورادیکھنے کی رکھیں اور اورادیکھنے کی آنکھوں کی بصارت بھی کہیں مرکوز نہ کریں اس طرح آپ اپنے دوست کو کچھ دیر کے لئے تصور داتی آنکھ سے بھی دیکھ سکتے ہیں۔ (یہ آپ کے لئے اٹھنا، اچھا منشی خیر اور مددگار تجربہ ہوگا۔ اس تجربے میں مسلسل کامیابی مشقوں میں بے حد کام آئے گی آپ کے لئے مستقبل میں اور مددگار بنیں گی)

سہل ہو جائے گی) اب یہ تدریج اپنے سر کو اس طرح حرکت دیں کہ آپ اپنے دوست کے سر، جسم کا خاکہ Outline اپنی آنکھوں کے اشارے سے بنا سکیں، نبوت کرتے رہیں کہ آپ نے کیا یا کیا کیا دیکھا (یعنی اورادیکھنے کی) کیا آپ اپنے دوست کے سر کے اطراف موجود (توانائی) کی خصوصیات میں فرق محسوس کر سکتے ہیں؟ ہاں یا نہیں دونوں صورتوں میں، چند لمحوں بعد اپنی آنکھیں دو بار مکمل بند کر کے چند گہری گہری سانس لیں اور اپنے آپ کو آہستہ آہستہ پرسکون کریں۔ اس عمل کو دہراتے رہیں یہاں تک کہ آپ اپنے دوست کے آدھے جسم کا خاکہ (سکس) Tracing بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر پہلی بار میں کامیابی نہ ہو اور کچھ نظر نہ آئے تو تو یہ مشق جاری رکھیں، اور دہراتے رہیں۔ عمل آرام اور احتیاط سے کریں، مزید یہ کہ اس میں زیادہ وقت نہ لگائیں یعنی بے کار وقت ضائع نہ کریں۔ بہترین نتائج کے لئے اپنے آپ کو پرسکون کریں۔ بہترین نتائج اسی وقت ملیں گے جب آپ مکمل طور پر پرسکون ہوں گے۔

یہ بات ذہن میں موجود رہے کہ ابتدائی مشقوں کے دوران آپ کو اورے کی کڑم جیسی جو صورت حال ملے گی وہ مزید مشقوں سے بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ اس بات سے زیادہ نتائج، نہ زیادہ توجہ دیں کہ اورادیکھنا نظر آئے والی روشنی واضح ہے یا نہیں، مدھم، گہری، نیلی ہے یا مٹی، آپ کو اورے کے بہتے حرکت کرتے ہوئے غور سے دیکھیں تو اس میں کچھ فرق ہیں کہ مشقوں سے اورے کے یہ رنگ مزید واضح اور نمایاں ہوتے چلے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



اورے کے رنگ

Colour in the AURA

علامت اور علاج

کچھ لوگوں کو قدرتی طور پر یہ خدا داد صلاحیت حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے یا دوسروں کے اور سے میں موجود رنگوں اور انکی واقعیت و حیثیت position کو واضح طور پر دیکھ، پرکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ وہ لوگ اس نظر آنے والے اور سے کی شخصیت کی خوبیوں، کمزوریوں، رویوں اور صلاحیتوں کے بارے میں بھی جان سکتے ہیں، اس طرح وہ ان کے مستقبل (Career) کے راستوں اور مقاصد کا بھی تعین کر سکتے ہیں۔ یہ بات بھی تعجب کی نہیں کہ ہر رنگ ایک اپنی ہی کیفیت، حالات، جذبات اور خواہشات کو واضح کرتے ہیں اور ہماری کیفیات، خواہشات، غرض حالی، بد حالی کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں، یعنی ہر رنگ کوئی نا کوئی معنی رکھتا ہے۔ اور سے کی تہہ کا ایک رنگ ہوتا ہے جو ہمارے مزاج و کیفیات کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ پکے (پکے کے بارے میں آپ پہلے لیول میں پڑھ چکے ہیں) کی طرح ان کے بھی سات رنگ ہوتے ہیں۔

اور سے کے رنگ اور اس کے معنی Aura colours and what they mean

یہ بات بھرا واضح کر دوں جو آپ کے ذہن نشین ہونا چاہئے کہ آپ کا اور آپ کے مزاج، آپ کی صحت، آپ کی کیفیات اور آپ کے خیالات کے مطابق گڈ، بڈ، گنگنا، بدصلا وغیرہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اگر آپ اپنے اندر توانائی Potential بڑھاتے جائیں گے تو یہ رنگ خود بخود بدتر و بدتر، روشن، اور متحرک ہوتے چلے جائیں گے۔

1- سرخ رنگ Red Colour: واضح رہے کہ سرخ رنگ پہلے (Root or Base)

پکے کے رنگ ہوتا ہے۔ (آپ پہلے لیول میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں اس کا تعلق

چلنے پھرنے، دوڑنے بھاگنے وغیرہ سے ہے) سرخ رنگ مضبوط طاقت اور جذباتی حالتوں یا محبت، غصے یا کسی شدید خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ یوں ہم روزمرہ کی زندگی میں بھی اس قسم کے پہلے بولنے ہیں جو ہماری جذباتی کیفیت کی چہرے یا جسم پر عکاسی کرتا ہے، جیسے چہرے سے لال ہو گیا ہے، یا see red یعنی غصے کا شدید لہجہ، اسی طرح اور بھی بہترے پہلے زو عام و خاص ہے۔ اور سے میں سرخ رنگ کا غالب ہونا بہت طاقت ور غیر متحرک و سبک دلوے کی عکاسی کرتا ہے۔ اسی سرخ رنگ کی مقدار بہت کم ہو تو زندگی بے کیف ہو جائے گی لیکن یہی مقدار مناسب ہو تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ یہ شخص زندگی کو بہت اچھی طرح Enjoy کر رہا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں مکمل حصہ لے رہا ہے۔ یہ سرخ رنگ اس بات کا بھی عکاس ہے کہ اوراد دیکھنے والا شخص اور سے والے شخص کی جسمانی حالت و کیفیت کے ساتھ مکمل طور سے ہم آہنگ Comfortable ہوتا ہے۔

علاج: کئی دن مستقل رے کی لینا ہے اور مختلف ورزشوں میں حصہ لینا ہے۔

2- نارنجی رنگ Oranges: یہ دوسرے پکے کا رنگ ہے۔ اس کا تعلق ہمارے

جنسی اعضا Seral ہے۔ یہ رنگ ہماری مصروفیت اور ہماری اہمیت (Vitality) کو ظاہر کرتا ہے اور سے میں موجود نارنجی رنگ ہماری شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ مناسب نارنجی رنگ ہماری خوش گفتاری، لوگوں کے ساتھ ہمارے خوش گواری تعلقات اور ان کے درمیان وقت گزارنے کی بھی ظاہر کرتا ہے۔ نارنجی رنگ ہمارے اندر ہونے والی تبدیلی کا بھی اظہار کرتا ہے جیسے کہ چوٹ یا زخم کا ختم ہونا یا ہماری زندگی میں ہونے والی کوئی تبدیلی جیسے کسی سے دوستی، ناراضگی، شادی، غمی وغیرہ۔ نارنجی رنگ میں اگر آخرا کی رنگ کی ملاوٹ ہو یا یہ رنگ کم متحرک ہو تو اس سے ہماری کاپلی، سستی اور تھکاوٹ کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسا شخص تنہائی پسند اور سلیکٹ ہوتا ہے۔

علاج: کئی دن مستقل رے کی لینا ہے نیز اس شخص کو دل چپ جسمانی سرگرمی Activity میں بھی حصہ لینا چاہئے، اس طرح وہ مایوسی کی کیفیت سے باہر آ سکتا ہے۔

3- پیلا رنگ Yellows: یہ تیسرے پکے کا رنگ ہے اس کا تعلق ہمارے پیٹ Neval

سے ہے۔ پیلا رنگ سوچ اور افکار یعنی غور و خوض کا عکاس ہے۔ اور سے میں موجود طاقت ور اور متحرک پیلا رنگ اس بات کا ضامن ہے کہ متعلقہ شخص اپنی زندگی میں ہر لہجہ کچھ جانے، کچھ سیکھنے کی جستجو میں لگا رہتا ہے۔ یہی نئی ایجادات کا موجب بھی بنتا ہے، اسی لئے نئے خیالات و افکار کے

مطابق کام کرنا پسند کرتا ہے۔ ہکا متحرک پیلا رنگ کی بھی شخصیت کے دور جان کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک یہ کہ یہ شخص اپنی ذہنی صلاحیتوں کو خوبی سے استعمال کرتا ہے یا اس کے مطابق فوری فیصلہ کر لیتا ہے۔ دوسرے یہ کہ فیصلہ کرتے وقت وہ دل کے بجائے دماغ کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اس میں پہلے رنگ کی زیادتی اس بات کی غماض ہے کہ متعلقہ شخص اپنی ضرورتوں کو نہیں سمجھتا، ان پر توجہ نہیں دیتا اور اپنے احساسات و جذبات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا ہے۔ پہلے رنگ کی کی سب وہ شخص مختلف مسائل و الجھنوں کا شکار رہتا ہے۔ اس کی قوت فیصلہ معدوم یا ختم ہو جاتی ہے اور وہ دوسروں کا دست گمراہ محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔

علاج۔ کئی دن مستقل رے کی لینا ہے اور غذا پر کنگزول کرنا مرغن غذاؤں سے پرہیز کرنا، لوگوں سے بات چیت (گپ) کرنا اور ہلکی پھلکی کھانسی کی کتاہیں پڑھنا مفید ہے۔

4۔ سبز (ہرا) رنگ Greens: یہ سچے پتھر کے رنگ ہے۔ اس کا تعلق ہمارے قلب (Heart) سے ہے۔ ہر ایک رنگ شخصیت اور جسمانی توازن کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس میں ہرے رنگ کی مناسب اور مستقل موجودگی متعلقہ شخص میں بہتر Healing کی صلاحیتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اس میں ہرے رنگ کی کمی کو توڑنے والی موجودگی اس بات کی ظہیر ہے کہ اس شخص کے دل میں کچھ اور اسے (توانائی کے ہالے) میں پیاس میں جسمانی طور پر بہتر علاج دروس ہے۔ ہرے رنگ میں خالی یا پہلے رنگ کی موجودگی قلبی یا جسمانی الجھاؤ کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسا شخص سبز باغوں، خیالوں اور خوابوں میں رہتا ہے۔ یا ایسا شخص ہر ایک کو اپنا دشمن سمجھتا اور اسے شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اپنے آپ کو مشغول ظاہر کرتا ہے، کسی کے لیے اس کے پاس وقت نہیں ہوتا یا اپنی دولت اپنوں سے بھی چھپاتا ہے اور اس راستہ تکین کے لیے دوسروں سے حسد کرتا اور رکھتا ہے۔

علاج۔ کئی دن مستقل رے کی لینا ہے اور حادثات کرنا بدعتہ دینا نیز مختلف چھوٹی بڑی تقریبات کا اہتمام کرنا ہے۔

5۔ نیلا Blue or Indigo: یہ پانچویں پتھر کے رنگ ہے۔ اس کا تعلق خلق (تھائیمس، Thymus) سے ہے۔ یہ رنگ ہماری قوت برداشت، بہر سوچ کو ظاہر کرتی ہے۔ نیلا رنگ کی بھی شخصیت کی نمایاں اور بہترین ذہنی صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس میں نیلے رنگ کی کمزرت، خاص کر چمکیلے نیلے رنگ کی آمیزش اسکی تصوراتی اور اچھے سوچ سمجھ کی

صلاحیتوں کی عکاس ہے۔ یہ رنگ متعلقہ شخص کی زندگی کے بارے میں خاص کر اس کی روحانی سوچ و خیالات و افکار کو ظاہر کرتا ہے۔ اس رنگ کے متناسب حامل شخص کو مادی چیزوں کی تلاش نہیں ہوتی۔

علاج۔ کئی دن مستقل رے کی لینا ہے اور مرا کرنا، دینی محافل میں شریک ہونا نیز تقابیر قرآن وحدیث، واقعات صحابہ و اولیاء پڑھنا ہے۔

6۔ جاشی یا بنفشی رنگ Violets: یہ پتھریں پتھر کے رنگ ہے۔ اس کا تعلق ہماری جسمی آنکھ سے ہے۔ یہ روحانی سوچ اور مستقل ذہنی صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ جاشی رنگ کا تناسب میں ہونا خود بلندی (Higher self) کا اعتبار ہے۔ جاشی رنگ کی زیادتی عکاسی کرتی ہے کہ متعلقہ شخص زندگی کے مقاصد اور عزائم کے سلسلے میں بہت مفلوط ہے۔ جاشی رنگ کی موجودگی راست باتوں اور صحیح اقدام کی طرف رشتہ کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ یہی راست اقدام اسے اپنی ذات سے ایمان دہلی اور زندگی میں درست قوت فیصلہ میں مدد دیتی ہے۔

علاج۔ کئی دن مستقل رے کی لینا ہے اور واقعات بزرگان دین، اولیاء اور مختلف موجد آلات و سائنس کی تاریخ فہمذہوان کی باہر لسانی پڑھنا ہے۔

7۔ سفید یا سفید و سفید رنگ Golds and Whites: یہ دونوں پتھریں پتھر کے رنگ ہیں۔ اس کا تعلق ہمارے سر کے اگلے حصے (چندیا) سے ہے۔ یہ توانائی کے دخول کا دروازہ ہے۔ یہ ہماری روحانیت کی بیشکی کو ظاہر کرتا ہے۔

دونوں رنگوں کی الگ الگ تفصیل نیچے درج ہے۔

سفرہ رنگ۔ اخلاص اور روحانیت کا عکاس ہے۔ اور اس میں نمایاں سفرہ رنگ کی موجودگی اس بات کا اعتبار ہے کہ متعلقہ شخص زندگی کی عام اور فانی سوچوں سے کہیں زیادہ بالاتر سوچ رکھتا ہے۔ ایسا شخص بلاشبہ فلاح کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے، یا روحانی مبلغ کے طور پر سامنے آتا ہے یا روحانی طبیعت کے لوگوں کی قیادت کرتا ہے۔

سفرہ رنگ۔ پاکیزگی، بھائی اور جذبات کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اس میں سفید رنگ ابتدائی طور پر تو نظر آتا ہے لیکن عام حالات میں صرف مکمل سفید یا سفرہ کے ساتھ سفیدی آمیزش بہت کم نظر آتی ہے، تاہم مکمل سفید رنگ بھی اپنی پورے شخص کثافت Density کے ساتھ بھی چند لوگوں

کو پکھ لوگوں کا دکھائی دے جاتا ہے۔

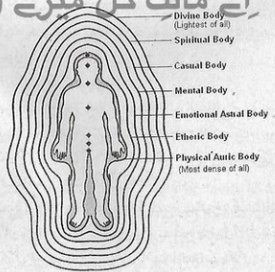
علاج۔ کثرت سے مراقبہ کرنا مختلف رنگوں کو دیکھنا نیز اپنے اندر سمونے کی کوشش کرنا ہے۔

8۔ سیاہ (کالا Blacks) رنگ۔ چکر سے میں یہ رنگ نہیں ہوتا لیکن ہینک یعنی رے کی کرتے ہوئے رے کی لینے والے شخص کے کندوں سے منفی جذبوں اور خیالات و کیفیت کی عقل میں خارج ہوتا رہتا ہے۔

اور سے میں موجود سیاہ رنگ دراصل دوسرے رنگوں کی غیر موجودگی یا شدید کی کو ظاہر کرتا ہے۔ سیاہ رنگ کسی جسمانی یا جذباتی ٹوٹ چوٹ، کسی شدید بیماری صدمے یا گہرے چوٹ کا مظہر بھی ہو سکتا ہے۔ نشیات یا نشی ادویات کے عادی افراد اور ان کے بے تحاشہ استعمال کے سبب بھی اور سے میں سیاہ دھبے یا بڑے سوراخ نمایاں نظر آتے ہیں۔

علاج۔ مسلسل طویل عرصے تک رے کی لی جائے۔ جذباتی ٹوٹ چوٹ سے بچا اور بچایا جائے۔ صدمہ نہ پہونچنے دیا جائے۔ نشیات، نشی اور مسلسل نیند کی دواؤں سے گریز کیا جائے۔ بے جا سفر سے بچا جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆



کون سا چکر کیا کام کرتا ہے

کن کن مسئلے، مرض یا الجھن میں توجہ کا طالب ہوتا ہے

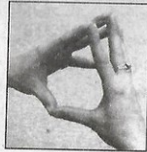
پہلا چکر: یہ میں یا نیشیل چکر کہلاتا ہے یہ کر کے جوڑ واقع ہوتا ہے۔ اس چکر سے توانائی کی کمی سے ہاتھ، پیر، بازو، گھٹنا، کہنی، کمر، پیٹھ میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ شخص یعنی ماس پیٹھ لٹنے کی تکلیف بھی اسی چکر سے میں توانائی کی کمی سے ہوتی ہے۔ کمر کی ڈسک میں گپ اسی چکر سے سبب ہوتا ہے۔

دوسرا چکر: یہ چنسی چکر یا نیکیل چکر کہلاتا ہے جو جنسی اعضا کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس چکر سے میں توانائی کی کمی سے منی جذبہ و نشیات بڑھ جاتے ہیں۔ اس چکر سے میں خرابی والے لوگ ظلم و زیادتی کے دلدادہ ہوتے ہیں، دہشت گرد، بے ایمان، چور، ڈاکو وغیرہ اور غیر اہل ہوتے ہیں۔

تیسرا چکر: یہ ناف، پیٹ کا چکر یا سور چاکلیس کہلاتا ہے۔ کیوں کہ یہ چکر براہ راست سورج سے توانائی حاصل کرتا ہے اسی لیے یہ چکر سول چاکلیس کہلاتا ہے۔ جو ناف کے سارے تین انچ اوپر اور ساڑھے تین انچ نیچے دائیں یا بائیں ریزہ کی ہڈی تک پوری پٹی ہوتی ہے۔ یہ چکر اس لیے سب سے اہم ہے کہ اس چکر سے میں دل، پیچہ پروا، سینا کے علاوہ سینے سے بیڑ صوبک انسان کے تمام اہم اعضا پیڑ، قتی، لہجہ، جگر، گردہ، لب، لہجہ، چھوٹی بڑی آنتیں، وغیرہ اور غیرا تقریباً سب کچھ اسی چکر سے میں ہوتا ہے۔ اس چکر سے میں توانائی کی کمی ہو جائے تو پیٹ میں موجود ایک دوا یا تمام اعضا میں تکلیف شروع ہو سکتی ہے۔ اس چکر سے میں کی والے لوگ ماضی میں کھوئے رہتے ہیں۔ ماضی کی تخیل یا دیر سینے سے لگے رہتے ہیں۔ ماضی کو بھول نہیں پاتے،

ہر وقت اس نے یہ کہا تھا اس نے وہ کہا تھا، اس نے یہ کیا تھا، وغیرہ کے پکر میں پھنسے رہتے ہیں۔
چوتھا پکڑا: یہ دل کا پکڑا کہلاتا ہے۔ یہ پکڑا تین انچ کی چوڑائی میں دائیں بائیں پیچھنک پوری
پٹی ہوتی ہے۔ اس کا تعلق دل کے دھک دھک یا امراض قلب، ذیابیطس، ہارٹ ایک، انجائی نا
یفشار خون (بلڈ پریشر) کی کمی، زیادتی سے نہیں ہے۔ اس پکڑے میں کمی والے لوگوں کے تعلقات
دوسروں سے اچھے نہیں ہوتے، اس پکڑے میں توانائی کی کمی والے دغا باز، دھوکے باز، بے وفا
ہوتے ہیں اور بے وفائی کرتے ہیں، ان میں محبت کی شدید کمی ہوتی ہے۔ اس پکڑے کا تعلق
جذبیات (اموشن) سے ہے اسی لیے اس پکڑے میں توانائی کی کمی والے لوگ منہ چوراوترن ہائی
پلندہ ہوتے ہیں، اسی لیے کوئی سوشل کام نہیں کر سکتے۔ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔
پانچواں پکڑا: یہ نفس یا طلق کا پکڑا کہلاتا ہے۔ یہ پکڑا شوہر کی بیچھے سے طلق کے آخری
سرے تک ہوتا ہے۔ اس پکڑے کا کام صرف کھانا کھانا یا پانی پینا نہیں ہے بل کہ یہ پکڑا فطر کا کام
بھی کرتا ہے۔ اس پکڑے میں اور بھی بہت سے ہارمونز اور گھٹنیں ہوتے ہیں۔
یہ پکڑا قوت مدافعت، قوت برداشت کا سب سے اہم کام کرتا ہے۔ یہ پکڑا فطر کا کام بھی کرتا ہے۔
چھٹا پکڑا: یہ تیسری آنکھ (چوتھی آنکھ) کا پکڑا کہلاتا ہے۔ یہ پکڑا دونوں ابروؤں کے درمیان
واقع ہوتا ہے۔ اس کا تعلق منہ، پیش، دوسرے حالات و معاشات سے دیکھ لینے، جان لینے سے
ہوتا ہے۔ اس پکڑے کا خاص تعلق روحانیت سے ہے۔
ساتواں پکڑا: یہ کراؤن یا سر کا پکڑا کہلاتا ہے۔ یہ پکڑا دماغ (سر) کے اندر ٹھیک تالو کے
اور پر واقع ہوتا ہے۔ اس کا تعلق خاص روحانیت سے ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



قوت حیات کی تقسیم

رے کی ایک جاپانی نقطہ ہے جس کا مطلب ہے آفاقی قوت حیات کی مکمل توانائی، یا یوں کہہ
لیجئے ہاتھ رکھنا، سہلانا، دبانانا چوکنا، دم کرنا اور آرام ہو جانا۔

رے کی میں بھی طریقہ اپنایا جاتا ہے، اور ایک خاص طریقے سے اس قوت حیات کو انسانی
جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے تاکہ جسم انسانی میں پہلے سے موجود قوت حیات (لائف انرجی) کی
کی کو متوازن کر دیا جائے تو ہر مسئلہ، الجھن، پریشانی اور بیماری کی جڑ ختم ہو جائے اور انسان صحت
یاب ہو جائے۔ یعنی یہ کہ انسانی جسم کی حیاتی توانائی (لائف انرجی Life Energy) کو متوازن
کر دینے کا نام رے کی ہے۔

رتوانائی (انرجی) انسانی جسم کی ساخت (ہڈاؤٹ) کے اعتبار سے چار شعبوں میں اثر انداز
ہوتی ہے، یا یوں کہہ لیجئے کہ انسان کو چار شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جہاں رے کی کی توانائی
بروہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ سانس کی تقسیم میں انسانی جسم کی ساخت کے بارے میں پڑھایا
جاتا ہے کہ جسم کی بیانی مادوں اور عضلات کا پانی، یوں، آگ اور مٹی کا مجموعہ ہے، عام لوگ صرف یہ
جانتے ہیں کہ جسم مختلف اعضا کا مجموعہ ہے اسی لیے جب بھی ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں تو
ہماری سوچ خواہشات اور توقعات کے ارد گرد ہوتی ہے، کیوں کہ ہمارا ہم زندگی کے واقعات،
خواہشات، ترجیحات اور احساسات وغیرہ کا طالب ہے یا ان سے ہی مربوط ہے۔

رے کی میں جسم انسانی یا قوت حیات کی کارکردگی کو چار حصوں یا چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے
جس سے کبھی انسان کا واسطہ پڑتا ہے یا انسان ساری زندگی انہیں کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے۔

1۔ جسم -- ہمارا ظاہری جسم۔

2۔ دماغ -- ہمارے ذہنی معاملات، افکار، نفسیات وغیرہ۔

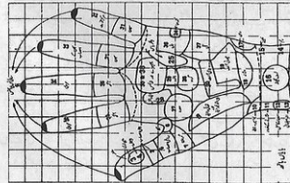
4۔ روحانیت۔۔ روحانیت سے تعلق۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم ننگی کی راہ اپناتے ہیں

ہمارے اندر موجود قوت حیات جسم کے کسی بھی حصے (شعبے) جسمانی، دماغی، جذباتی یا

روحانی توازن کم یا زیادہ ہو سکتی ہے جس کے سبب ہمارے جسم، مزاج، رویے، تعلقات اور مالی

حالات پہ اثر پڑتا ہے۔ رے کی مسلسل علاج سے ان تمام الجھنوں، پریشانیوں اور بیماریوں

سے نجات مل سکتی ہے۔ اس کا سیکھنا انتہائی آسان بھی ہے، وقت بھی کم لگتا ہے اور خرچ بھی کم ہوتا ہے۔



1941-1942

صرف یہی نہیں کہ انگریزی ادویات میں منفی اثرات کی بھرمار ہوتی ہے اور ایک فائدہ پہنچا

کروں نے امراض پیدا کر دیے جاتے ہیں بل کہ انسان کے تن نازک پہ ادویات کے ساتھ ساتھ

نوسکھ ڈاکٹروں کی مشق ستم بھی جاری رہتی ہے، جسم انسانی کو مومی مجسمہ گردانتے ہوئے دل بھر کر

تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔

فرما امدین

مخالف کردہ ہومیو پتھی کو طویل اور تھکا دینے والا علاج کہتا ہے۔ اور ہومیو پتھک کے اکثر

ڈاکٹروں کے بارہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اصلی اور فوری اثر رکھنے والی ادویات جان بوجھ کر

نہیں دیتے ہیں اگر دیتے بھی ہیں تو صرف ایک دو دن کی تاکہ دوسرے دن انہیں مرض ابھارنے

والی ادویات دی جا سکیں اور مرلیض کو دیر تک اپنے پاس الجھا کر رکھا جائے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ کئی

ادویات ملا کر دی جاتی ہیں کہ کوئی تو لکے کی یا پھر کئی دواؤں کے استعمال سے درست صورت حال

سامنے ابھر کر آئے کی تو اس کے لحاظ سے دوا دی جائے اور علاج کیا جائے۔ تاہم وہ مخالفت کے

باوجود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھی بھی علاج ارزاں اور زوداثر دوا میں اکثر کے مزاج کے

مطابق ہوتی ہیں۔ یہ موقف تھا ہومیو پاتی اور ایلو پاتی کی طرح علاج کے ہنر کاروں کا۔ کچھ یہی صورت

حال سیمی، بھی دواؤں کا بھی ہے۔ اس کے علاوہ جھانڑ پھونک، دعاء معویز سے علاج کا طریقہ بھی

ہے جہاں شلوک و سبہات یا ان جاننا خوف پایا جاتا ہے۔

آج کل کچھ علاج بغیر دواؤں (اینٹی میڈیسن) کے بھی شہرہ پا رہا ہے۔ جس میں معروف یوگا، جی، مراقبہ، تھراپی، ایکوپنچر، یائریشر پوائنٹ اور رے کی وغیرہ ہیں۔

ان میں سب سے اہم رے کی ہے کیوں کہ باقی سب رے کی کے چھوٹے چھوٹے حصے ہیں۔ یہ طریقہ علاج یورپ، امریکہ، جاپان، ہندوستان میں تو ہے ہی اب پاکستان میں بھی تیزی سے مقبول ہو رہا ہے خاص طور پر کرچی میں۔

رے کی ہے کیا؟ رے کی کی طرح ہمارے جسم کی کیفیات پر اثر انداز ہوتی ہے کہ ہم بغیر دوا استعمال کیے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ رے کی سے سوائے موت کے ہر قسم کے مرض سے شفائی پائی اور مسائل سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ رے کی طریقتہ علاج کو یورپ و امریکہ میں (اینٹی میڈیسن یا کاسک انرجی ٹریٹ منٹ) بغیر دوا کے علاج یا کائناتی توانائی سے علاج کہا جاتا ہے جب کہ زرد پٹی پر واقع ممالک میں کہیں رے کی اور کہیں رے کی پے کہا جاتا ہے ہندوپاک، نیپال اور سری لنکا میں رے کی کے علاوہ بودھ طریقہ علاج بھی کہا جاتا ہے۔

ہمارے پاؤں طرف ہمیں گھیرے ہوئے قدرتی طور پر ایک حلقہ بند یا بالابوتا ہے جسے اور کہا جاتا ہے۔ ہمارے ارد گرد فضا میں پھیلی ہوئی قوت حیات کا مسلسل بہاؤ بھی موجود ہوتا ہے۔ اس بہاؤ میں قدرت کی ممانعتی قوت تمام چیزوں کی گہرا ہوتی ہے جس سے دنیا کی جہتوں کو حسب ضرورت دسب تو قوتیں متنبہ ہوتی ہے نیز جس کے لئے نہ سوائے انسان کے دوسری تمام مخلوق مر جاتی ہے، زندہ درگور ہو جاتی یا جہاز کا آخری سانس لینے لگتی ہے۔ انسانوں میں یہ توانائی قوت حیات (لائف انرجی) یا حیاتیاتی توانائی پہلے سے موجود ہوتی ہے اسی لیے انسانوں میں قوت برداشت، قوت فیصلہ، سمجھ بوجھ، فہم و فراست اور قوت گویائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے کون کتنا استعمال کرتا ہے یہ اس کی صواب دید پر منحصر ہے۔

اسے یوں سمجھ لیجیے اگر آپ کسی پرندے، درندے، چرندے، پھول، پودے، اشجار غرض یہ کہ آپ کسی بھی مخلوق کو کسی کھلے تالوت، کھلے ڈبے، تہنہ، خانہ وغیرہ جیسا کہ ایک جگہ میں ایک سے دودن کے لیے قید کر دیں جہاں ہوا کا گزندہ ہو تو سوائے انسان دوسرا ہر جان دار مر چکا ہوگا یا موت کے منہ میں ہوگا لیکن انسان؟ نہ صرف زندہ ہوگا بلکہ اس کے ہوش و حواس بھی کئی دنوں تک بحال رہیں گے۔ آخر کیا کیوں ہے؟

عام جواب یہ ہوتا ہے۔ اللہ کی قدرت، درست ایمان سائنس، جدید تحقیق اور وحدہ لاشریک کونامائے والوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے تاہم رے کی کے اصول کے مطابق اس کا جواب یہ ہے انسان وہ واحد مخلوق ہے جس میں اللہ نے اپنی روح پھونکی ہے۔ دنیا میں باقی جتنی بھی مخلوق ہے، اس کے لیے اللہ نے حکم دیا لیکن (ہوجا) فیکٹور (پس وہ ہوگئی)۔

اسی لیے انسانوں میں تحقیق کی وقت سے قوت حیات (لائف انرجی) موجود ہے، اسی لیے انسان کی زندگی کا انحصار صرف کائناتی توانائی پر ہی نہیں بلکہ جسم کے اندر موجود حیاتیاتی توانائی پر بھی ہے جب کہ دنیا میں موجود دوسری تمام مخلوق کی زندگی کا تعلق صرف کائناتی توانائی کے حصول پر ہی موقوف ہے جو صرف اور صرف کھلے جگہ پر دستیاب ہوتی ہے اسی لیے ایسی جگہوں پہ جہاں ہوا (کائناتی توانائی) کا گزندہ دوسری تمام مخلوق کی ہیبت بدل جاتی ہے، دوسرے مہما اور سوکھ جاتے ہیں جب کہ انسان کے اندر موجود حیاتیاتی توانائی اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ جسمانی نظام کو کئی دنوں تک درست اور قائم رکھتی ہے۔

جسم انسانی میں جسم کی حیاتیاتی توانائی میں کسی بھی وجہ سے کمی ہوجاتی ہے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ واضح رہے حیاتیاتی توانائی میں وقت، حالات اور عمر کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس اندرونی یعنی حیاتیاتی توانائی میں بھی زیادہ کمی بیشی ہوگی، انسانی جسم اتنی زیادہ متاثر ہوگا اور کسی بھی چیز سے زیادہ بے تحاشا، بے رحم، بے ایمان، پریشانی، دھواں اور شکار ہو جائے گا۔ حیاتیات، جسمانی، ذہنی، جذباتی و روحانی میں بھی طرح کے ہو سکتے ہیں۔ جس کے باعث آپ کا انوائزمنٹ (ارد گرد کا ماحول) بھی متاثر ہوتا ہے۔ اس طرح آپ کے اندرونی، بیرونی تیز ماحولی حالات آپ کو انتشار میں مبتلا کر دیتے ہیں اور آپ اپنے جسمانی نظام (امراض) کے ساتھ ذہنی و جذباتی طور پر بھی الجھ جاتے ہیں۔

رے کی ان تمام کیفیات کا اندازہ مال کرتی ہے۔ آپ کی حیاتیاتی توانائی کی کمی کو کائے فانی توانائی (کاسک انرجی) فراہم کر کے پورا کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کا جسمانی نظام پھر سے توازن ہو جاتا ہے۔ آپ صحت مند ہو جاتے ہیں، سائنس ہی آپ کا انوائزمنٹ (ارد گرد کا ماحول) بھی ٹھیک ہو جاتا ہے یوں آپ ذہنی و جسمانی طور پر بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

رے کی کے ذریعہ کائناتی توانائی حاصل یا فراہم کرنے کو ہیلنگ دینا یا کرنا کہتے ہیں ہیلنگ کرنے یعنی رے کی دینے والے کو ہیلکر کہا جاتا ہے۔

اس توانائی کے حصول کا طریقہ کچھ یوں ہوتا ہے کہ ایک بھروسے کی توانائی کے حصول کا طریقہ کار، کھینک کر، جان کر اپنے آپ کو بھی تیل کر سکتا ہے اور کسی دوسرے کو بھی توانائی فراہم کر سکتا ہے۔ مڑے کی بات یہ ہے کہ ہم جب بھی کسی اور کی ہینک کر رہے ہوتے ہیں تو ہم خود بھی تیل ہو رہے ہوتے ہیں کیوں کہ کائے نائی توانائی پہلے ہم اپنے جسم میں جذب کرتے ہیں پھر اپنے ہاتھوں کے ذریعہ جسم میں تسلسل سے آ رہی ہوتی توانائی دوسرے (ہینک لینے والے) کے جسم میں منتقل کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہمارا جانچ سمجھنا پہلے توانا ہوتا ہے پھر زائد توانائی جو ہم نے کائنات کے بہاد سے حاصل کی ہے وہ ہینک لینے والے کی اس وقت کی ضرورت کے مطابق منتقل کر دیتے ہیں۔ آہستہ آہستہ متاثرہ جسم اپنی توانائی کی کمی پوری کرتے ہوئے بدترتیب تکلیف محبت یاب ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ دے کو دیتے ہوئے ہینک کی بیماری، مسائل، منفی جذبات یا فضا سے آئی ہوئی توانائی کے ساتھ منفی قوتیں سب ڈاک (فلٹر) ہو جاتی ہیں اور دے کی لینے والے کو صرف صاف ستھری مثبت توانائی ہی پہنچتی ہے۔

دے کی سے صحت یابی زود اثر، سریع الاثر، تیز تر، مکمل، جاودا اور نقصان سے ہبرا ہوتی ہے۔ دے کی جسمانی نظام میں خرابی کا اعمال کرتی ہے یعنی توانائی کے اس غلام کو پر کرتی ہے جو آپ میں آ جانے یا ہوجانے کی وجہ سے آپ کو آپ کے اندر کو کے ماحول کو بے کسے کے ناسازگار، دھواں اور بیمار بنائے ہوئے ہے۔

اس علاج سے اب تک کی حتمی نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ یہی افراد نازک ترین آپریشن سے بھی نجات پا چکے ہیں۔ دے کی طریقہ علاج امراض معدہ، جگر، جڑوں کے درد، اختلاج، کم خونی، نفسیاتی خامیاں وغیرہ وغیرہ کے لیے تیز بہدرف ہے۔ یوں کینسر، چھانٹا ٹس، ناسور، کوڑھ جیسے مہلک امراض میں مبتلا افراد بھی دے کی توانائی سے شفا یاب ہوئے ہیں۔ میں اپنے ذاتی تجربے اور علم کی بنیاد پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ دے کی کے علاج سے ہر سوڈی مرض یہاں تک کا لایڈ، ڈیجیٹل وائرس جیسے مرض کی شدت بھی کم کر کے بدترتیب تک نہیں ختم کیا جا سکتا ہے۔

اس طریقہ علاج کی بہت سی خوبیوں میں سب سے اہم یہ ہے کہ اس سے کسی قسم کا کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا نہ اندرونی نا ہی بیرونی۔ دے کی خیر کی ایک ایسی قوت ہے جو غیر ضرر و محبت و چاہت سے منسلک ہے۔ دے کی ایک ایسی توانائی ہے جس سے آپ صرف فائدہ پہنچا سکتے

ہیں اور خوشیاں لٹا سکتے ہیں۔ آپ نے اس توانائی کا غلط استعمال شروع کر دیا یا آپ نے اس توانائی کو کسی خاص مقصد سے شروع کر دیا تو یہ کائناتی توانائی معدوم ہو جاتی ہے، بے اثر ہو جاتی ہے اور ہینک کو قدرے نقصان بھی ہو سکتا ہے جب کہ ہینک لینے والا ہر حال میں شفا یاب ہوگا، محبت یاب ہوگا تاہم ممکن ہے مدت شفا یابی کچھ طویل ہو جائے۔ مریش کی قوتی توانائی نیش پائے یعنی اسے اس وقت ضرورت سے یا تھی۔ سبب، دے کی کو شروء کار دینا اور اس کے درست اصولوں پہ نہ چھٹنا ہے۔ جب بھی ہم دے کی کے لحاظ سے دے کی طریقہ کار یا اصول اپناتے ہیں تو ہم اپنے رب ذوالجلال والا کرام کے شکر گزار ہوتے ہیں کہ اس بے انتہا درجہ مہربان خالق نے توانائی کے بے حد پیش بہار خزانے ہمارے ارد گرد پھیلا دیے اور وہاں رکھا ہے۔

ہم ان علوم، ان تمام اشیاخ (خاص چیزوں) اور ان اثاثوں (اشیاء) کے بھی شکر گزار ہوتے ہیں کہ اس پائے والے نے ہمیں عطا کی ہیں۔ سبب ہمارے تابع کر دی گئی ہیں، یہ سب ہمارے لیے ہیں، اور ہم ان سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دے کی سے شفا یابی، فوائد اور علاج کا تعلق اعتماد (بلوے) سے نہیں ہے جب کہ دوسرے تمام طریق علاج میں اعتماد (بلوے) سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

دے کی کے لیے جو علاج اور نظامات (سیسٹمز) مکمل کرتے ہیں، ان میں موجود کائناتی توانائی سے منسلک ہو جاتے ہیں اس طرح توانائی کی آمد شروع ہو جاتی ہے اور ہینک کے ہاتھوں کے ذریعہ توانائی کا اخراج ہونے لگتا ہے جو ہینک عطا ہوئے جسم (اپنے یا دوسرے) کو منتقل کرنے لگتا ہے۔ غلط طور پر جسم دے کی توانائی کی منتقلی یا اس سے شفا یابی پہ یقین رکھتا ہو یا نہیں، یا یہ کہ نظر نہ آنے والی توانائی سے صحت مند، نمیک، شفا یاب توانا کر دے کی یا کر سکتی ہے۔ مریش کے اس منفی سوچ اور رد عمل کا اثر یہ ضرور ہوتا ہے کہ دے کی توانائی کے فوائد کی سریع الاثری کی رفتار سے ہو جاتی ہے اور اپنی جاودا اثری میں مدغم ہو جاتی ہے، نتیجہ وقت زیادہ لگتا ہے، پھر بھی متاثرہ شخص یا مریش (کلائنٹ) اپنی صحت مندی کی کیفیات میں فرق ضرور محسوس کرتا ہے اور غلط بدھ دے کی کا گرویدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

ایسے دے کی ہینک کے ہاتھ نہ صرف شفا بخش ہو جاتے ہیں بل کہ بولنے لگتے ہیں، بغیر مریش کی کیفیت جانے جسم کے متاثرہ حصے یا ہینک پوائنٹس (چکرے) کی

جانب بڑھنے اور پھٹنے لگتے ہیں۔

رے کی وہ واحد طریقہ علاج ہے جس میں مریض کی کوئی بھی کیفیت جانے، پہنچنے یا ہسٹری کے بغیر آپ سے توانائی فراہم کر کے صحت یاب کر سکتے ہیں۔ رے کی توانائی آپ کے اپنے آپ کے ذریعہ کسی دوسرے کے جسم میں داخل ہو کر ہر پرستارہ جسے کوئی توانائی کرنی چلی جاتی ہے چاہے اس کا تعلق جسمانی، ہوشی، ہوشی، جذباتی ہو یا روحانی۔

رے کی علاج کی خوبی یہ بھی ہے کہ اگر متاثرہ شخص موجود نہیں ہے، کسی دوسرے شہر ملک میں رہتا ہے تو اس کی تصویر کے ذریعہ اسے توانائی دیا جاسکے یا اس کے حالات کو درست کیا جاسکتا ہے خواہ وہ چند دن کا بچہ ہو یا اپنی آخری عمر پہنچا ہوا بوڑھا عورت ہو یا مرد۔ رے کی سے سب یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

رے کی جاپان کی جتنی تحقیق و دریافت ہے۔ رے کی جاپانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں چھونا، رگڑنا، سلانا، تسلی دینا، ہاتھوں سے گرمی پہنچانا، پرسکون کر دینا۔

رے کی ازل سے ہے اور آج بھی ہم رے کی سیکھے بغیر غیر محسوس طور پر اس پر عمل پیرا ہیں۔ ہم یا کوئی بھی کھانے یا چوت کھا جائے، یا دھو کر درود ہو تو ہم اس جگہ جگہ کر سکتے، رگڑتے، سہلاتے اور تھپتھپاتے ہیں۔ اس طرح ہم اپنی جسمانی توانائی اس کی طرف ہم کر سکتے ہیں اور پرسکون ہو جاتے ہیں یا کسی دوسرے کو اپنی جسمانی توانائی فراہم کر کے اسے قدرے سکون پہنچاتے ہیں لیکن خود مکان محسوس کرنے لگتے ہیں۔ میں حال ان رے کی سیکھنے والوں کا بھی ہوتا ہے جنہیں ان کے اساتذہ نے درست رے کی نہ سکھائی ہو، ان کی ہم آہنگی (ایون منٹ) مکمل نہ ہوئی ہو یا پھر وہ خود ہی درست خاکے اور مخصوص الفاظ (سبل زور کوڈز) کی ادائیگی صحیح طور پر نہ کر رہے ہوں۔ (میرے پاس کئی ایسے شاگرد آئے جن کی ہم آہنگی مکمل نہیں تھی اور وہ مجھ سے دوبارہ رے کی کے بارہ میں تفصیل جاننے اور سیکھنے کے خواہاں تھے، میں اور سیکھ چکے ہیں)۔

آج سے تقریباً پندرہ سو سال پہلے جاپان کے پروفیسر نے جو طویل الدیان پڑھاتے تھے، انھوں نے طویل چان فشانی، دشت و حمر اور دی، تحقیق و جستجو کے بعد رے کی کا علم حاصل کیا اور مختلف مراسلت سے رگڑنے کے بعد رے کی کے لیے کچھ اصول متعین کیے۔ یہ اصول دو طرح کے تھے۔ ایک۔ رے کی سیکھنے اور سکھانے سے متعلق صحیح فی رے کی کے شاگردوں کے لیے۔

دوسرا۔ سیکھنے کرنے اور مسلسل کام یاب و کام مران ہونے سے متعلق تھا۔

رے کی کے علم کو دوبارہ زندہ کرنے والے پروفیسر کا نام ڈاکٹر یونی تھا۔ آپ نے کئی بہترین سال کی محنت شاقہ اور طویل ریاضت کے بعد رے کی کی کرشمہ سازی وجاد و اثری پیدائش ترس حاصل کیا۔ آپ کئی سال حیات رہے۔ اس عمر سے میں آپ سے صرف ایک شاگرد کو اپنا چلن بنایا جن کے شاگردوں کا سلسلہ ہم تک پہنچتا ہے۔

☆☆.....☆☆☆☆



میں سے کوئی بھی طریقہ ایسا نہیں ہے جس سے کیفیات (ذہنی، جذباتی، روحانی) کا علاج کیا جاسکتا ہو سوائے مکمل رہے کی کے۔

یہاں تمام علوم کے بارہ میں مختصر معلومات فراہم کی جا رہی ہے تفصیل ان شاء اللہ آنے والی کتاب ’رے کی اور ہم‘ (جلد دوم) میں مہیا کی جائیں گی۔ فوری معلومات کے لیے مجھ سے رابطہ کیجئے۔

روحانی علاج :- روحانی علاج وطر کے ہوتے ہیں۔ علوی۔ سفلی
 علوی علاج کے لیے مذہبی کتب کی آیات، دعاہیں (درمز) ، اشوک یا پتھر بڑے جاتے
 ہیں، ان سے دم کا جاتا ہے، چوکھ جاتا ہے، تعویذ یا گنڈے دیے جاتے ہیں۔ جیسے مسلم
 کے خالی کے لیے سورہ بقرہ کی پہلی آیت میں بستر پر لیٹ جانے کے بعد کسی بار پڑھتے ہیں تو یقینی
 نیند آجائے گی۔

مصلحت علاج :- مصلحتی اعمال بھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (ایک) کا تعلق جا دوٹوں سے یعنی شر سے ہے جس میں دوسروں کو بے بس کر کے مرضی کے خلاف نقصان پہنچا کر یا جھوٹاریوں میں ڈال کر فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ جس کے لیے شیطان اور برے کام کیے جاتے ہیں۔ جا دو اور کچھ جتنے مزے سے کام لیا جاتا ہے۔

(دوسرے) کا دل سبز، انترتھو، پھولوں اور نوکوں سے ہے اس میں چاندرونی کاٹ بھی کی جاتی ہے اور ایسا کرانے والوں کو قدرے نقصان بھی پہنچایا جاتا ہے۔ اس علاج سے جسم مضبوط اور گھٹیا جاتا ہے۔ موٹاپا کم ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ آپ کی جسمانی سرگشی کا کام اکیلے اختیار میں آ جاتا ہے۔

یوگا کا دارومدار مختلف پیمائشوں (آسنوں) سانس اور جسمانی ورزشوں پر ہے۔ یہ ورزشیں محنت طلب بھی ہیں، ان کے لیے لگن اور تسلسل سے وقت دینا بھی ضروری ہے۔

فیلیمو: اس علم کے ذریعہ انسانی جسم پر دست رس حاصل کر لیا جاتا ہے۔
اسے جو ہدایت یا حکم دیا جاتا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے۔ اور ہدایت کے مطابق ہر کہا مانتا ہے۔

اگر ٹیلی پتھی کا غلط استعمال نہ کیا جائے تو بعض امراض اور بد عادات چھڑانے میں بہت معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ہم ٹیلی پتھی کا علم ایک حد تک استعمال کر سکتے ہیں مکمل نہیں۔

ایکوپریشر پریشر پوائنٹ:- اس علم کا قائدہ صرف جسم ظاہری کے لیے کارآمد ہے۔

رے کی کی شاخیں

رے کی بہت سارے علوم کی مال ہے۔ ہم ان میں سے اکثر کے بارے میں سنتے، پڑھتے اور کچھ نہ کچھ شاید جانتے بھی ہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلی مضمون رے کی اور ہم جلد دوم میں پڑھیے۔

رے کی کی چند مشہور شخصیات (برانچ) اور چند دوسرے علوم
یوگا..... ٹیلی پیتھی..... ایکوپنچر یا پریشر پوائنٹ..... تائے جی..... اردو ماہرانی.....

کلر تھراپی..... میگنٹ تھراپی..... مراقبہ (ان کا تعلق رے کی سے ہے) ان کے علاوہ روحانی علاج غذا سے علاج وغیرہ وغیرہ مزید ان کے علاوہ دھت شناسی (ہاتھوں کی لکیروں کا علم)، پتھر شناسی یا

پھروں سے علاج (نیم حرابی) ہستار و ہشای (ستاروں اور برجوں کے اموال کا علم)، قیافہ ہشای (چہرہ، جسمانی ساخت اور اعتناء دیکھ کر اس آدمی کے عادات و انوار جاننے کا علم) موسیقی سے

والے حالات، مسائل و امراض سے بچایا جاسکتا ہے۔ جسم میں ہونے والے تمام امراض کا علاج

ان میں سے کسی کی سرکیے سنا یا اس سے کسی بجے سے علان سے سن لیں۔ اس سے ہمارا واسطہ
 علوم سے صرف چند جسمانی امراض ہی کا علان ممکن ہے۔ ایک علم اور بھی ہے جس سے ہمارا واسطہ
 ہوتا ہے وہ ہے غلا (خوار)، قلعہ (معدہ)، قلعہ (معدہ)، قلعہ (معدہ)، قلعہ (معدہ)۔

[illegible]

میں یہ چیت رے کی ماسٹر کہنے میں کوئی حق نہیں سمجھتا کہ وہ نامیہ مروجہ کوئی بھی طرز

علاج (ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، حکمی، آیورویدک، نفسیاتی، روحانی اور رے کی معروف شاخوں

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کو ایک خاص طرح سے دبایا جائے تو دم اور سانس کے امراض ختم ہو سکتے ہیں۔ کلائی، پتیلی اور سینے کے کچھ مخصوص حصے کو دبایا جائے تو سرطان (کینسر) اور غوثوں کا مرض لیکوریا سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ بس یوں جانے، دونوں پتیلیوں، گلاہوں اور ذم کے بعض مقامات پر مخصوص دباؤ ڈال کر ہر جسمانی مرض سے نجات ممکن ہے۔

تائے جی:۔ جسمانی ورزش کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں ذہن و جسم کو تھکائے بغیر جسم کو سڈول، ہٹ اور تڑوتا زہ رکھا جاسکتا ہے۔

قی کوکج جی:۔ یوگا اور تائے جی کی طرح اس میں بھی ذہنی و جسمانی ورزش سے کام لیا جاتا ہے اور جسم کو فعال کر کے یا جسمانی کارکردگی کو بحال کرنا اس سے بچا جاتا ہے اور مختلف قوتوں کا مظاہرہ بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے لمبی چھلانگیں لگانا، طاقت کا مظاہرہ کرنا، زمین سے بلند ہونا وغیرہ۔ سسریرم اسی کی ایک شاخ ہے۔

اور ماہترانی:۔ نیشو سے علاج۔

مختلف شش بڑوں سے بعض ذہنی، روحانی و جلدی اور جسمانی عواض سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ سولی گیری، جادوئی، جینیاتی و دیگر شش اور ماہترانی سے علاج فائدہ مند اور دلچسپ ثابت ہوتا ہے۔ جو بچے خوابی کے سبب اسکول سے غائب ہو جائیں یا اسکول میں یا گھر پر سے خالص عرق صندل پانی میں ڈال کر صندل کی کڑی پانی میں جوش دے کر نیم گرم پانی سے غسل کریں۔ جو کم فطارتوں (لو بلڈ پیرش) کے سرلیٹ ہیں وہ گلاب، گلاب، گلاب یا گلاب کا مضر استعمال کریں۔ تفصیل کے لیے مجھ سے رابطہ کیجیے۔

کلر قمرانی:۔ رنگوں سے علاج۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

”اور جو رنگ برنگ چیزیں زمین میں تم کھا کر لیے اسے بکھیر دی گئی ہیں، اس میں ان لوگوں کے لیے نئی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔“

انسان کی فطرت میں سکون شامل ہے، اسے رنگ بھلے کھلتے ہیں، اسی لیے رنگ انسانی جسم، کیفیات اور حالات میں سکون برقرار رکھتا ہے۔ اگر آپ کو اس سے دور دیکھا جائے تو قیوتی رنگ کا پانی پینا یا نیلے رنگ کی شعاں لینا بے حد مفید ہے۔ اسی طرح پیپ کے پشتر

امراض کے لیے زرد رنگ کا پانی مفید ہے۔

میکٹ قمرانی:۔ مینٹاٹیس سے علاج۔ مینٹاٹیس کے شالی، جنونی سروں (نازجہ، ساوتجہ پول) کی لہروں کو پانی یا کسی دھات میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس قسم کی دھات سے بنی اشیاء اور پانی مختلف امراض میں کام آتے ہیں۔ جیسے مینٹاٹیس انگوٹھی، حراور نظر بد سے بچاتی ہے تو کلائی و بازو سے چپکی چوڑی یا کڑا فطارتوں (بلڈ پیرش) کے لیے مفید ہے۔ اسی طرح مینٹاٹیس کی لہروں کو پانی یا پھر پانی سرطان (کینسر) اور امراض معدہ میں فائدہ مند ہے۔

مراقبہ:۔ مراقبہ ہر مذہب میں کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے مجھ سے رابطہ کیجیے۔

آج کل جو مراقبہ کرائے جاتے ہیں یا جن کے کرنے کی بابت ہدایت کی جاتی ہے اس میں ذہن کو تھوڑی دیر کے لیے افکار سے بنادیا جاتا ہے یا یوں کہہ لیتے کہ ذہن کو چگانے کی بجائے چپکی دے کر سلا دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے عارضی طور پر سکون حاصل ہوتا ہے، مسائل و افکار بدستور منہ چھڑائے رہتے ہیں۔ اس طرح نہ جسمانی فائدہ ہوتا ہے نہ ہی ذہنی، جب کہ مراقبہ کا مطلب ہوتا ہے ذہن کو مزید فعال، روشن، تیز اور ہمیز کیا جائے تاکہ ذہن و جسم کی کارکردگی سوا ہو جائے۔ غور و فکر و تدبیر کے لیے اہل عقل و تخیل تر ہو جائے۔

دستِ اہل علم سے ذہن کو فعال کرنے والے مراقبہ کے کلائی کے ذریعے کی اپنی عمرانی میں اہل علم و افکار سے نجات اور ذہن کو تیز و طرار کرنے کے لیے مختصر و طویل مراقبہ کرواتے ہیں۔

نقد سے علاج:۔ اس علاج کے دور ہیں۔

(۱) پریپیٹ، کم کھانا، وقت پر کھانا، بھوک نکلنے پر کھانا، مضرغ و مضرغ کھانوں سے گریز کرنا، ٹھوس غذاؤں کا ساتھ آسانی سے ملنے والے موسم کے پھل اور شراب کی بھی استعمال کرنا وغیرہ۔ کھانے کے سلسلے میں یہ بھی کیا جاتا ہے کہ غذائی احتیاط سے طوالت زندگی کو عدم احتیاط سے لذت دین حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۲) کون ہی غذا کھائے یا چھوڑ دینے سے فوری طور پر درد و المیہ مرض سے نجات پایا جاسکتا ہے۔ (اس سلسلے میں میری بیٹی ڈاکٹر کا قلم سلسلہ و مضمون: آپ کا بچن آپ کا کلینک بھی ہے: دو ماہی و مضرخوان 1998/1999) میں طویل مدت تک چھپتا رہا ہے۔ یہ کتاب جلد چھپنے والی ہے۔ تاہم ان مضامین کی اشاعت کے منقطع ہونے کے باعث صرف تین فیصد اجناس مصلحتاً جات

پھول، پودوں، پتوں کا ہی تذکرہ ہو سکتا۔ جیسے شدید ٹھکان، کستی، کاغذ اور کزوری کی صورت میں اگر زیادہ طبع کا مرض نہیں ہے تو ایک گچھ گڑ بھر، یعنی شہد پانی میں گھول کر پی لیجیے، غوری افادہ ہوگا۔ اگر کم سانس رہے رہا ہے تو زیتون کے تیل کے چند قطرے ددلوں کاٹوں میں ڈال لیجیے کان کل جائیں گے۔

فوزی قمرانی: اس کا تعلق مساج، ماش، چچی، رنگین شمعوں اور مختلف درزشوں سے ہے۔ ان کے مراکز اور ادارے جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ اب بعض اسپتالوں نیز گھروں میں بھی اس کا انتظام کیا جانے لگا ہے۔ گلیوں میں چھوٹی بوتلیں اور شیشی لیے لیاہیے زمانہ قدیم سے انتہائی سستے داموں یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں کچھ گھر، ریشوں اور پتوں کے ایسے ماہرین بھی موجود ہیں جن کے ہاتھ جوڑوں، کمر گردن ہسر، ہاتھوں پیروں کے درد کے لیے مسیحا کا کام کرتے ہیں۔

موسیقی: کہتے ہیں موسیقی روح کی غذا ہے۔

موسیقی کی ابتدا اسی سامان، گانا، پانچواں، سات سروں سے ہوتی ہے۔

موسیقی کے تال میل، ریتم، تون، آوازوں کے مزاج و کیفیت سے براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں، جی کہ جاگڑوں سے بھی موسیقی کے حصار کشہ کرتی ہے۔ کس کے آگے ہیں، بنائے، کس کی شل کا مطلب شاید یہ ہے کہ اس پر بین (بانسری) اڑھیں کرتی لیکن اسی بین کی آواز سنا کر زہریلے سانپوں کو پیپیرے بکڑ لیتے ہیں۔

سروں کے ماہروں نے اسی لیے سروں کے کئی رنگ تراشے ہیں اور ان کے اوقات بھی متعین کیے ہیں۔

بھیر و دیں گاجا جاتا چھ

بھوپالی شام چھ تار تار دس ---- بلاں غانی رات دس تا بارہ

ضمری رات بارہ تا دو ---- دادا رات دو تا صبح چار

اسی طرح سخت، مالوی، جیت اور گلیانی ٹانڈ وغیرہ بھی موسیقی کی تسلیں اور رنگ ہیں۔

ان میں بھیر و دیں، گلیان وغیرہ کے مزید کئی رنگ، تھیں اور سر ہیں۔ کچھ دن کے راگ ہیں تو کچھ رات کے راگ۔ راگ کی ادائی کے الگ الگ انداز و کیفیت بھی ہوتی ہیں جن کے لیے خاص قسم کے قص قص کیے گئے ہیں۔ جیسے کھک وغیرہ۔ طلبہ کے لیے کوئی موسیقی مکمل نہیں ہوتی۔

دست شناسی (ہاتھوں کی کیرلوں کا علم)

اس علم کا تعلق ہاتھ کی کیرلوں سے ہے۔ ماہرین دست شناس ہاتھ کی کیریں دیکھ کر ماضی، حال اور مستقبل کے بارہ میں بہت کچھ بتا دیتے ہیں جو اکثر پچاس سے سو فی صد درست ہوتا ہے۔ اس علم میں حساب کتاب کے لیے اعداد سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ دے کی میں بھی ہاتھ کی کیریں دیکھ کر کون سا مرض ہے اور اس کی شدت کے بارے میں بتایا جاسکتا ہے۔ اگر آپ کے ہاتھوں کی ہتھیلی میں بننے والا ب: درست نہیں، اوپر نیچے ہے تو فاقہ کا پکڑا غراب ہے یا پیٹ کے معاملات گڑبڑ ہیں۔ تفصیل کے لیے رابطہ کیجیے۔

پتھر شناسی یا پتھروں کی علاج (جیم قمرانی)

اس علم کا سلسلہ پتھروں اور گیندوں سے ہے۔ اس علم کے ماہر آپ کو بتا سکتے ہیں کہ کون سا گیند امراض سے بچاؤ، مالی حالت کی سدھار اور ذہنی کیفیت سے نجات کے لیے ہے۔ اس علم میں اعداد اور نام کے حروف سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ مثلاً: آپ کے لیے یا قوت مفید ہے، اور آپ مر جان پہن لیتے ہیں تو آپ کو کبھی، مالی یا ذہنی نقصان ہو سکتا ہے۔

کھینچنے سے متعلق: ہونے والا رنگ اور شعاع انسانی جسم پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی کیفیت میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ خواص کے ذریعہ برل لیاہوں کے علاوہ زہرات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان گیندوں سے نکلنے والی شعاعیں اور رنگ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ بھی کرتے ہیں اور اس شخصیت کو سمجھ کر بھی بناتے ہیں۔ اسی لیے نگین اور ذوق برق لباس خوب جتنا ہے۔

ستارہ شناسی (ستاروں اور برجوں کے احوال کا علم)

اس علم کا تعلق کوکب، ستاروں اور برج سے ہے۔ اس علم میں نام کے حروف اور اعداد کو بے حد اہمیت حاصل ہے۔ ماہرین آپ کے حالات جان اور سمجھ یا اپنے علم سے دیکھ کر نفوش، تعویذ (مثلاً، مربع، سمدس، مسع) یا فتنی بنا کر جلانے، دبانے، جسم سے باندھنے یا پیسنے کو دیتے ہیں۔ اس علم میں ہر برج، حرف، ہر ہر لفظ اور عمل کے ایک، ایک یا بعض اوقات کئی کئی مؤکل ہوتے ہیں۔ ہر حرف کے مؤکل اپنا کام کرتے ہیں۔ ان نفوش تعویذ اور فتنوں کی تیاری کے لیے قرآنی آیات، بفرآنی حروف، احادیث، بزرگوں کے اقوال اور دعائیں نیز کچھ غیر مری اور جادوئی

الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ تمویز و تقوش اکبر سے مرکب بھی ہوتے ہیں۔

قیافہ شناسی (چہرہ، جسمانی ساخت اور اعضا و دیکھ کر آدمی کے عادات

واطوار اور مزاج جاننے کا علم)

قیافہ شناسی کے ماہر چہرہ شناسی (فیس ریڈنگ) کے بھی ماہر ہوتے ہیں۔ اس علم کے جاننے والے کسی بھی شخص کا چہرہ دیکھ کر اس کی موجودہ کیفیت، اس کی فطرت اور حالت کے بارہ میں ٹھیک ٹھیک بتا سکتے ہیں۔ کسی کے رخسار پہل سے، کسی کے کانوں کی مسہ سے یا بال ہیں تو اس کے حراج و اطوار کیسے ہوں گے۔ چہرہ لانا، ناک ستواں، گردن پتلی، انگلیاں و نگار اور بال سوختہ ہوں گے تو وہ شخصیت کیسی ہوگی۔ تفصیل کے لیے رابطہ کیجیے۔

اعداد: اس علم کے قیافہ شناس کی طرح بہت باتیں جانی جاتی ہیں نیز کس عدد کے لوگ کس عدد کے لیے بدتر ہوتے ہیں وغیرہ۔ دے کی میں ان میں سے اکثر علوم کو حسب ضرورت بروئے کار لایا جاتا ہے۔

رے کی کے چیدہ چیدہ فوائد

رے کی: توانائی کی کمی، وزن میں اضافہ، مارسوئی عدم توازن، ناپیدہ ڈر و خوف، اعتقاد، غصہ، السر، جھگ، کمر کے درد، دوسرے درد، جوڑوں کے درد، خون میں حدت، نظام ہضم کی خرابیاں، ڈپریشن (ماپسی، اداسی)، ذہنی دباؤ، قوت فیصلہ کی کمی، بیماریاں، بے خوابی، اعتماد کی کمی، بے جا خوف، میں بے حد فائدہ پہنچاتی ہے۔

رے کی: جسم کے مدافعتی نظام (ایمن سسٹم)، مثبت رویہ، اور مثبت سوچ کو توانا کرتی ہے۔

رے کی: منفی اثرات کو زائل اور ان عوامل کو دور کرتی ہے جو روحانی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

رے کی: تخلیقی صلاحیتوں، انسانی جسم، دماغ، جذبات، اور روح کو چارہ ذہن کو آرام بخشی ہے۔

رے کی: کائنات کی توانائی چلی کر اور توانائی ایک جہانی طریق علاج ہے۔

رے کی: تیرکی قوت ہے جسے اللہ نے اپنے نور سے انسانوں کی بھلائی کے لیے عطا کیا ہے۔

رے کی: ایک حقیقت ہے تصور، و عکس، یا نظر کا چھو کا نہیں۔

رے کی: دنیا کا محفوظ ترین علاج ہے۔ رے کی سے کوئی ذہنی اثرات نہیں ہوتے بل کراس

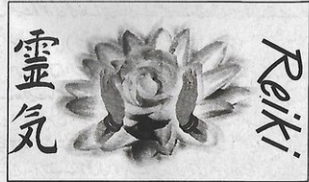
کا کائناتی توانائی کے ذریعہ ہر طرح کی ذہنی، جسمانی، جذباتی، روحانی، تکلیف، بیماریوں، الجھنوں، پریشانیوں، دشواریوں، موت کے علاوہ وغیرہ پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

رے کی: خود بخود، دہشت گردی اور ظلم و تشدد جیسے قبیح فعل سے بھی باز رکھتی ہے۔

رے کی: ایلیہ سوانس، فلو، ڈنکی، کینسر، کلاہنار (پچی ٹائیس) اور اسی طرح کے تمام جان لیوا امراض

سے بھی بچا سکتی ہے۔ اسی طرح چادو نے ٹوٹنے، بندش، وغیرہ کے اثرات سے بھی پناہ مہیا کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



دے کی اور ہم 145

انسان کے تمام اہم اعضا پیچ، تلی، بالہ، لبھا، جگر، گردہ، معدہ، چھوٹی بڑی آنتیں، وغیرہ وغیرہ تقریباً سب کچھ اسی پکرے میں ہوتا ہے۔

اس پکرے میں توانائی کی کمی ہو جائے تو پیٹ میں موندنا ایک، دو یا تمام اعضا میں تکلیف شروع ہو سکتی ہے۔

اس پکرے میں کی والے لوگ ماضی میں کھوئے رہتے ہیں۔ ماضی کی تلخ یادیں سینے سے لگائے رہتے ہیں۔ ماضی کا جھول نہیں پاتے، ہر وقت اس نے یہ کہا تھا اس نے وہ کیا تھا، اس نے یہ کیا تھا وغیرہ کے پکرے میں پھنسے رہتے ہیں۔

اسی پکرے میں الجھائو کے سبب سرکامز، ذیابیطس کی کمی پیش اور پتے میں پتھری ہو جاتی ہے۔ چھوٹا پکرے کی دل کا پکرہ کہلاتا ہے۔ یہ پکرہ اناج کی چوڑائی میں دائیں بائیں پیچہ تک پوری پتی ہوتی ہے۔ یوں اس کا مقام سینے کا مرکز ہے۔

اس پکرے کا تعلق انسان کی الہامی، وجدانی، کھفانی کیفیت سے بھی ہے۔

اس کا تعلق دل کے دھک دھک یا امراض قلب کے علاوہ، فالج، چوڑوں کا درد، سانس کی تکلیف، بلنڈشاد، خون (کلیڈریش) کی کمی بڑی بات سے بھی ہے۔

اس پکرے کا تعلق دھن کی کارکردگی سے بھی ہے اسی لیے اس پر خوردنہ فوٹوں اور کھانے والے ذہن ہوتے ہیں۔

اس پکرے میں کی والے لوگوں کے تعلقات و دوسروں سے انھیں جھٹھتے ہوتے۔

اس پکرے میں توانائی کی کمی والے دعا باز، دھوکے باز، بے وفا ہوتے ہیں اور بے وفائی کرتے ہیں، ان میں محبت کی شدید کمی ہوتی ہے۔

اس پکرے کا تعلق چند بات (اوشن) سے ہے اسی لیے اس پکرے میں توانائی کی کمی والے لوگ منہ پر اور تون بانی پسند ہوتے ہیں اسی لیے کوئی شیل کا من نہیں کر سکتے۔ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔

پانچواں پکرہ: یہ تھائس یا خلق کا پکرہ کہلاتا ہے۔ یہ پکرہ اخروہ کی سی بچنے سے خلق کے آخری سرے تک بطور حفظ رہتا ہے۔

اس پکرے کا کام صرف کھانا کھانا پانی پینا نہیں ہے بل کہ یہ پکرہ فطر کا کام بھی کرتا ہے۔

اہم پکروں کے نام، مقام، کام

پہلا پکرہ: یہ میں یا شیل پکرہ کہلاتا ہے یہ کر کے جوڑیہ واقع ہوتا ہے۔

اس پکرے کا تعلق ظاہری دماغی جسم سے ہوتا ہے۔

یہ پکرہ بڑھکی بڑی کام مرکز ہے۔ چھوٹے کا تعلق بھی اسی پکرے سے ہے۔

اس پکرے میں خرابی سے بڑا اور مٹا پاشیا، عرق النساء، نفیس، اور تناسل و رحم میں خرابیاں ہو سکتی ہیں۔

اس پکرے میں توانائی کی کمی سے تھک، پیچ، بازو، گھٹنا، کبھی، کمر، پیٹھ میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ شخص یعنی سانس پھولنے کی تکلیف بھی اسی پکرے میں توانائی کی کمی سے ہوتی ہے۔

دوسرا پکرہ: یہ منی پکرہ کہلاتا ہے جو منی اعضا کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس پکرے کا سلسلہ منی، مثانہ، جذبہ بانی اور رحم زاد منی و ان کی پانچاٹھوں سے بڑا ہوتا ہے۔

اس پکرے میں خرابی سے کینسر جیسا موزی مرض فوت مردی میں کمی، مثانے اور تناسل و رحم کی خرابیاں شروع ہو جاتی ہیں، نیز عورتوں میں مردوزلی بھی اسی پکرے میں نقص کے سبب ہوتا ہے۔

اس پکرے میں توانائی کی کمی سے منی جذبہ بانی و کیفیات بڑھ جاتے ہیں۔

اس پکرے میں خرابی والے لوگ ظلم و زیادتی کے دل وادہ، تشدد پسند، بدبخت، گردہ بے ایمان، چور، ڈاکو وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں۔

تیسرا پکرہ: یہ ناف، پیٹ کا پکرہ یا سولہیکس کہلاتا ہے۔ کیوں کہ یہ پکرہ براہ راست سورج سے توانائی حاصل کرتا ہے اسی لیے یہ پکرہ سولہیکس کہلاتا ہے۔ جونا ف کے ساڑھے

تین انچ اوپر اور ساڑھے تین انچ اونچے دائیں بائیں بڑھکی بڑی تک پوری پتی ہوتی ہے۔ یہ پکرہ اس لیے سب سے اہم ہے کہ اس پکرے میں دل، پیچیدہ، سینا کے علاوہ سینے سے پیلہ ہو سکتا

كشف/ مراقبه/ ائرانس

(دبر سے كى كا ايك حصہ اور طر ابقہ ہے جو دوسرے درجے كى كينڈ ليول كے بعد خود آ جاتا ہے اور تيسرے ليول ميں مہارت حاصل ہو جاتى ہے)

عام قسم كا دماغ

دماغ سے ہمارى كيا مراد ہے؟ دماغ جسم كا حاكم اعلیٰ ہے ليكن ايك عام فرانس قسم كى چيز ہے۔ اس كا اہم كام يہ ہے كہ دماغ ہر وہ كام اپنى يادداشت ميں محفوظ ركھے جو ہم كر رہے ہيں۔ صرف يہى نئيں بل كہ جو كہ ہم كرنا چاہتے ہيں اس كا ايك بيك پيغام (متيق) يا اشارہ دماغ تك پہنچتا ہے۔ پھر وہ كام انجام ديتا ہے لكے اور مكمل ہو جاتا ہے۔ مثلاً كے طور پر اگر ہمارے يہاں كوئى مہمان آنے والا ہے تو ہم اس كے ليے پوچھ خريد كے كے شاہاں ہوتے ہيں كہ كيا ہارى كينيت مہمان كى نسبت سے جذباتى اور احساساتى ہو جاتى ہے اور ہم اپنى كمك نہ نچائش سے بڑھ كر اچھى سے اچھى اشيّا كھانے، پينے، برتنے اور ان كے كھانا سے استعمال اور كھانے كے ليے اچھى سے اچھى اشيّا دىكھوانے كى كوشش كرتے ہيں تا كہ اگر آيا مہمان سكون، خوشى، اپنا پن اور اچھا سمجھوں كرے۔

يكئيں ايك اور پوسٲس ہمارے دماغ ميں پيدا ہوتا ہے جو ان تيار ليول كے ساتھ يہ ساتھ يہ بچى ہو سنے پر مجبور كچى كرتا ہے كہ كيا ہمارے پاس اشيّا خورد و نوش چيش كرنے كے ليے مناسب برتن وغيرہ ہيں يا نئيں، ايسى طرح دوسرے اخراجات كے بارے ميں خيالات بچى ہمارے ذہن ميں درآتے ہيں، پھر ہم اپنا موجدہ جوت ديكھتے ہوئے مہمان نوازي كى يہ تر چيزيں خريدتے ہيں۔ ہمارے تمام فيصلوں كا انحصار ہمارے موڈ يہ ہوتا ہے اور ہمارا دماغ ہمارے موڈ كے مطابق ہمیں اس كام كے ليے كر كرت ديتا ہے اور ہم خود كار مشين كى طرح

مرچو
پر رستہ دين

انہم چكروں كے كام مقام نام

پريشان وہ لوگ ہوتے ہيں جو اپنے خالق سے كٹ جاتے ہيں

نمبر	چكر كے نام	Chakras Name	پكرے كے نام	پكرے كے نام	پكرے كے نام	پكرے كے نام
1	روت چكر	Root Chakra	ملاحرا	MULADHRA	شمارا چكر	پكرے كا نام
2	سكرا چكر	Sacral Chakra	سواستھانا	Swadhisthana	ماني پورا	پكرے كا نام
3	سولر پلوس چكر	Solar Plexus Chakra	ماني پورا	Mani pura	اناناثا	پكرے كا نام
4	هٲرٲ چكر	Heart Chakra	اناناثا	Ananatha	وٲسودھا	پكرے كا نام
5	قروٲ چكر	Throat Chakra	وٲسودھا	Vissuddha	اينا	پكرے كا نام
6	تھريٲ آئي چكر	Third Eye Chakra	اينا	Aina	ساھسارارا	پكرے كا نام
7	كراون چكر	Crown Chakra	ساھسارارا	Sahasrara	دماغ چكر	پكرے كا نام

پكرے كا نام	پكرے كا نام	پكرے كا نام	پكرے كا نام	پكرے كا نام	پكرے كا نام	پكرے كا نام
Joint of Root	كر كا جوت	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء	پشٲا
Sex Organ	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء
Abdomen	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء
Heart	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء
Throat	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء
Middle of Oyes	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء
Head	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء	پشٲا	انضاء

حکمت کرنے لگتے ہیں مثلاً ہمیں گاڑی چلانی ہے، ہم گاڑی (کار، بس، یا ٹیک وغیرہ) کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہیں تو ہمارا دماغ ڈرائیور جیسا کام کرنے لگتا ہے۔

فرانس کیا ہے..... فرانس ایک الگ قسم کی دماغی کیفیت ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے ہم خاموش ہو جاتے ہیں، سکتے کی صورت میں آ جاتے ہیں اور ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ ہم اس وقت بھی فرانس کی صورت میں ہوتے ہیں۔ مثلاً ہم گاڑی میں چلائے ہوئے کسی اور راستے پر مڑ جاتے ہیں یا کوئی کتاب پڑھتے ہوئے کتاب کی کہانی میں کھو جاتے ہیں یا کوئی فلم یا ڈرامہ دیکھتے ہوئے فلم ڈرامہ کی کہانی یا اس کے کسی کردار میں کھو جاتے ہیں اور ہمیں اپنی اس بے گانگی یا کھو جانے کا پتہ نہیں چلتا سو "اسی طرح حقیقی زندگی سے کٹ کر غیر حقیقی زندگی میں کھو جانا فرانس ہے یا فرانس میں جانا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ جب ہم حالت فرانس (غیر مضمون طریقے سے کھو جانے کی کیفیت) میں ہوتے ہیں تو ہمیں اپنے آپ پر قابو نہیں ہوتا یا ہمیں اپنی اس کیفیت کا احساس نہیں ہوتا ہے لیکن جب آپ جب چاہیں کھو جانے یعنی فرانس میں چلے جانے کی مشق کر لیتے ہیں اور ماہر ہو جاتے ہیں تو آپ بہت آسانی سے حالت فرانس میں کھو لے آتے ہیں آپ پر اپنے احساس پر اپنی کیفیت کا ادراک کر سکتے ہیں یعنی قابو کر سکتے ہیں اور خود پر مگر کنٹرول کر سکتے ہیں یعنی درست کر سکتے ہیں حالت فرانس میں رہ سکتے ہیں اور جب چاہیں فرانس سے باہر آ سکتے ہیں۔ فرانس کی حالت پہ قابو پالینے کو آل ٹرنڈ اسٹیٹ کون شیسن (Altered State Consciousness) کہتے ہیں۔

سائنس دانوں اور نیورو لوجسٹ ماہرین کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ فرانس کی چھ سو سے زائد کیلے یا قسم ہیں تاہم ان میں تین اہم ہیں۔ لائٹ فرانس، میڈیٹم فرانس، ڈیپ فرانس۔

ان کے سچے دوسرے کی چھوٹے (مانٹر) کیلے بھی آ سکتے ہیں۔

لائٹ فرانس..... لائٹ فرانس ری لکس ہونے بشن کمر کرنے یا کوئی نئی سوجا ہمارے اور پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہاتھ کر دی کر جانے والی (چندرون) کے میں اگر لائٹ فرانس کا بھی استعمال کر لیا جائے تو رے کی تاثیر میں اضافہ اور نتائج بہتر ہو جاتے ہیں۔

لائٹ فرانس کا طریقہ: کسی آرام دہ جگہ پر بیٹھ جائے، کپڑے ڈھیلے ہو تو بہتر ہے۔

* آنکھیں بند کر لیں، چند گہری سانس لیں۔ ہر سانس تھوڑی دیر کے اندر روکنے کے بعد آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔

* اپنے دماغ میں منہ میں نہیں بچا س سے ایک تک الٹی کرتی پرستیں۔

* جیسے ہی الٹی کرتی فتم ہونا پہلے کی طرح چند گہری سانس لیں۔

ڈیپ فرانس..... ہمیں فرانس کی مشق کرنے سے پہلے کسی ایسے استاد کی زیر نگرانی یہ مشق کرنی چاہیے جو خود بھی فرانس میں جانا ہے ماہر ہو اور آپ کو بھی فرانس کی کیفیت میں آنے میں ماہر کر دے۔ فرانس کیلے میں دماغ کی فریکوئنسی دس سانگل فی سکنڈ ہوتی ہے اور کبھی کبھی ایک سانگل فی سکنڈ بھی ہوتی ہے۔ دماغ میں جو تھیں ہوتا ہے اور تھوڑی بہت جگہ (ایس) وہ فرانس کی کیفیت میں آنے نہیں آتا ہے اس طرح کی کیفیت کو سیلف فورگٹ فلنس (self forget fullness) یا سو فیا کی زبان میں بھی کہتے ہیں۔

فرانس میں جانے کا طریقہ:

* کسی اچھی سی جگہ پر بیٹھ جائے اپنے آپ کو اس دنیا اور اس زمین پر ایک چھوٹا سا نقطہ محسوس کیجیے۔

* اپنی تھی ہوئی آنکھیں بند کر لیجیے۔

* اپنے آپ سے کہیں اور مستقل کہتے رہیں کہ جب بھی آپ اپنی آنکھیں مخصوص طور پر بند کرتے ہیں تو فرانس اور کمرے فرانس میں چلے جاتے ہیں۔

* آنکھیں بند کر کے دماغ کی آواز میں پہچان سے ایک تک الٹی کرتی پرستیں۔

رہے کہ آپ گہرے سے گہرے فرانس میں جا رہے ہیں۔

* جب بچا س تک نئی عمل ہو جائے تو سولہ سے دوبارہ ایک تک تھی دہرائیں۔

* ہمیں باکری سانس اندر کھینچیں اور آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔

* مراقبہ یا فرانس عمل ہونے کے بعد دس سے ایک تک سیدھی تھی کھیں۔

خاص نوٹ: کسی بھی فرانس یا مراقبہ میں جانے سے پہلے عام رے کی ہیلر چند منٹ کی رے کے لے، لے، ماسٹر لے دل والے چوکور بیٹ کا خاکہ (سمبل) بنالیں تو فرانس یا مراقبہ بہت اچھا ہو جاتا ہے۔

رے کی سے موت کے علاوہ ہر الجھن، پریشانی، بیماری کا علاج ممکن ہے
رے کی ایک جاپانی لفظ ہے جس کا مطلب ہے آفاقی قوت حیات کی مکمل توانائی، یا یوں کہہ
لیجئے ہاتھ رکھنا، سہلانا، دیوانہ اور رام ہو جانا۔

دوسری بات یہ بھی طریقہ کار بتانا چاہیے اور ایک خاص طریقے سے اس قوت حیات کو انسانی جسم میں رکھ کر دیا جاتا ہے کہ جسم انسانی میں پہلے سے موجود قوت حیات (لائف انرجی) کی کمی کو متوازن کر دیا جائے تو ہر مسئلہ، الجھن، پریشانی اور بیماری کی جڑ ختم ہو جائے اور انسان صحت یاب ہو جائے۔ یعنی یہ کہ انسانی جسم کی حیاتی توانائی (لائف انرجی Life Energy) کو متوازن کر دینے کا نام ہے۔

ہوئے۔ تو انسانی جسم کی ساخت (ہڈت) کے اعتبار سے چاشبوں میں اثر انداز ہوتی ہے۔ یا جان کہہ لیجئے کہ انسان کو چار ٹھیکڑوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جہاں سے کہی کی توانائی بڑا راستہ بن کر اندازاً ہوتی ہے۔ سائنس کی تعلیم میں انسانی جسم کی ساخت کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے کہ جسم کی ہڈیوں اور دلوں اور عضلات کا یا ہوا، یا آگ، یا مٹی کا مجموعہ ہے، عام طور پر صرف یہ جانتے ہیں کہ جسم مختلف اجزاء کا مجموعہ ہے اسی لیے جب بھی ہم اپنے بارے میں سوچے ہیں تو ہماری سوچ خواہشات اور خواہشات کے گرد گزرتی ہے۔ اس لیے کہ ہمارا جسم زندگی کے واقعات، خواہشات، تربیت اور احساسات وغیرہ کا طالب ہے۔ یا ان سے ہی مربوط ہے۔

رے کی جسم انسانی یا حیاتیات کی کارکردگی کو چار چاشبوں یا چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس سے کہی انسان کا واسطہ پڑتا ہے انسان ساری زندگی انھیں کے اطراف گھومتا رہتا ہے۔

رے کی میں جسم انسانی یا قوت حیات کی کارکردگی کو چار شعبوں یا چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس سے کسی بھی انسان کا واسطہ پڑتا ہے یا انسان ساری زندگی انہیں کے اطراف گھومتا رہتا ہے۔

- 1- جسم۔ ہمارا ظاہری جسم (فزیکل بڈی)۔
2- دماغ۔ ہمارے ذہنی معاملات، افکار، انفعالیات وغیرہ (منٹل بڈی)۔
3- جذبات۔ ہماری معیشت و معاشرت (کھانا پینا، رہنا، جہان ماننا جتنا بھی خواہ) (موٹل بڈی)۔
4- روحانیت۔ روحانیت سے تعلق۔ یہ ہر شخص پر ہے کہ ہم تنہی کی راہ اور دنیا سے تیز یا بادی کی راہ۔ روحانیت سے مراد اور مادی کی ادھر کی ابدی طاقت پر یقین بھی ہے (اسپر وٹل بڈی)۔
ہمارے اندر موجود جو قوت حیات جسم کے کبھی جسم (شے) جسمانی، دماغی، جذباتی یا روحانی قوتوں کا توازن کم یا زیادہ ہو سکتا ہے جس کے سبب ہمارے جسم، مزاج، رویے، تعلقات اور مادی حالات پر اثر پڑتا ہے۔ رے کے منسلک علاقے سے ان تمام اہم اجنبیوں، پڑھائیوں اور تیار یوں سے نجات مل سکتی ہے۔ اس کا یکساں انتہائی آسان بھی ہے، روایت بھی کم لگتا ہے اور کثرت بھی کم ہوتا ہے۔



سید ہذا طارق

نام:

رے کی دس ہجرتی کہانی کا مجموعہ ڈاکٹر

1988ء تا 1970ء

☆ مالی ڈائجسٹ

ملا (تین):

1971ء تا 1972ء

☆ شہزادہ خان و خانم

1977ء تا 1997ء

☆ ملال ایٹ ویک (یو ایس)

1998ء تا 2000ء، 2002ء (کرکٹر، فی وی ٹائم، ڈالٹا

☆ کرکٹر گروپ

کا دو ماہی دسترخوان، دسترخوان، گلف و آئی و)

2003ء

☆ فرزند آئین

2003ء تا 2007ء دوبارہ پانچ ماہی اشاعت 1997ء تا

☆ سب تک ڈائجسٹ

2003ء ہر اشاعت میں شامل رہا

2009ء ہر اشاعت میں شامل رہا (اسی سال قیادت

مرچو

☆ قیادت لکچر

لکچر کی اشاعت بند ہو گئی)

☆ فری ہانس سہانی اور کہانی کا رکی شہیت سے مختلف محلی، غیر محلی رسائل، جرنل میں لکھا اور لکھ رہا ہوں

اے مالک کلمی میر 2003ء تا 2006ء (مالک کلمی پیر و حکم کا قلمی لکھنے کے تجربے کے ہم پیش کامین

اور پڑاواں خروا کی تربیت و علاج کیا

رے کی پندرہ روزہ بان میں پہلی اور عظم رے کی کا پورا احاطہ کرتی

☆ رے کی اور ہم (جلد اول)

ہوئی عمل کتاب جو ہر رے کی جانے اور رے کی سمجھنے والے

کے لیے کیسا ضروری ہے۔ یہ کتاب دنیا بھر کے اساتذہ کی

جانب سے پہلے اور دوسرے ایڈیٹر کاغذوں کا بھی عمل احاطہ کرتی ہے

زیر طبع۔ تیسرے، چوتھے اور ساڑھ لکھڑا کا احاطہ کرتی ہے۔ رے کی

☆ رے کی اور ہم (جلد دوم)

کی شانوں اور تینہ مضامین کی تکمیل۔ رے کی ہلکے تجربے کی بات وحوال

زیر طبع۔ ڈالٹا کے دو ماہی دسترخوان اور کہانی اختیار و رسائل میں چھپتے

☆ قرآن سے علاج

والے مضامین لوگوں کے غلط فہمیاں میں لکھے رسائل کا اصل قرآن سے

زیر طبع۔ مسلسل بیت، جھٹکے و مدفن کا آسان طریقہ و رسائل، ہر دوام کی

☆ جھٹکے و مدفن

بکاش کے لیے لکھ رہا ہیں جنہیں ہر شریکیت یا آسانی پڑھ سکتا ہے

رے کی سے علاج اور رے کی سمجھنے والوں کی تربیت، ماہانہ سلسلہ کا اختتام

موجودہ مصروفیت: ۱۱۱۱